قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِىَ صَبْرًا ﴿٧٥﴾

قَالَ ؛ خضر نے کہا۔ اَلَمْ اَقُلْ لَّکَ ؛ کیا میں نے تم سے کہا نہ تھا ؟ اِنَّکَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ ؛ کہ تمہاری استطاعت میں نہیں ہے۔تم ہرگز صبر نہیں کرسکتے۔ مَعِیَ صَبْرًا ؛ میرے ساتھ صبر۔

ترجمہ :- (خضر نے) کہا: کیا میں نے تم سے کہا نہ تھا کہ تم میرے ساتھ ہرگز صبر نہیں کرسکتے۔

قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَیْءٍۭ بَعْدَهَا فَلَا تُصٰحِبْنِیْ ۚ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّیْ عُذْرًا ﴿٧٦﴾

قَالَ ؛ موسٰی نے کہا۔ اِنْ سَـاَلْـتُکَ عَـنْ شَیْءٍ بَعْدَهَا ؛ اس واقعہ کے بعد کہ اگر میں تم سے کچھ پوچھوں۔ فَـلَا تُـصٰـحِبْنِیْ ؛ تو مجھ کو اپنے ساتھ نہ رکھو۔ اپنی صحبت میں نہ رکھو۔ قَـدْبَـلَغْتَ ؛ تم پہنچ چکے۔ مِـنْ لَّـدُنِّیْ ؛ میری طرف سے۔ عُذْرًا ؛ عذر کو، مجھ سے معذور سمجھو۔ میری طرف سے تم الزام اُتار چکے ہو۔

ترجمہ :- کہا، اگر میں اس کے بعد تم سے کچھ پوچھوں تو تم مجھے اپنی صحبت میں نہ رکھو۔تم میری طرف سے عذر کو پہنچ چکے (اب مجھے اپنے ساتھ نہ رکھنے پر معذور ہو اور مجھے کوئی عذر باقی نہ رہا)۔

فَانْطَلَقَا ٚ حَتّٰٓى اِذَآ اَتَيَآ اَهْلَ قَرْيَةِ ِۣاسْتَطْعَمَآ اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ ؕ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا ﴿٧٧﴾

فَـانْـطَـلَقَا ؛ پھر خضر اور موسٰی چلے۔ حَتّٰٓی اِذَآ اَتَـیَـآ ؛ یہاں تک کہ جب وہ دونوں آئے۔ اَهْـلَ قَرْیَةٍ ؛ ایک بستی والوں کے پاس۔ اِسْتَـطْـعَمَـآ اَهْلَهَا ؛ اس قریہ والوں سے خضر اور موسٰی نے کھانا طلب کیا، طعام مانگا۔ فَاَبَوْا ؛ تو اس قریہ والوں نے انکار کیا۔ اَنْ یُّضَیِّفُوْهُمَا ؛ کہ ان کی ضیافت کریں، ان کی مہمانی کریں، انھیں کچھ کھلائیں پلائیں۔ فَوَجَدَا فِیْهَا ؛ پھر اس قریہ میں خضر اور موسٰی نے پایا۔ جِدَارًا ؛ ایک دیوار کو۔ یُـرِیْـدُ اَنْ یَّـنْـقَضَّ ؛ جو گرنا چاہتی تھی، جو قریب بہ نقص و شکست تھی۔ فَـاَقَـامَـهٗ ؛ پھر خضر نے اس کو قائم کردیا، کھڑا کردیا۔ قَالَ ؛ موسٰی نے کہا۔ لَوْشِئْتَ ؛ اگر تم چاہتے، اگر تمہارا ارادہ ہوتا، تمہاری مشیت ہوتی۔ لَتَخَذْتَ عَلَیْهِ اَجْرًا ؛ تو اس پر معاوضہ لیتے، اس کی اجرت حاصل کرتے۔

ترجمہ :- پھر وہ دونوں (آگے) چلے یہاں تک کہ وہ ایک قریہ اور بستی کو پہنچے۔ جہاں کے رہنے والوں سے کھانا مانگا۔ پھر ان لوگوں نے ان کی ضیافت کرنے سے انکار کردیا۔ پھر ان دونوں نے ایک دیوار کو دیکھا جو گری پڑ رہی تھی اور اس کو (خضر نے) قائم کردیا۔ (موسٰی نے) کہا کہ تم چاہتے تو اس (دیوار بنانے) کی اُجرت لیتے۔

صاحبو! یہاں متعدد جگہ تثنیہ کا صیغہ واقع ہوا ہے لہذا احتیاط سے الف کو ادا کریں، ورنہ تثنیہ واحد ہو جائے گا اور معنیٰ بدل جائیں گے۔

قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ سَأُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ۷۸

قَالَ ؛ خضر نے کہا۔ هٰذَا ؛ اب، اس وقت، اس تیسرے پوچھنے پر۔ فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ ؛ میرے اور تمہارے درمیان فراق اور جدائی ہے۔ آئندہ میں تم کو اپنے ساتھ نہ رکھوں گا۔ سَأُنَبِّئُكَ ؛ میں تم کو بتائے دیتا ہوں، سمجھا دیتا ہوں، خبر کردیتا ہوں۔ نَبَأٌ۔ خبر۔ نَبِیْءٌ ؛ خبر دینے والا۔ ہمزہ ''یا'' میں مدغم ہوکر نبیؔ ہوا۔ بِتَاْوِيْلِ ؛ بوجھ سے۔ مآل سے، حقیقت سے، انجام سے۔ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ ؛ جس پر تم سے ہو نہ سکا۔ صَبْرًا ؛ صبر، شکیبائی، ٹھیرنا۔

ترجمہ:- کہا، اب میری اور تمہاری جدائی ہے۔ میں اس کے راز کو تم سے بیان کردیتا ہوں جس پر تم سے صبر نہ ہوسکا۔

اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِيْبَهَا وَكَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا ۷۹

اَمَّا السَّفِيْنَةُ ؛ لیکن سفینہ، کشتی، جہاز۔ فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ ؛ پھر وہ تھی مسکینوں کی، فقیر اور محتاجوں کی۔ يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ ؛ جو دریا میں کام کرتے تھے۔ محنت مزدوری کرتے تھے۔ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِيْبَهَا ؛ پھر میں نے چاہا کہ اس کشتی کو عیب دار کردوں، کچھ شکست ریخت کردوں۔ وَكَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ ؛ اور ان کے آگے ایک بادشاہ تھا۔ آگے چلنے کے بعد ایک بادشاہ ملتا تھا۔ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا ؛ جو لے لیتا تھا ہر کشتی کو زبردستی چھین کر، اور جہازوں کو غصب کرلیتا تھا۔

ترجمہ:- رہی وہ کشتی تو وہ چند محتاجوں اور فقیروں کی تھی جو سمندر میں محنت مزدوری کرتے تھے۔ میں نے چاہا کہ اس کو عیب دار کردوں (کچھ توڑ پھوڑ کردوں) اور ان کے آگے ایک بادشاہ تھا جو ہر ایک (اچھی) کشتی کو زبردستی چھین لیتا تھا۔

وَاَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِيْنَا اَنْ يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۸۰

وَاَمَّا الْغُلٰمُ ؛ اور رہا وہ لڑکا۔ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ ؛ تو اس کے ماں باپ ایماندار تھے۔ فَخَشِيْنَا ؛ پس ہم کو ڈر ہوا۔ اَنْ يُّرْهِقَهُمَا ؛ کہ اپنے ماں باپ کو گرفتار کردے، مجبور کردے اپنے کفر سے۔ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ؛ سرکشی، طغیان اور کفر میں، ان کو بھی سرکش اور منکر بنادے۔

ترجمہ :- اور رہا وہ لڑکا تو اس کے ماں باپ ایماندار تھے ۔ پس ہم کو خوف ہوا کہ کہیں یہ لڑکا اپنے ماں باپ کو اپنی سرکشی اور کفر سے تنگ نہ کردے ۔

فَاَرَدْنَآ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّ اَقْرَبَ رُحْمًا ﴿۸۱﴾

فَارَدْنَآ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا ؛ پھر ہم نے چاہا کہ اس کے ماں باپ کو بدلہ دے ۔ رَبُّهُمَا ؛ ان کا رب ۔ خَيْرًا مِّنْهُ ؛ اس سے بہتر ۔ اس سرکش اور مارے ہوئے بچہ کا نعم البدل دے ۔ زَكٰوةً ؛ پاکیزگی میں ۔ وَاَقْرَبَ رُحْمًا ؛ اور صلہ رحمی میں قریب تر ۔ ناتا جوڑنے میں اس سے بہتر ۔

ترجمہ :- پھر ہم نے چاہا کہ ان کو (ماں باپ کو) ان کا خدا نعم البدل دے ، وہ پاکیزہ بھی ہو اور قرابت کا لحاظ رکھنے میں قریب بھی ہو ۔

وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِى الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ۚ
فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا ۖ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ
ع ۱۰/۱۲ ۱ وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِىْ ۭ ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿۸۲﴾ ع

وَاَمَّا الْجِدَارُ ؛ اور اب رہ گئی دیوار ۔ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ ؛ تو وہ دو یتیم لڑکوں کی تھی ۔ فِى الْمَدِيْنَةِ ؛ جو شہر میں رہا کرتے تھے ۔ وَكَانَ تَحْتَهٗ ؛ اور اس دیوار کے نیچے تھا ۔ كَنْزٌ لَّهُمَا ؛ ان کا خزانہ ۔ وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ؛ اور ان کا باپ نیک تھا ، صالح تھا ۔ فَاَرَادَ رَبُّكَ ؛ پھر تمہارے رب نے چاہا ۔ اَنْ يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا ؛ کہ وہ بچے اپنی جوانی کو پہنچ جائیں ۔ وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا ؛ اور اپنے خزانے کو نکال لیں ۔ یہاں رَبُّکَ فرمانے میں یہ بلاغت ملحوظ ہے کہ (موسٰی) تم بھی تو بے باپ کے بچے تھے ، یتیم تھے ، تم کو ایک صندوق میں ڈال کر دریا میں بہا دیا گیا تھا ۔ تم نے دیکھا کہ تمہارے خدا نے تم کو کس طرح پروان چڑھایا ، پالا پوسا ، پیغمبری تک عطا کی ۔ وہی ان دونوں بچوں کو بھی پالے گا ، ان کی پرورش فرمائے گا ، ان کو ان کی جوانی تک پہنچائے گا ۔ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؛ یہ جو کچھ ہوا تمہارے رب کی رحمت سے ہوا ۔ وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِىْ ؛ اور میں نے اس کو اپنے ارادہ سے نہیں کیا ۔ یہ الہامِ خداوندی تھا ۔ جو کچھ کیا وہ تحتِ امرِ الٰہی کیا ۔ ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ ؛ یہ راز ہے ، یہ حقیقت ہے ، یہ مآل ہے ۔ مَالَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ؛ جس پر تم صبر نہیں کر سکے ۔ تَسْطِعْ اصل میں تَسْتَطِعْ تھا ۔ یہ اس کا مختصر ہے ۔

ترجمہ :- اور اب رہ گئی دیوار تو وہ دو یتیم بچوں کی تھی جو شہر میں رہتے تھے ۔ اور اس (دیوار) کے نیچے ان کا

خزانہ تھا ۔ اوران کا باپ بڑا نیک آدمی تھا ۔ پھر تمہارے رب نے چاہا کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچ جائیں اور اپنے خزانے کو نکال لیں ۔ یہ سب تمہارے رب کے رحم و کرم سے ہوا ہے ۔ اور میں نے (جو کچھ کیا) اپنی خودی سے نہیں کیا (بلکہ تحتِ امرِ الٰہی کیا) یہ حقیقت ہے ان واقعات کی جن پر تم صبر نہ کرسکے ۔

صاحبو! اس واقعہ پر توجہ کرو کہ خدائے تعالیٰ اپنے نیک بندوں کی اولاد کو ضائع ہونے نہیں دیتا ۔ دو یتیم بچوں کی دیوار گر رہی تھی جس کے نیچے خزانہ تھا تو اس کو قائم کرنے کے لئے اور ان کی خدمت کرنے کے لئے پیغمبر کو بھیجا ۔ تم نیک ہو تو اپنے بچوں کی ضرورت سے زیادہ فکر کرنے کی حاجت نہیں ۔ جس نے تمہیں کھلایا پلایا ہے اُنھیں بھی کھلائے گا پلائے گا ۔ تم رب نہیں ہو وہ رب ہے ۔ دیکھو! نیک کی نیکی برباد نہیں کی جاتی ۔ نیکوں کی اولاد کی پرورش کرنے کا خدا ذِمہ دار ہے پھر فکر بے کار ہے ۔

یہ خضر علیہ السلام پیغمبر تھے یا کوئی مرد صالح ؟ قرآن شریف میں اس کا ذکر نہیں ۔ کیا وہ اب تک زندہ ہیں ؟ یا ان کا انتقال ہوچکا ہے ؟ اس کا بھی قرآن سے کچھ پتہ نہیں چلتا ۔ اگران کا انتقال ہوچکا ہو اور وہ لوگوں سے عالم مثال میں ملتے ہوں تو ہمارے پاس یہ بھی ممکن ہے ۔ قرآن شریف ایک قطعی اور یقینی کتاب ہے ۔ اس کے قطعی اور یقینی مسائل کو ظنیات بلکہ اوہام سے مقید نہ کرنا چاہیئے ۔ اصل بات یہ ہے کہ کسی واقعہ میں کوئی نصیحت اور عبرت کا ذکر ہوتا ہے ، قرآن اس پر لوگوں کو متوجہ کرتا ہے ۔ کیا یہ تاریخی کتاب ہے؟ کیا اس میں کہانیاں ہیں ؟ یہ مذہبی کتاب ہے اس میں اعلیٰ تعلیمات ہیں ۔ عبرت خیز واقعات اس میں بیان کئے جاتے ہیں ۔ قرآن شریف کی صفت ہے مبین ، اس کا سمجھنا بنی اسرائیل کے قصے کہانیوں پر منحصر نہیں ۔ خضر کون تھے ؟ ذوالقرنین کون تھے ؟ ان کے شخصی حالات جاننے کی ہم کو کوئی ضرورت نہیں ۔ ان قصوں سے عبرت لینا ہمارا کام ہے ۔ فَاعْتَبِرُوْا يَاۤاُولِى الْاَبْصَارِ ہمارے پیشِ نظر ہے ۔ جانوروں کے متعلق نصیحت خیز قصے بنائے جاتے ہیں ۔ ''کلیلہ و دمنہ'' مشہور کتاب ہے جس میں جانوروں کی باہم گفتگوئیں درج ہیں ، مقصد صرف نصیحت و عبرت ہے ۔ بہرحال میں ان شخصی قصے کہانیوں میں پڑنا نہیں چاہتا ۔

واضح ہوکہ رسولِ خدا ﷺ سے مختلف لوگ مختلف سوالات کرتے تھے ۔ ایک دفعہ اصحابِ کہف ، ذوالقرنین وغیرہ کے متعلق سوالات کیئے گئے ۔ ایک وقت سوالات کیا جانا اور ان کا فوراً جواب دینا ہزار ربط کا ایک ربط ہے ۔ ایک عیسائی نے لکھا ہے کہ مصنفین اور انبیاء کے وعظ اور تعلیم میں یہ فرق ہے کہ انبیاء جو کچھ کہتے ہیں وہ لوگوں کی ضرورت کے لئے ہے ۔ انبیاء کے بیانات میں مصنفین کی طرح ربط نہ ہونا ان کے نبی ہونے پر بہترین دال ہے ۔ پیغمبروں کی تعلیمات میں بناوٹ نہیں ۔ یہ کام ہے عقل والوں کا ۔ اس پر بھی ، غور و فکر کریں تو کوئی نہ کوئی ربط نکل ہی آتا ہے ۔

قرآن شریف ایک قطعی کتاب ہے ۔ اس میں عبرت خیز واقعات بیان کئے جاتے ہیں

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنْ ذِى الْقَرْنَيْنِ ۭ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ۝

وَيَسْئَلُوْنَكَ ؛ اور لوگ تم سے سوال کرتے ہیں ۔ عَنْ ذِی الْقَرْنَيْنِ ؛ ذوالقرنین کے متعلق ۔ قُلْ ؛ تم کہو ۔ سَاَ تْلُوْا عَلَيْكُمْ ؛ پس میں تم کو سُنادوں گا ۔ تِلَاوَتْ ۔ الفاظ کے ساتھ معنیٰ کا لحاظ رکھنا ، زبان کے ساتھ دل کا ساتھ دینا ۔ مِنْهُ ذِكْرًا ؛ اس کے ذکر کو ۔

ترجمہ :- اور لوگ ذوالقرنین کے متعلق تم سے سوال کرتے ہیں ۔ (پیغمبر !) تم کہو ! میں ابھی ان کے ذکر کو بیان کردیتا ہوں ۔

اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِی الْاَرْضِ وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ سَبَبًا ۝

اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ ؛ بے شک ہم نے ان کو قابو دیا تھا ، اس کا قبضہ کرادیا تھا ۔ فِی الْاَرْضِ ؛ زمین میں ۔ وَاٰتَيْنٰهُ ؛ اور ہم نے اس کو دیا تھا ۔ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ سَبَبًا ؛ ہر قسم کے اسباب کو ۔ سَبَبْ کے معنیٰ اصل میں رسی کے ہیں ۔ پھر ذریعہ کے معنیٰ میں مستعمل ہوگیا ہے ۔ اَسْبَابْ حاجت پوری کرنے کے ذرائع ، بہر حال وہ ایک حاکم تھا ، بادشاہ تھا ، پیغمبر یا نیک آدمی ۔ عربی میں كَبْشْ مینڈھا جس کے بڑے بڑے سینگ ہوں ، سردار کے معنیٰ میں استعمال ہے ۔ لہٰذا ذوالقرنین ایک سردار تھا ۔ زیادہ اُلجھاؤ میں پڑنے کی کیا ضرورت ہے ۔

ترجمہ :- یقیناً ہم نے اس کو زمین پر قابو اور حکومت دی تھی اور اس کو (حصولِ مقاصد کے) ہر قسم کے اسباب دیے تھے ۔

فَاَتْبَعَ سَبَبًا ۝

فَاَتْبَعَ ؛ پھر پیچھے لگایا ۔ سَبَبًا ؛ ہر قسم کے اسباب کے ۔

ترجمہ :- پھر سبب کے پیچھے سبب لگایا ۔

ایک سامان حاصل ہوا تو دوسرے سامان کے حاصل کرنے کی کوشش کی ۔ ایک راہ کے پیچھے دوسری راہ چلا ۔

حَتّٰۤی اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِیْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ۬ۗ قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِمَّاۤ اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّاۤ اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا ۝

حَتّٰۤی اِذَا بَلَغَ ؛ یہاں تک کہ جب پہنچا ۔ مَغْرِبَ الشَّمْسِ ؛ مغربی جانب ، جدھر آفتاب غروب ہوتا ہے ۔ وَجَدَهَا تَغْرُبُ ؛ تو دیکھا کہ آفتاب غروب ہورہا ہے ۔ فِیْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ ؛ سیاہ رنگ کے پانی کے چشمے میں ، وہاں کا پانی تیرہ تھا ۔ بعض نے لکھا ہے کہ وہاں کا چشمہ دلدل کا اور کیچڑ کا تھا ۔ وَوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ؛ اور اس چشمہ کے پاس ایک قوم کو دیکھا ،

پایا، ملا۔ قُلْنَا یٰذَا الْقَرْنَیْنِ ؛ ہم نے کہا اے ذوالقرنین ! اِمَّآ اَنْ تُعَذِّبَ ؛ یا تو ان کو سزا دو، عقوبت کرو، تکلیف پہنچاؤ۔ وَاِمَّا اَنْ تَتَّخِذَ فِیْھِمْ حُسْنًا ؛ یا ان کے ساتھ نیک سلوک کرو، بھلائی کرو۔

ترجمہ :- یہاں تک کہ جب مغربی جانب پہنچا جہاں سورج غروب ہو رہا ہے تو اس کو دیکھا کہ ایک سیاہ رنگ کے چشمہ میں ڈوب رہا ہے (اس چشمہ کا پانی کالا ہے) اور اس (چشمہ) کے پاس ایک قوم کو پایا۔ ہم نے کہا، اے ذوالقرنین ! یا تو تم ان کو عذاب اور تکلیف دو یا ان کے ساتھ نیک سُلوک کرو۔

قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا ﴿۸۷﴾

قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ ؛ ذوالقرنین نے کہا لیکن جو ظلم و ستم کرے۔ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ؛ تو عنقریب ہم اس پر عذاب کریں گے، اس کو ماریں گے، سزا دیں گے۔ یہ تو دنیا میں ظلم و ستم کا بدلہ تھا۔ ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ ؛ پھر (اس ظالم کو مرنے کے بعد کیا ہوگا ؟) وہ دربارِ الٰہی میں واپس کیا جائے گا اور اپنے رب کی طرف رد ہوگا۔ فَيُعَذِّبُهٗ ؛ پھر اللہ اس کو عذاب دے گا۔ عَذَابًا نُّكْرًا ؛ ایک جُدا ہی عذاب، ایک ایسا عذاب جس کا کسی کو خیال تک ہی نہ تھا۔

ترجمہ :- اس نے کہا، جس نے ظلم کیا تو عنقریب ہم اس پر عذاب کریں گے۔ پھر وہ اپنے رب کی طرف واپس کیا جائے گا۔ پھر وہ ایسا عذاب کرے گا جو جُدا ہی ہوگا۔ (جو ان کے وہم و گمان سے بھی باہر ہوگا۔)

وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ ۨالْحُسْنٰى ۚ وَسَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا ﴿۸۸﴾

وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ ؛ اور وہ جو ایمان لایا۔ وَعَمِلَ صَالِحًا ؛ اور اچھا کام کیا، عملِ صالح کیا۔ فَلَهٗ جَزَآءَ ۨالْحُسْنٰى ؛ تو اس کے لئے اچھی جزا ہے۔ وَسَنَقُوْلُ لَهٗ ؛ اور عنقریب ہم اس سے کہیں گے۔ عربی میں قال کا لفظ صرف کہنے ہی کے معنٰی میں نہیں ہے بلکہ بعض دفعہ کسی فعل سے کنایہ ہوتا ہے کبھی ضَرَبَ کے معنٰی میں آتا ہے، کبھی اَخَذَ کے معنٰی میں، غرض کہ مختلف افعال سے کنایہ ہوتا ہے۔ مِنْ اَمْرِنَا ؛ ہم اپنے کام سے۔ یُسْرًا ؛ آسانی، سہولت، نرمی۔

ترجمہ :- اور جو ایمان لایا اور نیک کام کیا اس کے لئے اچھی جزا ہے۔ اور ہماری طرف سے اس سے نرمی سے سلوک کیا جائے گا۔

ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿۸۹﴾

ثُمَّ اَتْبَعَ ؛ پھر پیچھے لگایا۔ سَبَبًا ؛ ہر قسم کے اسباب کو۔

ترجمہ :- پھر ایک دوسری ہی راہ اختیار کی (ایک دوسری ہی جگہ پہنچا۔ ایک تازہ ساز و سامان حاصل کیا)۔

حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ﴿٩٠﴾

حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ ؛ یہاں تک کہ جب پہنچا۔ مَطْلِعَ الشَّمْسِ ؛ مشرقی جانب۔ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ ؛ آفتاب کو پایا کہ وہ ایک قوم پر طلوع کر رہا ہے۔ یعنی مشرقی جانب میں ایک قوم تھی۔ لَمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ ؛ ہم نے ان کے لئے نہیں کیا تھا، نہیں بنایا تھا۔ مِنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ؛ آفتاب کے سامنے کوئی پردہ، کوئی اوٹ، کوئی آڑ۔ یعنی وہاں کی زمین صاف اور ہموار تھی۔ پہاڑ وغیرہ نہ تھے۔

ترجمہ :- یہاں تک کہ جب مشرقی جانب پہنچا تو مشرقی جانب ایک قوم تھی اور ان کے سامنے کوئی پردہ (اور کوئی اوٹ) نہ تھا۔

كَذٰلِكَ ؕ وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ﴿٩١﴾

كَذٰلِكَ ؛ اسی طرح۔ وَقَدْ اَحَطْنَا ؛ اور ہم نے احاطہ کرلیا، قابو میں کرلیا، گھیر لیا۔ بِمَا لَدَيْهِ ؛ جو اس کے پاس تھا۔ خُبْرًا ؛ خبر، خبرداری۔

ترجمہ :- اسی طرح ہم اس کے پاس کی تمام خبروں سے واقف تھے (ان کو احاطہ کئے ہوئے تھے)۔

ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٩٢﴾

ثُمَّ اَتْبَعَ ؛ پھر پیچھے لگایا۔ سَبَبًا ؛ ہر قسم کے اسباب کے۔

ترجمہ :- پھر دوسرے اسباب و ذرائع کی تلاش میں لگا۔

حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ﴿٩٣﴾

حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ ؛ یہاں تک کہ جب پہنچا۔ بَيْنَ السَّدَّيْنِ ؛ دو آڑ کے بیچ، دو دیواروں اور پہاڑوں کے بیچ۔ وَجَدَ ؛ پایا۔ مِنْ دُوْنِهِمَا ؛ اس کے اس طرف سامنے، ورے۔ قَوْمًا ؛ ایک قوم کو۔ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ ؛ کہ جو سمجھ نہیں سکتے۔ وہ قریب بھی نہیں ہیں سمجھنے کے، بالکل نہیں سمجھتے۔ قَوْلًا ؛ بولی، بات۔ ذوالقرنین کی زبان الگ اور اس قوم کی زبان الگ تھی

ترجمہ :- یہاں تک کہ وہ دو پہاڑوں (یا دیواروں) کے بیچ میں پہنچا تو وہاں کے لوگوں کو دیکھا کہ (اس کی) بولی نہیں سمجھ سکتے۔

قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ

مُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰٓى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ﴿۹۴﴾

قَالُوْا ؛ لوگوں نے کہا ۔ یٰذَا الْقَرْنَیْنِ ؛ اے ذوالقرنین ، اے سردار ۔ اِنَّ یَـاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ ؛ بے شک یاجوج اور ماجوج ۔ یاجوج و ماجوج کون ہیں؟ ہر ایک عالم دل سے لگتے لگاتا ہے ۔ قرآن میں ، حدیث میں اس کی توضیح نہیں ہے ۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یا کانگ ، میکانگ یا اس سے قریب تر لفظ کی دو قومیں ہیں ۔ بعض لوگ انگریز اور روسیوں کو اس کا مصداق سمجھتے ہیں ۔ اور بعض لوگ ترکمان اور ایرانیوں کو اس کا مصداق جانتے ہیں ، اور ان دونوں کے درمیان ایک قدیم دیوار کی علامات بتاتے ہیں ۔ شاہانِ ایران اور ترکستان میں ہمیشہ جنگیں ہوتی تھیں ۔ افراسیاب اور کَے خسرو ، کَے کاؤس کے قصے مشہور ہیں ۔ چنگیز خان کے زمانہ میں جو فسادات اور قتل وکشت ہوا ہے وہ بھی معلوم ہے ۔ اور بعض لوگ چین و جاپان اور ترکستان کو یاجوج ماجوج سمجھتے ہیں اور دیوار چین کو سدِ یاجوج ماجوج ۔ غرض کہ جتنے منہ اُتنی باتیں ۔ ان کی تعیین سے ہماری کوئی اسلامی غرض متعلق نہیں ۔ مُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ ؛ زمین میں فساد برپا کرنے والے ہیں ۔ فَهَلْ نَجْعَلُ لَکَ ؛ تو کیا ہم تمہارے لئے ٹھیرائیں ۔ خَرْجًا ؛ خرچ ٹیکس ، صرفہ ۔ عَلٰٓی اَنْ تَجْعَلَ ؛ کہ تم بناؤ ۔ بَیْنَنَا وَبَیْنَهُمْ ؛ ہمارے اوران کے درمیان ۔ سَدًّا ؛ دیوار ، عموماً دنیا میں رات دن کے جھگڑے سے بچنے کے لئے ایک دیوار کھینچ لیتے ہیں جیسے چین کی دیوار یا ایران کے پاس کی دیوار ۔ یا موجودہ زمانہ میں جرمنی اور فرانس نے دیواریں بنادی تھیں ۔ اگر دیواریں نہ بناسکیں تو کم سے کم دونوں قوموں کی آبادی کو الگ کردیں جیسا کہ آج کل مسلم لیگ والے چاہتے ہیں کہ رات دن کے شر وفساد سے تو امن ہو ☆

یاجوج ماجوج کون ہیں اس کی قرآن میں صراحت نہیں

ترجمہ :- لوگوں نے کہا : اے ذوالقرنین ! یہ یاجوج اور ماجوج زمین میں فساد برپا کر رکھے ہیں ۔ پھر کیا ہم تم کو ٹیکس یا چندہ دیں کہ ہمارے اور ان کے درمیان ایک دیوار کھڑی کردو ۔

قَالَ مَا مَكَّنِّيْ فِيْهِ رَبِّيْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِيْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ﴿۹۵﴾

قَالَ ؛ (ذوالقرنین نے) کہا ۔ مَامَکَّنِّیْ فِیْهِ رَبِّیْ ؛ میرے خدا نے مجھ کو جو کچھ قوت دی ہے ۔ خَیْرٌ ؛ بہتر ہے ۔ مجھے چندے اور ٹیکس کی ضرورت نہیں ۔ فَاَعِیْنُوْنِیْ بِقُوَّةٍ ؛ پھر تم میری اعانت کرو مدد کرو قوت اور محنت سے ۔ میں مواد دیتا ہوں تم کام کرو ۔ اَجْعَلْ ؛ میں بنادوں گا ۔ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَهُمْ ؛ تمہارے اور ان کے درمیان ۔ رَدْمًا ؛ دیوار ۔

☆ یہ سطور دوسری عالمی جنگ ۴۵ ۔ ۱۹۳۹ کے زمانہ میں لکھی گئی تھیں ۔ ان دفاعی زنجیری قلعوں (Fortifications) کے نام میاجنو لائن (Maginot line) اور زیگفریڈ لائن (Siegfred line) تھے یہ وہی زمانہ ہے جب کہ مسلم لیگ کا مطالبہ پاکستان زوروں پر تھا ۔ (اکیڈیمی)

ترجمہ :- (ذوالقرنین نے) کہا ، مجھے میرے خدا کا دیا اچھا اور بہتر ہے ۔ پس تم قوت اور محنت سے میری اعانت و مدد کرو ۔ میں تمہارے اور ان کے درمیان ایک دیوار بنادوں گا ۔

اٰتُوْنِیْ زُبَرَ الْحَدِیْدِ ؕ حَتّٰۤی اِذَا سَاوٰی بَیْنَ الصَّدَفَیْنِ قَالَ انْفُخُوْا ؕ حَتّٰۤی اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوْنِیْۤ اُفْرِغْ عَلَیْهِ قِطْرًا ؕ ﴿۹۶﴾

اٰتُوْنِیْ زُبَرَ الْحَدِیْدِ ؛ ذوالقرنین نے کہا ، میرے پاس لاؤ لوہے کی تختیاں ، چادریں ۔ حَتّٰۤی اِذَا سَاوٰی ؛ یہاں تک کہ جب برابر کردیا ۔ بَیْنَ الصَّدَفَیْنِ ؛ دو پہاڑوں کے درمیان ۔ یعنی دو پہاڑوں کے درمیان دیوار اُٹھادی ۔ قَالَ انْفُخُوْا ؛ کہا ، ان تختیوں اور پتھروں کے درمیان آگ لگا کر پھونکو ۔ حَتّٰۤی اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ؛ یہاں تک کہ جب اس کو آگ بنادیا ، خوب گرم کردیا ، جل اُٹھا ۔ قَالَ اٰتُوْنِیْۤ ؛ کہا میرے پاس لاؤ ۔ اُفْرِغْ عَلَیْهِ ؛ میں اس پر ڈالوں گا ۔ قِطْرًا ؛ تانبا ، پچرس گداختہ ، پگھلایا ہوا ۔

ترجمہ :- کہا ، میرے پاس لاؤ لوہے کی چادریں ۔ پھر جب ان دونوں پہاڑوں کے درمیان (پکی دیوار کھڑی کرکے) برابر کردیا تو کہا کہ اس کو آگ لگا کر پھونکو ۔ پھر جب اس کو آگ (کی طرح گرم) کردیا تو کہا کہ پگھلا ہوا پچرس لاؤ کہ میں اس میں ڈالوں ۔

واضح ہوکہ اکثر مضبوط عمارتوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالتے ہیں ۔

فَمَا اسْطَاعُوْۤا اَنْ یَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ﴿۹۷﴾

فَمَا اسْطَاعُوْۤا ؛ پھر ان کو استطاعت نہ تھی ، قدرت نہ تھی ، ان سے نہ ہوسکا ۔ اِسْتَطَاعُوْا کوتخفیفاً اِسْطَاعُوْا بھی کہتے ہیں ۔ اَنْ یَّظْهَرُوْهُ ؛ کہ اس دیوار پر چڑھیں ، اس پر غالب آجائیں ۔ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ ؛ اور اس دیوار میں نہ کرسکے ۔ نَقْبًا ؛ سوراخ ۔

ترجمہ :- پھر وہ لوگ نہ اس دیوار پر چڑھ سکے نہ اس میں سوراخ کرسکے ۔

قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّیْ ۚ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّیْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّیْ حَقًّا ؕ ﴿۹۸﴾

قَالَ ؛ (ذوالقرنین نے) کہا ۔ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّیْ ؛ اس دیوار کو بنانا میرے رب کے پاس کی رحمت ہے ۔ فَاِذَا جَآءَ ؛ پھر جب آجائے گا ۔ وَعْدُ رَبِّیْ ؛ میرے رب کا وعدہ ، حکمِ الٰہی ۔ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ؛ کردے گا اس کو پارہ پارہ ، ٹکڑے ٹکڑے ، ریزہ ریزہ ۔

آپ نے سُنا ہوگا کہ اس جنگِ عظیم میں جب خدا کا حکم ہوگیا تو نہ جرمن کی دیوار قائم رہی نہ فرانس کی دیوار برقرار رہی ۔ چین کی دیوار بھی دھری کی دھری رہ گئی اور ترکمان چین میں گُھس پڑے ۔ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّي حَقًّا ؛ اور ہے میرے رب کا وعدہ حق ، خدا کا کہا سچ ۔

ترجمہ :- اس نے کہا یہ میرے رب کی رحمت ہے ۔ پھر جب خدا کا حکم آجائے گا تو اس کو توڑ تاڑ کر برابر کردے گا ۔ اور میرے خدا کا وعدہ بالکل برحق ہے ۔

وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَمُوجُ فِي بَعْضٍ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَجَمَعْنَاهُمْ جَمْعًا ﴿٩٩﴾

وَتَرَكْنَا ؛ اور ہم کر چھوڑیں گے ۔ بَعْضَهُمْ ؛ ان میں کے بعض کو ، بعض لوگوں کو ۔ يَوْمَئِذٍ ؛ اس دن ۔ يَمُوجُ فِي بَعْضٍ ؛ گڈمڈ ہوجاتے ہیں بعض میں ، ایک دوسرے میں دھنسے اور گھسے جاتے ہیں ۔ یعنی قیامت کے دن بڑی گڑبڑ ہوگی ۔ لوگ بے ساختہ آپس میں خلط ملط ہوجائیں گے ۔ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ ؛ اور صور پھونکا جاے گا ، نرسنگھا بجے گا ۔ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ؛ تو ہم ان کو آپس میں اکٹھا کردیں گے ، جمع کردیں گے ۔

ترجمہ :- اور ہم بعض لوگوں کو ایسے حال میں کر چھوڑیں گے کہ پریشانی میں ایک دوسرے میں گڈمڈ ہورہے ہیں اور صور پھونکا جائے گا تو ہم سب کو (ایک مقام میں) جمع کردیں گے ۔

وَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِينَ عَرْضًا ﴿١٠٠﴾

وَّعَرَضْنَا ؛ اور ہم نے پیش کیا ، ظاہر کیا ، دکھادیا ، سامنے کردیا ۔ عَرْض ۔ چوڑائی ، پہنائی ۔ عَارِض ۔ صفحۂ رخسار ، ایک طرف کا کلّہ ۔ عُرُوْض ۔ کسی چیز کا متعلق ہونا ، لگ جانا ۔ عَارِضَه ۔ بیماری ۔ مَعْرُوْضَه ۔ پیش کی ہوئی درخواست ۔ اِعْرَاض ۔ منہ پھیر لینا ، منہ موڑلینا ، روگردانی کرنا ۔ جَهَنَّمَ ؛ دوزخ ۔ يَوْمَئِذٍ ؛ اس دن ۔ لِلْكٰفِرِيْنَ ؛ کافروں کے لئے ۔ عَرْضًا ؛ پیش کرنا ، روبرو لانا ۔

ترجمہ :- اور ہم جہنّم کو اس دن کافروں کے سامنے پیش کریں گے ۔

الَّذِينَ كَانَتْ أَعْيُنُهُمْ فِي غِطَاءٍ عَن ذِكْرِي وَكَانُوا لَا يَسْتَطِيعُونَ سَمْعًا ﴿١٠١﴾ ع ۱۱

کیسے کافر ؟ الَّذِيْنَ ؛ جو ، جن کی ۔ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ ؛ آنکھیں تھیں ۔ فِيْ غِطَآءٍ ؛ پردہ میں ۔ عَنْ ذِكْرِيْ ؛ میری یاد سے ۔ وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ؛ اور ان کو استطاعت اور قوت نہ تھی ، وہ کر ہی نہیں سکتے تھے ۔ سَمْعًا ؛ سُننے کو ۔

ترجمہ :- ان کافروں کی آنکھوں پر میری یاد کی طرف سے پردے پڑے ہوئے تھے ، اور وہ کچھ سُن بھی نہیں سکتے تھے ۔

صاحبو! اس رکوع میں ایک سردار یعنی پادشاہ کا ذکر ہے جس نے بہت سے ممالک فتح کئے تھے ۔ مشرقی جانب کے بھی اور مغربی جانب کے بھی ۔ یہ بادشاہ ایک مقام میں پہنچا جہاں دو قومیں آپس میں لڑتی جھگڑتی تھیں ۔ لوگوں کی تحریک پر بادشاہ نے ایک مضبوط پختہ دیوار بنادی کہ نہ مفسدین اس پر چڑھ سکتے تھے نہ اس میں سوراخ ڈال سکتے تھے ۔ اس سے مقصد یہ کہ آپس کے لڑائی جھگڑے دفع نہ ہوسکیں تو بیچ میں دیوار بنالیں ۔ جرمنی نے زیگفریڈ (Siegfred line) دیوار بنائی اور فرانسیسیوں نے میاجنو (Maginot) لائن ۔ یہ اشارہ ہے اس بات پر کہ مفسدوں سے بچنے کے لئے اپنی سرحد جدا جدا کرلیں ۔ مگر جب وقت آئے گا تو نہ دیوار چین نے کام کیا نہ دیوار ایران نے ، اور نہ زیگفریڈ لائن نے اور نہ میاجنو لائن نے ۔ قرآن شریف تذکرہ ہے ، یاد دہانی ہے ، رہنمائی ہے ، مواعظ و نصائح ہے ، تاریخی کہانیوں سے ہم کو کوئی مطلب نہیں ۔ اصلی مسئلہ تو نصیحت دلانا ہے ۔ **فاعتبروا یااولی الابصار** پر عمل کرنا ہے ۔ اپنے تخیلات ، استنباطات ، واہی تباہی کہانیاں بے اصل قصے ، مَن گھڑت باتوں کو قرآن سے متعلق کرنا اور سمجھنا کہ یہ قرآن میں ہے ، قرآن اس سے پاک ہے ۔ تمہارا خیال تم کو مبارک ، تمہاری خیالی تحقیقات قرآن نہیں ہوسکتی ، اور تمہاری رائے اور میری رائے غیر قطعی ہے ۔ قرآن قطعی ہے ، علماء اپنے دل سے تعینات کرتے ہیں اور لڑتے ہیں ۔ نہ ہم کو متعین کرنے کی ضرورت ، نہ ایسی چیزوں کے بارے میں قرآن کی طرف متوجہ کرنے کی حاجت ۔ اکثر لوگ بنی اسرائیل کے قصوں کو اور دوسری واہی تباہی کہانیوں کو تفسیروں میں لکھ دیتے ہیں اور قرآن کو ان پر منطبق کرنا چاہتے ہیں ۔ جب پورے منطبق نہیں ہوتے تو پریشان ہوجاتے ہیں ۔ ہم کو ان سب جھگڑوں کی حاجت نہیں ۔ ہم قرآن کے مطلق کو کبھی کسی سے مقید نہیں کریں گے ۔ قرآن کسی خاص زمانے کے لئے نہیں ، قیامت تک وہ واجب العمل ہے ۔ ہر زمانہ میں وہ شمع ہدایت کا کام دیتا ہے ۔

اِنَّ ھٰذِہٖ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَہٗ

اس سے پہلے ذوالقرنین اور یاجوج و ماجوج کا واقعہ بیان کرکے لوگوں کی عقلوں سے اپیل کی گئی تھی کہ اس سے نصیحت لیں ، عبرت حاصل کریں ۔ اس کو نہ سمجھیں گے تو آگے صریحاً انذار اور تخویف ہے ، نیک و بد کی تمیز ہے ۔ کونسا کام کرنا چاہیئے اور کونسا چھوڑنا ۔

اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ مِنْ دُوْنِيْٓ اَوْلِيَاۗءَ ۭ اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا ۝۱۰۲

اَفَحَسِبَ ؛ تو کیا گمان کیا ، کیا سمجھے ہیں ۔ اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا ؛ وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا ، یہ کافر کیا خیالات رکھتے ہیں ، انھوں نے کیا سمجھ رکھا ہے ۔ اَنْ یَّتَّخِذُوْا عِبَادِیْ ؛ کہ میرے بندوں کو بنالیں ، میری مخلوق کو سمجھیں ۔ مِنْ دُوْنِیْٓ اَوْلِیَآءَ ؛ مجھے چھوڑ کر والی وارث اپنا دوست ، اپنا مددگار ۔ اس کا نتیجہ کل معلوم ہوگا ۔ اِنَّــآ اَعْتَدْنَا ؛ ہم نے تیار رکھا ہے ، مہیا کر رکھا ہے ۔ جَھَنَّمَ ؛ دوزخ کو ۔ لِلْکٰفِرِیْنَ ؛ کافروں کے لئے ۔ نُزُلًا ؛ مہمانی ، دعوت ۔

قرآن مجید مطلق ہے اس کو مقید نہ کریں

ترجمہ :- تو ان کافروں نے کیا سمجھ رکھا ہے کہ (میری مخلوق اور) میرے بندوں کو مجھے چھوڑ کر اپنا یار و مددگار بنالیں ۔ ہم نے (ان) کافروں کے لئے دوزخ کی ضیافت تیار کر رکھی ہے ۔

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا ۝

قُلْ ؛ (پیغمبر) تم کہو، تم پوچھو ۔ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ ؛ کیا ہم تمہیں بتائیں، خبردیں ۔ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا ؛ جو خسارے میں ڈالنے والے عمل کرتے ہیں، جو بالکل ناکام ہونے والے ہیں، جن کو نقصان ہی نقصان ہے ۔

ترجمہ :- تم کہو! کیا ہم تمہیں بتادیں ان لوگوں کو جن کے اعمال اکارت ہیں (خسارے میں ہیں، سراپا نقصان دہ ہیں) ۔

الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا ۝

وہ نقصان اور خسارے میں پڑنے والے کون ہیں؟ الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ ؛ وہ لوگ جن کی کوشش بے راہ تھی وہ پڑے بھٹک رہے تھے ۔ ان کی ساری محنت حقیقت سے بہت دور تھی، کھوئی ہوئی تھی ۔ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ؛ زندگیٔ دنیا کے متعلق ۔ وَهُمْ يَحْسَبُونَ ؛ اور وہ گمان کرتے ہیں، خیال کرتے ہیں ۔ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ ؛ کہ وہ اچھا کام کر رہے ہیں ۔ صُنْعًا ؛ کام کو ۔

ترجمہ :- وہ لوگ زندگیٔ دنیا کے متعلق بے اصول، بے راہ کام کرتے رہے اور سمجھتے رہے کہ ہم اچھا کام کر رہے ہیں ۔

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا ۝

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا ؛ یہ لوگ وہی ہیں جنھوں نے کفر کیا، نہ مانا ۔ بِآيَاتِ رَبِّهِمْ ؛ اپنے پروردگار کی آیتوں اور نشانیوں کو ۔ وَلِقَائِهِ ؛ اور اس سے ملنے سے، انھیں خیال نہ تھا کہ ایک دن مرنا ہے ۔ دربارِ الٰہی میں جانا ہے ۔ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ ؛ پس ان کے تمام کام بے کار ہوگئے، غارت گئے، مٹ گئے، ان کا کیا دھرا سب اکارت گیا ۔ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ ؛ تو ہم ان کے لئے قائم نہ رکھیں گے ۔ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ؛ قیامت کے دن ۔ وَزْنًا ؛ وزن، ان کے نیک کاموں کی قیامت کے دن کوئی وقعت نہ رہے گی، ان کا کچھ اثر نہ ہوگا ۔ باغی لاکھ نیکی کریں ان کو حبسِ دوام سے بچا نہیں سکتے ۔ یا واجب القتل، قتل ہی کیا جائے گا ۔ قیامت میں حبسِ دوام ہی کی سزا دی جاتی ہے تاکہ دائمی کفر کا نتیجہ دائمی عذاب ہو ۔

ترجمہ :- یہ لوگ وہی ہیں جو اپنے رب کی آیتوں اور اس کے دربار میں حاضری کو مانتے نہ تھے لہذا ان کے تمام کام اکارت گئے (غارت گئے) اور قیامت کے دن ہم ان کے لئے کوئی وزن قائم نہ رکھیں گے (ان کے اعمال کی کوئی وقعت نہ ہوگی) ۔

ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا وَ اتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَ رُسُلِيْ هُزُوًا ﴿۱۰۶﴾

ذٰلِکَ ؛ یہ ہے ۔ جَـزَآؤُ هُـمْ جَهَـنَّمُ ؛ یہ ان کا بدلہ دوزخ ہے سزا میں ۔ یہ دوزخ میں ڈالے جائیں گے ۔ کیوں ؟ بِمَـا كَفَرُوْا ؛ اس وجہ سے کہ انھوں نے کفر کیا ، نافرمانی کی ۔ وَاتَّـخَذُوْا ؛ اور بنالیا ، سمجھا ۔ اٰیٰـتِـیْ ؛ میری نشانیوں کو ۔ وَرُسُلِیْ ؛ اور میرے رسولوں کو ۔ هُزُوًا ؛ کھیل ، ٹھٹا ، مذاق ، دل لگی ، تمسخر ، مضحکہ ۔

ترجمہ :- ان لوگوں کی جزا دوزخ ہے کیونکہ انھوں نے کفر کیا اور میری آیتوں اور رسولوں کا مذاق اُڑایا (ان کو کھیل ٹھٹا سمجھا) ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ﴿۱۰۷﴾

اس سے پہلے بدکاروں کو ڈرایا گیا کہ بدکاری کا نتیجہ بُرا ہے ۔ اب ان کے مقابل اچھوں کی نیک جزا کا ذکر ہے :-

اِنَّ الَّـذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ بے شک جولوگ ایمان لائے ہیں ، ایماندار ، یقین رکھے ۔ وَعَـمِـلُـوا الصّٰلِحٰتِ ؛ اور اچھے اور عملِ صالح کئے ۔ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ ؛ تو ان کو فردوس کے باغ ہیں ۔ نُزُلًا ؛ ضیافت اور مہمانی ۔

ترجمہ :- بے شک جو ایمان رکھتے ہیں اور عملِ صالح کرتے ہیں ان کی مہمانی ، ضیافت فردوس کے باغ ہیں ۔

فردوس جنت کا اعلیٰ حصّہ ہے ۔

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ﴿۱۰۸﴾

خٰـلِـدِیْـنَ فِیْهَـا ؛ ان باغوں میں ہمیشہ رہیں گے ۔ ان کو خلود اور دوام نصیب ہوگا ۔ وہ ایسے آرام دہ ہوں گے کہ لَا یَبْـغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ؛ کہ ان کو چھوڑ کر کہیں اور جانا نہ چاہیں گے ۔ جنت سے ان کی بازگشت نہ ہوگی ۔

ترجمہ :- (یہ لوگ) ہمیشہ اس میں (جنت میں) رہیں گے ۔ اس کو چھوڑ کر کہیں اور جانا نہ چاہیں گے ۔

قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ
قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَ لَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ﴿۱۰۹﴾

قُلْ ؛ (پیغمبر!) تم کہو ۔ لَـوْ كَانَ الْبَحْرُ ؛ اگر سمندر ہو ۔ مِدَادًا ؛ سیاہی ۔ لِـكَلِمٰتِ رَبِّیْ ؛ میرے پروردگار کی باتوں کے لئے ۔ لَنَفِدَ الْبَحْرُ ؛ تو تمام ہوجائے گا دریا اور سمندر ۔ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّیْ ؛ اس سے پہلے کہ میرے رب کے کلام ختم ہوجائیں ۔ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ؛ اور اگرچیکہ ہم لائیں اس سمندر کے برابر اور مدد ۔

کلمات الٰہی لامحدود ہیں

ترجمہ :- تم (ان سے) کہہ دو : اگر میرے رب کے کلمات (کے لکھنے) کے لئے تمام سمندر سیاہی بن جائے تو میرے رب کے کلموں کے ختم ہونے سے پہلے وہ سمندر ختم ہوجائے گا ۔ اور اگرچہ ویسا ہی سمندر مدد کے لئے لایا جائے ۔

(سمندر محدود ہے اور کلمات اللہ غیر محدود) ۔

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ﴿١١٠﴾ ع ۱۲

قُلْ ؛ پیغمبر ! تم کہو ۔ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ؛ میں تو تمہارے ہی جیسا آدمی ہوں ۔ مگر يُوْحٰٓى اِلَيَّ ؛ میری طرف وحی کی جاتی ہے ۔ میں پیغمبر ہوں ، صاحبِ وحی و کتاب ہوں ، رسول ہوں ۔

صاحبو ! پیغمبر میں دو باتیں ہوتی ہیں ۔ ایک جسمانی مثلیت ۔ پیغمبر بھی ہماری طرح کھاتے پیتے ہیں ۔ ان کے بیوی بچے بھی ہوتے ہیں ۔ وقت آتا ہے تو عالمِ بالا میں منتقل ہوجاتے ہیں ۔ اور ایک بات ان کے ساتھ خاص ہے ۔ وہ وحی اور روحانیت اور شانِ پیغمبری ہے ۔ پیغمبروں پر کافروں اور بے دینوں کی نظر ان کی جسمانیت پر پڑتی ہے اور جو اچھے لوگ ہوتے ہیں ان کے صاحبِ وحی ہونے اور اعلیٰ روحانیت رکھنے پر پڑتی ہے ۔ اب آپ غور کرو کہ آپ کی نظر پیغمبر کے مابہ الاشتراک پر پڑتی ہے یا مابہ الامتیاز پر ۔ ان کی بشریت پر نظر کر کے ان کو اپنا برابر والا سمجھتے ہیں یا ان کی پیغمبری و روحانیت پر نظر ڈال کر ان کو اپنا آقا اور سردار جانتے ہیں ۔ اتنے تمام امتیازات کے ساتھ اَنَّمَآ اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؛ کہ بے شک تمہارا معبود تو ایک ہی معبود ہے ۔ جہاں دوسرے ، خدا کے محتاج ہیں ، پیغمبر بھی خدا کے محتاج ہیں ۔ استغنائے ذاتی خدائے تعالیٰ کا خاصہ ہے ۔ جو جتنا اپنی احتیاجِ ذاتی کو سمجھے گا اتنا ہی وہ بڑا شخص ہوگا ۔ جو تمام چیزوں سے خالی ہوگا وہ مراۃ تجلیاتِ الٰہی ہوگا ۔ خدا کے کمالات اسی سے نمایاں ہوں گے ۔ مرنا برحق ہے سب کو دربارِ الٰہی میں جانا ضرور ہے ۔

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ ؛ پس جو کوئی اپنے رب سے ملاقات کی اُمید رکھتا ہے اس کو چاہیئے کہ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا ؛ عمل صالح کرے ، اچھے کاموں میں کوتاہی نہ کرے ۔ وَّلَا يُشْرِكْ ؛ اور شرک نہ کرے ۔ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖ ؛ اپنے رب کی عبادت میں ۔ اَحَدًا ؛ کسی کو ، خدا کے سوا کسی کو معبود نہ سمجھے ۔ خود کو اس کا سراپا محتاج سمجھے ۔

ترجمہ :- (پیغمبر !) تم کہو میں بھی تمہارے ہی جیسا آدمی ہوں مگر مجھ پر وحی آتی ہے کہ بے شک تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے پس جو اپنے رب سے ملاقات کی اُمید رکھتا ہے تو اُس کو چاہیئے کہ عملِ صالح کرے اور اس کی بندگی اور عبادت میں کسی اور کو شریک نہ کرے ۔

پیغمبر کا مابہ الامتیاز ان پر وحی کا آنا ہے ۔ ان کی بشریت پر نظر کر کے اپنے برابر نہ سمجھو

سُوۡرَۃُ مَرۡیَمَ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ ثَمَانٌ وَّ تِسۡعُوۡنَ اٰیَۃً وَّ سِتُّ رُکُوۡعَاتٍ

سورۂ مریم مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں اٹھانوے (۹۸) آیتیں اور چھ (٦) رکوع ہیں ۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کٓہٰیٰعٓصٓ ۝۱

یہ آیتِ متشابہات میں سے ہیں ، مقطعات قرآنی ہیں ۔ اس کے معنٰی اور مقاصد اللہ کے پیغمبر اور ان لوگوں کو معلوم ہیں جن کو خدائے تعالیٰ نے اس علم سے سرفراز فرمایا ہے ۔

ذِکۡرُ رَحۡمَتِ رَبِّکَ عَبۡدَہٗ زَکَرِیَّا ۝۲

ذِکۡرُ رَحۡمَتِ رَبِّکَ ؛ یہ تمہارے رب کی رحمت کا ذکر ہے ۔ عَبۡدَہٗ زَکَرِیَّا ؛ یہ رحمت کس نے کی اور کس پر کی ؟ خدا نے کی اور اپنے بندے زکریا پر کی ۔

ترجمہ :- یہ تذکرہ ہے تمہارے پروردگار کی رحمت کا اس کے بندے زکریا پر ۔

اِذۡ نَادٰی رَبَّہٗ نِدَآءً خَفِیًّا ۝۳

اِذۡنَادٰی ؛ جب کہ زکریا نے ندا کی ، پکارا ۔ رَبَّہٗ ؛ اپنے رب کو ۔ نِدَآءً خَفِیًّا ؛ مخفی طور سے پکارا ، چپکے چپکے دُعا کی ۔

ترجمہ :- جب کہ اُنھوں نے اپنے رب کو چپکے چپکے پکارا اور دُعا کی ۔

قَالَ رَبِّ اِنِّیۡ وَہَنَ الۡعَظۡمُ مِنِّیۡ وَ اشۡتَعَلَ الرَّاۡسُ شَیۡبًا وَّ لَمۡ اَکُنۡۢ بِدُعَآئِکَ رَبِّ شَقِیًّا ۝۴

زکریا نے کیا دُعا کی ؟ قَالَ ؛ انھوں نے کہا ۔ رَبِّ ؛ اے میرے رب ، اے میرے پروردگار ۔ اِنِّیۡ ؛ بے شک میں ۔ وَہَنَ الۡعَظۡمُ مِنِّیۡ ؛ میری ہڈیاں ضعیف اور سُست ہوگئی ہیں ، کمزور ہوگئی ہیں ، بوڑھی ہوگئی ہیں ۔ وَہۡنٌ ؛ سُستی ۔ وَہَنَ یَہِنُ وَہۡنًا ؛ سُست ، کمزور ہونا ۔ وَاشۡتَعَلَ ؛ اور مشتعل ہوگیا ، سپید ہوگیا ۔ اَلرَّاۡسُ ؛ سر ۔ شَیۡبًا ؛ بڑھاپے سے ۔ وَلَمۡ اَکُنۡ ؛ اور میں نہیں ہوں ۔ بِدُعَآئِکَ ؛ تجھ سے مانگنے میں ۔ رَبِّ ؛ اے میرے رب ! شَقِیًّا ؛ بدنصیب ، ناکام ، بے بہرہ ۔ شقاوت : بدبختی ، ناکامی ۔

ترجمہ :- کہا : خدایا ! میری ہڈیاں تک ضعیف ہوگئی ہیں اور بڑھاپے کی وجہ سے میرے سر کے بال سپید ہوگئے ہیں اور میں تجھ سے مانگنے میں اے رب ! محروم نہیں ہوسکتا (ناکام نہیں رہ سکتا) ۔

وَاِنِّیْ خِفْتُ الْمَوَالِیَ مِنْ وَّرَآءِیْ وَكَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا فَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِیًّا ۝٥

وَاِنِّیْ خِفْتُ ؛ اور مجھے خوف ہے، میں ڈرتا ہوں ۔ اَلْمَوَالِیَ ؛ اپنے قرابت داروں، راشتہ داروں سے ۔ مِنْ وَّرَآءِ یْ ؛ میرے بعد ۔ وَكَانَتِ امْرَاَتِیْ ؛ اور ہے میری بیوی ۔ عَاقِرًا ؛ بانجھ، بے اولاد ۔ فَهَبْ لِیْ ؛ تو تُو مجھے دے، مجھے ہبہ کر ۔ وَهَبَ یَهَبُ هِبَةً ۔ دینا ۔ وَاهِبٌ ۔ دینے والا ۔ مَوْهُوْبٌ لَهٗ ؛ جس کو دیا جائے ۔ مِنْ لَّدُنْكَ ؛ اپنے پاس سے، اپنی قدرت کاملہ سے، ظاہری اسباب سے نہ سہی ۔ وَلِیًّا ؛ ایک وارث، بیٹا، کام کاج میں مدد دینے والا ۔ مددگار ۔

ترجمہ :- اور مجھے اپنے رشتہ داروں سے ڈر ہے (کہ وہ) میرے بعد (کیا کریں گے) اور میری بیوی تو بانجھ ہے ۔ لہذا تو مجھے اپنے پاس سے ایک (بیٹا) وارث عطا کر ۔

یَّرِثُنِیْ وَیَرِثُ مِنْ اٰلِ یَعْقُوْبَ ۖ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِیًّا ۝٦

یَّرِثُنِیْ ؛ جو میرا وارث ہو ۔ وَیَرِثُ مِنْ اٰلِ یَعْقُوْبَ ؛ اور آلِ یعقوب کا بھی وارث ہو ۔ یعقوب علیہ السلام کی اولاد بہت تھی ۔ اور ان کے خاندان میں پیغمبری بھی رہی ۔ وَاجْعَلْهُ ؛ اور اس بچہ کو کردے ۔ رَبِّ ؛ میرے رب ۔ رَضِیًّا ؛ جس سے سب لوگ خوش رہیں ۔ رَضِیٌّ ۔ بمعنٰی مَرْضِیٌّ یعنی جس سے لوگ راضی رہیں جیسے قَتِیْل بمعنٰی مَقْتُوْل ۔

ترجمہ :- وہ بچہ میرا بھی وارث ہو اور یعقوب کے خاندان کا بھی وارث ہو ۔ اور خدایا اس کو مقبول اور پسندیدہ بنا ۔

یٰزَكَرِیَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ِۨ اسْمُهٗ یَحْیٰی ۙ لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِیًّا ۝٧

زکریا علیہ السلام کی دُعا قبول ہوئی ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ یٰزَكَرِیَّآ ؛ اے زکریا ! اِنَّا نُبَشِّرُكَ ؛ ہم تم کو بشارت دیتے ہیں، خوش خبری دیتے ہیں، مژدہ سُناتے ہیں ۔ بِغُلٰمٍ ؛ ایک لڑکے کا ۔ ہم تم کو ایک لڑکے کے پیدا ہونے کی مبارک باد دیتے ہیں ۔ اِسْمُهٗ یَحْیٰی ؛ اس لڑکے کا نام یحیٰی ہے ۔ لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ ؛ ہم نے اس کے لئے نہیں کیا ۔ مِنْ قَبْلُ ؛ اس سے پہلے ۔ سَمِیًّا ؛ ہم نام ۔ یعنی تمہارے خاندان میں یہ پہلا شخص ہے جس کا نام یحیٰی رکھا گیا ہے ۔ یحیٰی کو غیر مسلم یوحنا کہتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور زکریا ! ہم تم کو لڑکے کی بشارت دیتے ہیں جس کا نام یحیٰی ہے ۔ اس سے پہلے اس کا ہم نام ہم نے پیدا نہیں کیا ۔

قَالَ رَبِّ اَنّٰی یَكُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِیًّا ۝٨

قَالَ ؛ زکریا نے عرض کیا ۔ رَبِّ ؛ اے میرے رب ! اَنّٰی یَكُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ ؛ کس طرح ہوگا مجھ کو بچہ ۔ اَنّٰی ۔ کس طرح،

کہاں سے، کس طور پر۔ وَكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا ؛ اور ہے میری بیوی بانجھ۔ وَقَدْ بَلَغْتُ۔ اور میں پہنچ گیا ہوں۔ مِنَ الْكِبَرِ ؛ بڑھاپے سے۔ عِتِيًّا ؛ انتہائی ضعف کو۔ عَتَايَعْتُو عُتِيًّا وَعُتُوًّا وَعِتِيًّا ؛ حد سے تجاوز کرنا۔ وَعَتَا الشَّيْخُ ؛ اور بہت بوڑھا ہو گیا۔

ترجمہ:- کہا یا اللہ! مجھے لڑکا کیوں کر ہوگا جب کہ میری بیوی بانجھ ہے اور میں بے حد بڑھاپے کو پہنچ چکا ہوں۔

قَالَ كَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْـًٔا ۝۹

قَالَ كَذٰلِكَ ؛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ میں ایسی حالت میں بھی اولاد سے تم کو سرفراز کروں گا۔ یا زکریا علیہ السلام نے عرض کیا: کیا تو میرے اس بڑھاپے میں بھی اولاد دے گا۔ قَالَ ؛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ رَبُّكَ ؛ تمہارا رب۔ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ ؛ وہ مجھ پر آسان ہے۔ وَقَدْ خَلَقْتُكَ ؛ اور میں نے تو تم کو پیدا کیا۔ مِنْ قَبْلُ ؛ اس سے پہلے۔ وَلَمْ تَكُ شَيْـًٔا ؛ اور تم کچھ بھی تو نہ تھے۔ میں نے تم کو نیست سے ہست کیا۔ بڑھاپے میں بیٹا دینا مجھ پر کیا دشوار ہے۔ کیا مشکل امر ہے۔

ترجمہ:- کہا ایسے ہی (یوں ہی)۔ کہا تمہارا رب، وہ مجھ پر آسان ہے۔ میں تو وہ ہوں اس سے پہلے جس نے تمہیں پیدا کیا اور تم کچھ بھی تو نہ تھے۔

قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ۭ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ۝۱۰

قَالَ ؛ زکریا علیہ السلام نے عرض کیا۔ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ؛ میرے رب! مقرر فرما میرے لئے کچھ نشانی۔ کہ میری دُعا کب قبول ہوگی؟ اور کب میں صاحبِ اولاد ہوں گا؟ قَالَ ؛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اٰيَتُكَ ؛ تمہاری نشانی۔ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ ؛ کہ تم لوگوں سے تین دن تک بات نہ کروگے۔ ایسے مناجات اور دُعاؤں میں مشغول رہوگے کہ کسی سے بات چیت نہ کروگے۔ اس وقت تمہاری قبولیتِ دُعا کا ظہور ہوگا، تم کو صاحبِ اولاد کرے گا۔ سَوِيًّا ؛ پے درپے، ٹھیک، یا باوجود تندرست رہنے کے بھی تم بات نہ کروگے۔

ترجمہ:- کہا، میرے پروردگار! میرے لئے کوئی نشانی مقرر فرما۔ فرمایا، تمہاری نشانی یہ ہے کہ تم باوجود تندرست رہنے کے پے درپے تین دن تک لوگوں سے بات نہ کروگے۔

فَخَرَجَ عَلٰي قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ۝۱۱

فَخَرَجَ عَلٰي قَوْمِهٖ ؛ پھر زکریا علیہ السلام اپنے لوگوں کے پاس آئے۔ مِنَ الْمِحْرَابِ ؛ حجرے میں سے، کمان میں سے۔ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ ؛ پھر ان لوگوں کو آہستہ سے کہا، اشارہ کیا۔ اَنْ سَبِّحُوْا ؛ کہ تم تسبیح کرو۔ بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ؛ صبح و شام۔ میں تو عبادت میں مشغول رہتا ہی ہوں تم لوگ بھی میرا ساتھ دو اور صبح شام میرے ساتھ تسبیح کیا کرو۔

ترجمہ:- پھر وہ حجرے سے اپنے لوگوں کے پاس نکلے۔ پھر انھیں اشارہ کیا کہ رات دن تم بھی تسبیح کرو۔

يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ۭ وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ۝ۙ۱۲

زکریا علیہ السلام کی دُعا قبول ہوجاتی ہے ۔ یحییٰ علیہ السلام پیدا ہوجاتے ہیں اور بڑے ہوکر پیغمبری کے مرتبہ کو پہنچ جاتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ ان سے خطاب فرماتا ہے :

يٰيَحْيٰى ؛ اے یحییٰ ۔ خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ؛ کتاب کو مضبوط پکڑو اور اس پر عمل کرو ۔ وَاٰتَيْنٰهُ ؛ اور ہم نے ان کو دیا ۔ اَلْحُكْمَ صَبِيًّا ؛ لڑکپن ہی سے احکام ، الہام ، وحی ۔

ترجمہ :- اے یحییٰ ! کتاب کو قوت سے پکڑو اور ہم نے ان کو لڑکپن ہی سے حکم (احکام) سے سرفراز کیا تھا ۔

وَّحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً ۭ وَكَانَ تَقِيًّا ۝ۙ۱۳

وَحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا ؛ اور نہایت ہی مہربانی ہمارے پاس سے ۔ یعنی خدا نے شروع ہی سے دل میں بڑی رقت ، جوش محبت عطا کیا تھا ۔ وَزَكٰوةً ؛ اور ہم نے ان کو پاکیزگی بھی دی تھی ۔ وَكَانَ تَقِيًّا ؛ اور وہ بڑے پرہیزگار بھی تھے ۔

ترجمہ :- اور شوق و محبت ہماری طرف سے اور پاکیزگی بھی دی ۔ اور وہ تھے بڑے ہی پرہیزگار ۔

وَّبَرًّا ۢ بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ۝۱۴

وَبَرًّا ؛ اور نیکوکار ، حسنِ سلوک کرنے والا ۔ بِوَالِدَيْهِ ؛ اپنے ماں باپ سے ۔ وَلَمْ يَكُنْ ؛ اور نہ تھے ۔ جَبَّارًا ؛ سرکش ۔ یعنی وہ ماں باپ کے احکام سے سرکشی و سرتابی نہیں کرتے تھے ۔ عَصِيًّا ؛ نہ خدا کا عصیان اور نافرمانی کرتے تھے ۔

ترجمہ :- وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرتے تھے ۔ نہ (ماں باپ سے) سرکشی نہ (خدا کی) نافرمانی و عصیان کرتے تھے ۔

وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ۝۱۵ ع ۱ / ۴

وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ ؛ اور ان پر سلام ہے ۔ يَوْمَ وُلِدَ ؛ جس دن کہ وہ پیدا ہوئے ۔ وَيَوْمَ يَمُوْتُ ؛ اور جس دن مریں گے ۔ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ؛ اور جس دن زندہ ہوکر اُٹھ کھڑے ہوں گے ۔

ترجمہ :- اور ان پر پیدا ہونے کے دن سلام ہے اور مرنے کے دن بھی اور قیامت میں پھر زندہ ہوکر اُٹھ کھڑے ہونے کے دن بھی ۔

صاحبو ! موجودہ زمانہ پر غور کرو ۔ آج کل کی اولاد کا ماں باپ کے ساتھ کیسا سلوک ہے ۔ وہ کہتے ہیں کہ انھوں نے اپنے جذبات سے کام لیا اور ان کے طبعی افعال سے ہم پیدا ہوگئے ۔ ان کا ہم پر کیا احسان ہے ؟ ان نادانوں کو سمجھنا چاہیئے کہ

ان کے پیدا ہوتے ہی ماں باپ ان کو پھینک دیتے تو ان ساری شیخیوں کا موقع ہی نہ ملتا ۔ ماں نو مہینے پیٹ میں ڈھوئے ڈھوئے پھری ، اپنے خون کو دودھ بنا کر پلایا ، رات دن نہ نیند نہ چین ۔ کن مصیبتوں سے پالا ۔ باپ نے کھلایا ، پلایا ، تعلیم دی ، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عہدہ ملا ، بڑی ماہوار ہوئی ۔ ایک صاحب یورپ ریٹرن تھے ۔ ان کے والد غریب آدمی تھے اور یہ بڑے عہدہ دار زیادہ ماہوار اُٹھانے والے ۔ صاحبِ مذکور اپنے دوستوں میں بیٹھے ہوئے تھے ۔ سامنے سے ان کے والد گزر رہے تھے ، کسی دوست نے پوچھا یہ کون ہیں ؟ کہا میرا دوست ہے ۔ یہ بات ان کے باپ کے کان پر پڑ گئی ۔ بگڑ کر کہا : نہیں صاحب میں ان کا دوست نہیں ہوں ، ان کی اماں کا یار دوست ہوں ۔ اب تو یہ عالم ہے

نہ ماں باپ میں حبِ اولاد باقی نہ اولاد میں ان کی دلداریاں ہیں (حسرت صدیقیؒ)

اگلی کتابوں میں مریمؑ کے جو حالات بیان کیے گئے ہیں تم ان کو اس وقت بھی بیان کرو !

وقف لازم

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ ۘ إِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ۙ ﴿١٦﴾

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ ؛ اور کتاب میں حالات کا ذکر کرو ، بیان کرو ۔ مَرْيَمَ ؛ مریم کا ۔ إِذِ انْتَبَذَتْ ؛ جب کہ وہ گوشہ نشین ہوگئیں ، جُدا ہوگئیں ۔ مِنْ أَهْلِهَا ؛ اپنے لوگوں سے ۔ مَكَانًا شَرْقِيًّا ؛ مشرقی مقام میں ، بنی اسرائیل کے عابد اور زاہد مسجد کی ایک ایک کمان میں ذکر و شغل میں مشغول ہوتے تھے ۔ مریمؑ سب سے خلوت نشینی اختیار کر کے ایک مشرقی حجرے میں اعتکاف بیٹھیں ۔

ترجمہ :- اور کتاب میں مریم کے حالات کا ذکر کرو جب کہ وہ اپنے لوگوں کو چھوڑ کر ایک مشرقی مکان میں خلوت نشین (اور معتکف) ہوگئی تھیں ۔

فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُونِهِمْ حِجَابًا ۖ فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ﴿١٧﴾

فَاتَّخَذَتْ ؛ پھر انھوں نے پکڑلیا ، چھوڑلیا ۔ مِنْ دُونِهِمْ ؛ ان کے سامنے ۔ حِجَابًا ؛ ایک پردہ ۔ فَأَرْسَلْنَا ؛ پھر ہم نے بھیجا ۔ إِلَيْهَا ؛ مریم کی طرف ۔ رُوحَنَا ؛ اپنا فرشتہ ، جبرئیل ۔ روح کیا چیز ہے ؟ جس سے حرکت پیدا ہوتی ہے ۔ فرشتے ہوں ، آدمی ہوں ، جن ہوں ، سب میں روح ہے ، جانوروں میں بھی روح ہے ، درختوں میں بھی روح ہے ۔ مگر جانوروں کی باتوں کو عامۃ الناس نہیں سمجھ سکتے ۔ وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ وَلٰكِنْ لَا تَفْقَهُونَ تَسْبِيحَهُمْ ؛ ہر شئے اللہ کی تسبیح کرتی ہے ، مگر تم ان کی تسبیح کو سمجھ نہیں سکتے ۔ فَتَمَثَّلَ لَهَا ؛ پھر مثال اور صورت اختیار کرلی اس روح نے مریم کے سامنے ۔ بَشَرًا سَوِيًّا ؛ پورا آدمی ۔

ترجمہ :- پھر مریم نے لوگوں کے سامنے پردہ چھوڑلیا ۔ پھر ہم نے ان کی طرف اپنی روح کو بھیجا اور وہ ان کے لئے صورت شکل لے کر پورا آدمی بن گئی ۔

واضح ہو کہ عوالم علوی کا نہ کھلنا خیال کا قائم نہ رہنا یہ سب خطرات اور مختلف چیزوں سے دل کی وابستگی کا سبب ہے ۔

اگر کسی حجرے میں دروازے بند کر کے چراغ بجھا کر واہی تباہی خیالات کو دور کر کے بیٹھے رہیں تو چند روز میں ایک لطیف عالم کھل جاتا ہے جس کا نام عالم مثال ہے۔ مثال میں صورت شکل بالکل ایسی ہی رہتی ہے جیسی عالمِ شہادت میں۔ مگر چونکہ وہ عالم تحتِ زمانہ نہیں ہے لہذا آنے جانے میں کچھ دیر نہیں لگتی۔ روح کی کوئی صورت شکل نہیں ہوتی۔ جب صورت شکل لے گی تو عالمِ مثال میں پہنچ جائے گی۔ یاد رکھو! وساوس کا بند ہو جانا، خطرات کا دفع ہونا، ایک نقطہ پر خیال کا قائم ہونا، ایک بڑی نعمت ہے۔ لوازمِ بشری جس قدرت ترک کر دیے جائیں گے اسی قدر عالمِ مثال کے کھل جانے میں سہولت ہوگی۔ سماعت، بصارت اور دیگر طرقِ حواس کو بند کر دینا نہایت فائدہ بخش ہے۔

چشم بند و گوش بند ولب بہ بند   گر نہ بینی سرحق بر من بخند

(ترجمہ:- آنکھیں بند کرو، کان بند کرو، منہ بند کرو۔ ایسا کر کے اگر خدا کے راز نہ دیکھو تو مجھ پر ہنسو۔ مطلب یہ کہ حواس کے ذرائع کو بند کر کے یکسو ہو جانے سے خدائی راز کھلتے ہیں۔۔۔ اکیڈمی)

مگر صاحبو! یہ بھی یاد رکھو کہ عالمِ مثال کوشش کرنے سے بعض غیر مسلموں پر بھی کھل جاتا ہے۔ صرف عالمِ مثال کا کھل جانا کوئی کمال نہیں۔ معلوم کی عظمت سے علم کی عظمت ہے۔ خدا کا علم بے شک سب سے اعلیٰ ہے۔ پیغمبر کا دیدار باعثِ افتخار ہے۔ بزرگوں سے ملاقات بے شک بہتر چیز ہے۔ ریاضت کی، محنت کی، بھوکے رہے، کیا دیکھا؟ کسی کے دل کی بات کہہ دی۔ زید کے گھر میں کیا ہو رہا ہے۔ کچھ کہہ دیا۔ کیا حاصل۔

دیکھا تم نے کیا دیکھا   اس کی کتنی وقعت ہے
کھیل تماشا لاحاصل   مقصد اصل حقیقت ہے   (حسرت صدیقیؒ)

قَالَتْ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِیًّا ﴿۱۸﴾

قَالَتْ؛ مریم نے کہا۔ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ؛ میں پناہ لیتی ہوں رحمٰن کی۔ مِنْکَ؛ تجھ سے، تیرے شر سے۔ اِنْ کُنْتَ تَقِیًّا؛ اگر تو خدا ترس ہے، متقی پرہیزگار ہے۔ اگر تجھے کچھ خوفِ خدا ہے۔ تنہائی کے حجرے میں دفعتاً ایک جوانِ خوبصورت کا آجانا ایک شریف عورت کے لئے باعثِ پریشانی ہے۔ وہ خدا کا ڈر دلانے کے سوائے اور کر ہی کیا سکتی تھیں۔

ترجمہ:- (مریم نے) کہا: میں اللہ رحمٰن کی تیرے شر سے پناہ لیتی ہوں اگر تجھے کچھ خدا کا ڈر ہے۔

قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ۖ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِیًّا ﴿۱۹﴾

قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّکِ؛ جبرئیل نے کہا میں تو تمہارے رب کا رسول ہوں، فرشتہ ہوں، فرستادہ ہوں، قاصد ہوں۔ کیوں آیا ہوں؟ لِاَھَبَ لَکِ؛ کہ تم کو دوں، ہبہ کروں، عطا کروں۔ غُلٰمًا زَکِیًّا؛ ستھرا لڑکا، پاکیزہ بچہ، بے گناہ بیٹا۔ کیونکہ جنابِ عیسیٰ علیہ السلام پیغمبر تھے۔

ترجمہ:- (جبرئیل نے) کہا، میں تو تمہارے رب کا فرستادہ ہوں کہ تم کو پاکیزہ بیٹا دوں۔

لوازمِ بشری کے ترک کرنے سے عالمِ مثال کھلنے میں سہولت ہوتی ہے

صاحبو! آج کل لوگوں کی زبان پر شرک، شرک کا وظیفہ ہے۔ اور آج کل کے علماء کیا ہیں؟ فوارۂ شرک ہیں۔ فوراہ میں سے پانی اُڑتا ہے اور خود اُسی پر گرتا ہے۔ آخر یہ شرک ہے کیا؟ ہمارے پاس خدائے تعالیٰ کے صفاتِ خاصہ میں کسی کو شریک کرنا شرک ہے۔ خدائے تعالیٰ کے صفاتِ خاصہ کیا ہیں؟ استغنائے ذاتی، اور وجود و صفات بالذات۔ سبب کی طرف نسبت کرنے کو مجاز کہتے ہیں۔ ایک مسلمان آدمی کے قول کو اس کے عقیدہ کے مطابق مجاز پر محمول کرنا ہمارا فرض ہے۔ ذرا اتنا تو بتاؤ سب کہتے ہیں خدا علیم ہے۔ اس کے بندوں کو بھی علم دیا گیا ہے۔ وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا؛ سماعت، بصارت، قدرت، ارادہ۔ یہ تمام صفات اللہ کے بھی ہیں اور بندے کے بھی۔ مگر خدائے تعالیٰ میں بالذات ہیں، بندوں میں بالعرض۔ نسبتِ بالعرض سے شرک لازم نہیں آتا کیونکہ وہ مجاز ہے اور قرآن میں بکثرت مجاز استعمال کیا گیا ہے۔ اگر کسی نے کہا کہ فلاں نے بیٹا دیا جب کہ اس کی مراد یہ ہے کہ فلاں کی دُعا سے اللہ نے بیٹا دیا ہے، اور وہ بزرگ دُعا کی وجہ سے سببِ عطائے اولاد ہوئے ہیں تو اس میں کیا شرک ہے؟ کیا کفر ہے؟ اس مسئلہ میں اصل مقام بالذات اور بالعرض کا سمجھنا ہے۔ ہمیشہ اپنی نظر ذاتِ بالذات پر رکھو۔ وہی موجبِ خیر و برکت ہے، دین ہے، ایمان ہے۔ اس سے غفلت آفت ہے، مصیبت ہے، قیامت ہے۔ بہرحال مسلمانوں کو مشرک اور کافر کہنا حماقت ہے، موجبِ لعنت ہے۔

قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا ﴿٢٠﴾

قَالَتْ؛ مریم نے کہا۔ اَنّٰی؛ کیسے، کس طرح، کیونکر، کہاں سے؟ یَکُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ؛ مجھے لڑکا ہوگا۔ وَلَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ؛ اور مجھے کسی آدمی نے ہاتھ نہیں لگایا۔ یہ کنایہ شادی اور جماع سے ہے۔ وَلَمْ اَکُ بَغِیًّا؛ اور میں زناکار اور بدکار بھی نہیں ہوں۔ بَغِیٌّ؛ بغیر تائے تانیث کے، بدکار عورت کو کہتے ہیں۔

ترجمہ:- کہا: مجھے کیونکر بیٹا ہوسکتا ہے جب کہ مجھے کسی آدمی نے ہاتھ تک نہیں لگایا اور نہ میں بدکار عورت ہوں۔

قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ ۚ وَلِنَجْعَلَهٗۤ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا ﴿٢١﴾

قَالَ؛ جبرئیل نے کہا۔ کَذٰلِکِ؛ ایسے ہی خدا کا وعدہ ہے۔ وہ بے شوہر کے بیٹا دے سکتا ہے۔ قَالَ رَبُّکِ؛ تمہارے رب نے کہا، تمہارے خدا نے فرمایا۔ ھُوَ؛ وہ۔ بے شوہر کے بیٹا دینا۔ عَلَیَّ ھَیِّنٌ؛ مجھ پر آسان ہے۔ وَلِنَجْعَلَهٗ؛ اور تاکہ ہم اس کو کردیں۔ اٰیَةً لِّلنَّاسِ؛ لوگوں کے لئے نشانی، معجزہ، کرشمۂ قدرت۔ وَرَحْمَةً مِّنَّا؛ اور رحمت ہمارے پاس سے۔ وَکَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا؛ اور یہ کام تو فیصل شدہ ہے۔ ہوکر رہے گا۔ قضا و قدر اسی پر جاری ہوئے ہیں۔

ترجمہ:- کہا، یوں ہی، تمہارے رب نے کہا کہ یہ مجھ پر آسان ہے اور تاکہ ہم اس کو لوگوں کے لئے

کرشمۂ قدرت اور ہماری رحمت بنائیں اور یہ تو امرِ فیصل شدہ ہے، (یہ بات تو ہو کر رہے گی)۔

صاحبو! جو لوگ معجزات کے قائل نہیں اور خدا کی قدرت کو اپنے لاطائل تخیلات میں قید کرنا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بی بی مریم کا شوہر یوسف نجار تھا، یہ قرآن میں ہرگز نہیں ہے۔ جس نے آدم کو بغیر ماں باپ کے پیدا کیا، کیا وہ عیسٰیؑ کو بغیر باپ کے نہیں پیدا کرسکتا؟ ہم کو ان مہملات میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔ ہم خدا کو قادرِ مطلق سمجھتے ہیں۔ اس کی قدرت کو ہمارے خیال کے دائرے سے باہر سمجھتے ہیں۔ خیر!

فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ﴿٢٢﴾

فَحَمَلَتْهُ؛ پھر مریم، عیسٰی علیہ السلام کی حاملہ ہوئیں۔ بچہ پیٹ میں رہا، یا بچہ کو گود میں لے لیا۔ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ؛ پھر ان کو لے کر جُدا ہوگئیں، کنارے ہوگئیں۔ مَكَانًا قَصِيًّا؛ ایک دُور کے مکان میں۔ مسجدِ اقصا، دُور کی مسجد۔

ترجمہ:- پھر انھوں نے بچہ کو اُٹھا لیا اور ان کے ساتھ ایک دُور کے مقام میں چلی گئیں۔

فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ ۚ قَالَتْ يٰلَيْتَنِىْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ﴿٢٣﴾

فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ؛ پھر آ گھیرا مریم کو دردِ زہ نے۔ جننے کا درد ہونے لگا۔ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ؛ ایک کھجور کے تنے کے پاس۔ قَالَتْ؛ مریم نے کہا۔ يٰلَيْتَنِىْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا؛ کاش میں اس سے پہلے ہی مرجاتی۔ وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا؛ اور میں بھولی بسری ہوجاتی۔ اور ایسی نیست و نابود ہوجاتی کہ لوگوں کے خیال سے میرا نام بھی نکل جاتا۔ نِسْيَانٌ۔ بھولنا۔ مَنْسِيٌّ؛ بھلایا ہوا۔

ترجمہ:- پھر دردِ زہ مریم کو ایک درختِ خرما کے تنے کے پاس لے گیا۔ کہا، کاش میں اس سے پہلے ہی مرجاتی۔ اور میرا نام و نشان غرقِ دریائے نسیان ہوجاتا۔

فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِىْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ﴿٢٤﴾

فَنَادٰىهَا؛ پھر جبرئیل نے مریم کو نِدا کی، آواز دی۔ مِنْ تَحْتِهَا؛ مریم کی جانب پائیں سے، نشیبی مقام سے۔ اَلَّا تَحْزَنِىْ؛ کہ تم حزن و ملال نہ کرو، غمگین نہ ہو۔ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ؛ تمہارے رب نے کردیا ہے۔ تَحْتَكِ سَرِيًّا؛ تمہارے نیچے ایک چشمہ، بہتی نہر۔

ترجمہ:- پھر اس نے ان کو آواز دی نشیبی جانب سے کہ تم حزن و ملال نہ کرو۔ تمہارے رب نے تمہارے نیچے ایک بہتا چشمہ بنا دیا ہے۔

وَهُزِّىْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ﴿٢٥﴾

وَهُزِّیْٓ ؛ اور ہلاؤ ۔ هَـزَّ يَهُزّ هَزًّا ؛ ہلانا ۔ اِلَيْكِ ؛ اپنی طرف ۔ بِـجِـذْعِ النَّخْلَةِ ؛ جِذْعٌ ؛ تنہ ، درخت ، ناٹ ۔ النَّخْلَةِ ؛ درخت خرما ، کھجور کا جھاڑ ، تنۂ درختِ خرما کو زور سے ہلاؤ ۔ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ ؛ گریں گی تم پر ، جھڑیں گی ۔ رُطَبًا جَنِيًّا ؛ تازہ کھجور ۔ جَنٰى يَجْنِي جَنِيًّا ؛ پھل توڑنا ۔ رُطَبٌ ؛ تازہ کھجور ۔

ترجمہ :- اور تنۂ خرما کو اپنی طرف زور زور سے ہلاؤ ۔ تم پر تازہ کھجوریں جھڑیں گی (ٹپکیں گی) ۔

فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا ۚ فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوْلِيْٓ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ۚ﴿۲۶﴾

فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ ؛ پھر تم کھاؤ پیو ۔ وَقَرِّيْ عَيْنًا ؛ اور آنکھیں ٹھنڈی کرو ۔ قَرٌّ ۔ سردی ۔ فَاِمَّا تَرَيِنَّ ؛ پھر اگر تم دیکھو ۔ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا ؛ آدمیوں میں سے کسی کو ۔ فَقُوْلِيْ ؛ تو تم کہو ۔ اِنِّيْ نَذَرْتُ ؛ کہ میں نے نذر کی ہے ، منت کی ہے ۔ لِلرَّحْمٰنِ ؛ خدائے رحمٰن کی ۔ صَوْمًا ؛ روزے کی ۔ فَلَنْ اُكَلِّمَ ؛ لہذا میں بات نہ کروں گی ، میں نہ بولوں گی ۔ اَلْيَوْمَ ؛ آج ۔ اِنْسِيًّا ؛ کسی آدمی سے ۔ اَنَسَ ۔ نظر آیا ۔ انسان نظر آتا ہے ۔ جَنَّ ۔ چھپ گیا ۔ جن نظر نہیں آتا ۔

ترجمہ :- پس تم کھاؤ پیو اور اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرو ۔ پھر اگر کسی آدمی کو دیکھ لو تو (اشارے سے) کہہ دو کہ میں نے خدائے رحمٰن سے روزہ رکھنے کی منت کی ہے ، لہذا میں آج کسی آدمی سے بات نہ کروں گی ۔

صاحبو ! بعض لوگوں کو باتیں کرنے کا بڑا شوق رہتا ہے ۔ اگر کوئی شخص اعتکاف میں ہمہ تن مشغول رہے اور ارادہ کرلے کہ میں بات نہ کروں گا تو یہ لوگ اس سے بہت ناخوش ہوتے ہیں اور خدا جانے اس کو کیا کیا کہتے ہیں ۔ سب سے آسان لفظ بدعت ہے ۔ یہ بدعت بی بی مریم سے شروع ہوئی ہے ۔ بے کار بکوا آپ کو مبارک ۔

فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ۭ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَـيْـــًٔـا فَرِيًّا ﴿۲۷﴾

فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا ؛ پھر مریم لائیں عیسٰی کو قوم کے پاس ۔ تَحْمِلُهٗ ؛ گود میں اُٹھائے ہوئے ۔ قَالُوْا ؛ لوگوں نے کہا ۔ يٰمَرْيَمُ ؛ اے مریم ۔ لَقَدْ جِئْتِ ؛ تم آئی ہو ، لائی ہو ۔ شَيْئًا فَرِيًّا ؛ ایک عجیب وغریب چیز کو ۔ یہ کیا طوفانِ عظیم ہے ، یہ کیا غضب کا کام ہے ، نہ شادی نہ بیاہ اور بچّہ !

ترجمہ :- پھر وہ گود میں بچّہ کو اُٹھائی ہوئیں اپنی قوم کے پاس پہنچیں ۔ لوگوں نے کہا اے مریم تم نے یہ کیا غضب کا کام کیا ۔

يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا ﴿۲۸﴾

یٰـاُخْتَ هٰرُوْنَ ؛ اے ہارون کی بہن ! ہارون کی طرح اعلیٰ خاندان کی بی بی ۔ مَاكَانَ اَبُوْكِ ؛ تمہارا باپ نہ تھا ۔ اِمْرَاَ سَوْءٍ ؛ بُرا آدمی ۔ وَمَا كَانَتْ اُمُّكِ ؛ اور نہ تمہاری ماں تھی ۔ بَغِيًّا ؛ بدکار ، زانیہ ۔

ترجمہ :- اے ہارون کی بہن ! تمہارا باپ بُرا آدمی نہ تھا اور تمہاری ماں بھی بدکار نہ تھی ۔

فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ ۗ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ﴿۲۹﴾

فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ ؛ پھر مریم نے عیسیٰ کی طرف اشارہ کیا ۔ قَالُوْا ؛ لوگوں نے کہا ۔ كَيْفَ نُكَلِّمُ ؛ ہم کس طرح بات کریں ۔ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ؛ اس سے جو گہوارہ میں ، جھولے میں ، یا گود میں بچہ ہے ۔

ترجمہ :- پھر انھوں نے ان کی طرف اشارہ کیا تو لوگوں نے کہا ہم بچّہ سے کس طرح بات کریں جو ابھی جھولے میں پڑا ہوا ہے ۔

قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ ۗ اٰتٰىنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا ﴿۳۰﴾

قَالَ ؛ عیسیٰ خود بول اُٹھے ۔ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ ؛ میں اللہ کا بندہ ہوں ۔ اٰتٰنِيَ الْكِتٰبَ ؛ خدا نے مجھے کتاب دی ہے ۔ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا ؛ اور مجھے پیغمبر بنایا ہے ۔

ترجمہ :- کہا ۔ میں بندۂ خدا ہوں ۔ اس نے (خدا نے) مجھے کتاب دی ہے ۔ اور مجھے نبی بنایا ہے ۔

صاحبو ! یہ عطایائے الٰہی ہیں ۔ بعض بعض پیغمبروں کو بعض بعض خاص چیزیں عطا فرمائی گئی ہیں ۔ جنابِ عیسیٰؑ جنابِ موسیٰؑ کے تابع تھے ۔ انہی کے احکام پر چلتے تھے ۔ بچپن سے نبوت عیسیٰ علیہ السلام سے خاص ہے ۔ عیسیٰ علیہ السلام کو یحییٰ علیہ السلام نے اصطباغ دیا تھا ۔ گویا کہ یحییٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مرشد تھے ۔

وَّجَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ ۪ وَاَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ﴿۳۱﴾

وَجَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا ؛ اور مجھے بابرکت بنایا ۔ اَيْنَ مَاكُنْتُ ؛ میں جہاں رہوں ، جس جگہ ہوں ۔ وَاَوْصٰنِيْ ؛ اور مجھے تاکیدی حکم دیا ہے ۔ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ ؛ نماز اور زکوٰۃ کا ۔ مَادُمْتُ حَيًّا ؛ میں جب تک زندہ رہوں ۔

ترجمہ :- اور (اللہ نے) مجھے مبارک بنایا (برکت عطا کی) میں جہاں رہوں ، اور مجھے نماز اور زکوٰۃ کا تاکیدی حکم دیا ہے جب تک میں زندہ ہوں ۔

وَّبَرًّا بِوَالِدَتِيْ ۫ وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا شَقِيًّا ﴿۳۲﴾

وَبَرًّا بِوَالِدَتِيْ ؛ اور مجھے حکم دیا کہ میں اپنی والدہ کے ساتھ نیک سلوک رہوں ۔ ان کا خدمت گزار رہوں ۔ وَلَمْ

یَجْعَلْنِیْ ؛ اور مجھے نہیں بنایا ۔ جَبَّارًا ؛ سرکش ۔ شَقِیًّا ؛ بدبخت ۔

ترجمہ :- اور (مجھے حکم دیا ہے کہ) میں اپنی والدہ کا خدمت گزار رہوں اور مجھے سرکش اور بدبخت نہیں پیدا کیا ۔

وَالسَّلٰمُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَیَوْمَ اَمُوْتُ وَیَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا ﴿۳۳﴾

وَالسَّلَامُ عَلَیَّ ؛ اور سلام ہو مجھ پر ، یا اللہ میرا محافظ رہے ۔ کیونکہ اللہ کے اسماءِ حسنیٰ میں سے سلام بھی ایک اسم ہے ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیَّ ۔ اَلسَّلام عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ ؛ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یٰاَھْلَ الْقُبُوْرِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی ۔ ان سب میں الف لام ہے ۔ سَلَامٌ عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ ۔ سَلَامٌ عَلٰی مُوْسٰی وَ ھَارُوْنَ ۔ سَلَامٌ عَلٰی اِلْ یَاسِیْنِ ؛ ان صیغوں میں الف لام نہیں ہے ۔ پس الف لام کے رہنے نہ رہنے پر جنگ و جدل کی کیا ضرورت ہے ۔ یَوْمَ وُلِدْتُّ ؛ جس دن میں پیدا ہوا ہوں ۔ وَیَوْمَ اَمُوْتُ ؛ اور جس دن میں مروں گا ۔ وَیَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا ؛ اور جس دن میں اُٹھایا جاؤں گا زندہ ہوکر ۔

ترجمہ :- اور مجھ پر میرے پیدا ہونے کے دن سلام ، مرنے کے دن ، اور جب قبر سے زندہ ہوکر اُٹھایا جاؤں گا (اس دن بھی سلام) ۔

ذٰلِكَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِیْ فِیْهِ یَمْتَرُوْنَ ﴿۳۴﴾

ذٰلِکَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ ؛ یہ مریم کے بیٹے عیسیٰ کا حال ہے ۔ یہی تو عیسیٰ ہے جس کا ذکر پہلے آچکا ہے ۔ قَوْلَ الْحَقِّ ؛ حق بات ہے ۔ یہی صحیح واقعہ اور صحیح اعتقادات کے قابل بات ہے ۔ اَلَّذِیْ فِیْهِ یَمْتَرُوْنَ ؛ جس میں یہ لوگ شک کر رہے ہیں ، جھگڑ رہے ہیں ۔

ترجمہ :- یہی عیسیٰ ابنِ مریم ہے ۔ یہی سچ بات ہے جس میں لوگ شک کر رہے ہیں (اور جھگڑ رہے ہیں) ۔

مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنْ یَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ سُبْحٰنَهٗ اِذَا قَضٰۤی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ﴿۳۵﴾

مَاکَانَ لِلّٰهِ ؛ خدا کو کیا پڑی ہے ۔ اَنْ یَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ ؛ کہ کسی کو بیٹا بنائے ۔ سُبْحٰنَهٗ ؛ وہ کسی کو بیٹا بنانے سے پاک ہے ۔ بیٹے تین قسم کے ہوتے ہیں ۔ سپوت : باپ سے اچھا کام کرنے والا ۔ ایسا بیٹا خدا کا تو ہوسکتا نہیں ۔ پوت : باپ کے برابر کام کرنے والا ۔ بھلا خدا کے سوا کسی نے آسمان زمین بنائی ہے ؟ کپوت : نالائق بیٹا ۔ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا ؛ خدا کا بیٹا اور نالائق بیٹا ! توبہ توبہ ۔ آدمی اولاد کو اس لئے طلب کرتا ہے کہ بڑھاپے میں مدد دے ، مرنے کے بعد نام رہے ۔ سب خدا کے محتاج ہیں ۔ خدا تو کسی کا محتاج نہیں ۔ سب کو اس کی مدد کی ضرورت ہے ۔ اس کو کسی کی مدد کی حاجت نہیں ۔ خدا تو ابدالآباد تک جیتا رہتا ہے ، ہزاروں مخلوق پیدا ہوئی ہے ، ہوگی اور مرے گی ۔ خدا کے سوا سب کو مرنا ہے ۔ باپ بیٹے میں کچھ تو مناسبت چاہیئے ؟ موجود بالذات اور موجود بالعرض میں کیا مناسبت ہے ۔ خدا تمام کمزوریوں سے پاک ہے ، تمام عیوب سے

پاک ہے۔ ایسا کوئی ہے جو اس کے بیٹے پن کا دعویٰ کرے؟ یاد رکھو جو جتنا بڑا ہوگا اس کو اتنی ہی اپنی کمزوری معلوم ہوگی۔ کامل آدمی وہی ہے جو سمجھے کہ میں کچھ نہیں رکھتا۔ اس کا کمال اس کی ناداری ہے۔ اس کی مفلسی سرمایۂ عزت ہے۔ بہرحال خدا کو کسی کو بیٹا بنانے کی کوئی ضرورت نہیں۔

انجیل میں لکھا ہوا ہے ''اے ہمارے آسمانی باپ!'' یہ کلمہ جنابِ عیسیٰ علیہ السلام سے خاص نہیں بلکہ تمام بنی آدم سے متعلق ہے۔ جب وہ آسمانی باپ ہے تو ہم اس کے زمینی بچے ہیں۔ ایک کرسچین سے میری گفتگو ہوئی۔ یہی بات میں نے اس سے کہی۔ اس نے کہا کہ جنابِ مسیح بے گناہ تھے۔ بے گناہی ایک صفت ہوئی نہ کہ بیٹا پن؟ میں نے پوچھا کہ دوسرے پیغمبر؟ اس نے کہا وہ سب گنہگار تھے۔ میں نے کہا بھلے آدمی توبہ کرو پیغمبروں کی شان میں یہ کیا کہہ رہے ہو۔ اگر پیغمبر جھوٹا یا گنہگار ہوگا تو اس کا کیا اعتبار ہوگا۔ پھر اس کو پیغمبر بنا کر بھیجنا بے کار ہوگا۔ جنابِ عیسیٰ علیہ السلام تو بتدریج پیدا ہوئے۔ ماں کے پیٹ میں ان کا خون چاٹ کر جیے۔ یہ محتاجی بندگی کی علامت ہے۔ خدا کا بیٹا اور بندہ؟ یہ کیا مہملات ہیں۔

اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا؛ جب وہ کسی کام کے کرنے کا فیصلہ کرتا ہے، ارادہ کرتا ہے فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ؛ تو اس کو حکم دیتا ہے، اس کو فرماتا ہے۔ كُنْ؛ ہوجا۔ کُنْ کا حکم کس کو دیتا ہے۔ سب چیزیں تو ''کُـن'' کے بعد پیدا ہوں گی۔ پھر یہ کُن کا مخاطب کون؟ اس مسئلہ کو سمجھنے کے لئے چند امور کو پیشِ نظر رکھو۔

کیا خدا جان کر پیدا کرتا ہے یا پیدا کرنے کے بعد جانتا ہے کہ میں نے فلاں چیز کو پیدا کیا۔ نہیں، خدائے تعالیٰ سب چیزوں کو جان کر پیدا کرتا ہے۔ جب جان کر پیدا کرتا ہے تو خدا کا علم خدا کی قدرت سے پہلے ہے۔ سب چیزوں کو پیدا کرنے سے پہلے سب چیزیں علمِ الٰہی میں تھیں۔ جو چیزیں علمِ الٰہی میں رہتی ہیں ان کو ہمارے محاورے میں اعیانِ ثابتہ کہتے ہیں۔ کُن کا خطاب ''عینِ ثابتہ'' کو ہوا۔ اور وہ عینِ ثابتہ جو علمِ الٰہی میں تھا کُن فرمانے کے بعد عالمِ شہادت میں ظاہر ہوگیا۔ ہم عموماً جو کام کرتے ہیں تو پہلے سوچتے ہیں اور پھر کام کرتے ہیں، پہلے علم رہتا ہے پھر کام ہوتا ہے۔

فَيَكُوْنُ؛ تو وہ چیز ہوجاتی ہے۔ اور عالمِ شہادت اور دنیا میں آجاتی ہے۔ علم کو ظہور نصیب ہوتا ہے۔ اعیانِ ثابتہ، اعیانِ خارجہ ہوجاتے ہیں۔

ترجمہ:- خدا کو کیا پڑی ہے کہ کسی کو اپنا بیٹا بنائے۔ وہ ان سب باتوں سے پاک ہے۔ (وہ تو ایسا ہے کہ) جب کوئی کام (یا کوئی بات) کرنا چاہتا ہے تو اس کو فرما دیتا ہے ''کُن'' (یعنی ہوجا) پس وہ ہوجاتی ہے۔

وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝

وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ؛ اور یہ بھی سمجھ رکھو کہ اللہ میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی۔ فَاعْبُدُوْهُ؛ پس اس کی بندگی کرو، اس کی عبادت کرو۔ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ؛ یہ سیدھا راستہ ہے۔

ترجمہ:- اور اللہ تو میرا اور تمہارا رب ہے، لہٰذا اس کی بندگی کرو۔ یہ سیدھا راستہ ہے۔

فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝

خدا کا راستہ تو سیدھا ہے مگر ۔ فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ ؛ پھر بھی لوگوں کی جماعتیں آپس میں مختلف ہوگئی ہیں ۔ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ پھر کافروں کے لئے افسوس ہے ۔ ان کے حصہ میں وائے ویلا ہے ، خرابی ہے ۔ مِنْ مَّشْهَدِ ؛ آنے سے ، حاضر ہونے سے ۔ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ؛ بڑے دن کے ، قیامت سے ۔

ترجمہ :- پھر لوگ آپس میں مختلف ہوگئے ۔ پھر خرابی ہے کافروں اور منکرین کے لئے ، (کب ؟) ایک بڑے دن کے آنے سے ۔

اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ ۙ يَوْمَ يَاْتُوْنَنَا لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ الْيَوْمَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

اَسْمِعْ بِهِمْ ؛ کیا خوب سُنتے ہوں گے ۔ وَاَبْصِرْ ؛ اور کیا خوب دیکھتے ہوں گے ۔ مَا اَفْعَلَهٗ وَاَفْعِلْ بِهٖ ؛ صیغۂ تعجب ہے ۔ اَبْصِرْ بھی اَبْصِرْ بِهِمْ ہے ۔ يَوْمَ يَاْتُوْنَنَا ؛ جس دن ہمارے پاس آئیں گے ۔ لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ ؛ مگر ظلم وستم کرنے والے ، بے انصاف ، غلط کار ۔ اَلْيَوْمَ ؛ آج ۔ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ؛ بین ضلالت میں ہیں ، واضح گمراہی میں ہیں ۔ ان کا راستہ سے بھٹکنا ظاہر ہے ۔

ترجمہ :- جس دن یہ لوگ ہمارے پاس آئیں گے اس وقت خوب سنیں گے خوب دیکھیں گے مگر آج تو یہ ظالم لوگ کھلی گمراہی میں ہیں (واضح ضلالت میں ہیں) ۔

وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ ۘ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝

وَاَنْذِرْهُمْ ؛ اور پیغمبر ! ان لوگوں کو ذرا ڈراؤ ۔ يَوْمَ الْحَسْرَةِ ؛ حسرت اور پریشانی کے دن سے ، جس دن ان کو اپنے برے اعمال پر پچھتانا پڑے گا ۔ کب ؟ اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ ؛ جب کام کا فیصلہ کردیا جائے گا ۔ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ ؛ اور وہ غفلت میں پڑے رہیں گے ، اور بالکل بھول رہے ہوں گے ۔ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ؛ اور ان کو ایمان بھی نہ ہوگا ، یقین بھی نہ ہوگا ، منکر کے منکر رہیں گے ۔

ترجمہ :- اور ان کو ڈراؤ حسرت ناک دن سے جب کہ کام کا فیصلہ ہوجائے گا ۔ اور وہ غفلت میں پڑے ہوں گے اور ان کو ایمان ہوگا نہ یقین ۔

اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ۝

اس دنیا کا منڈان کس کا ہے ؟ کس کی حکومت ہے ؟ لوگ کس کے زیر حکم ہیں ؟ اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ ؛ ہم

وقف لازم

ع ۵ ۲۵

بے شک زمین کے مالک ہیں، وارث ہیں ۔ وَمَنْ عَلَيْهَا ؛ اور زمین پر جو کوئی ہے اس کے بھی مالک ہم ہی ہیں ۔ وَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ؛ اور ہماری ہی طرف پلٹ کر آنا ہے، واپسی ہے ۔ اور سب کو ہماری طرف رجوع ہونا ہے ۔

ترجمہ :- بے شک زمین اور زمین پر جو کوئی ہے سب کے مالک ہم ہی ہیں اور سب کو ہمارے پاس دوبارہ حاضر ہونا پڑے گا ۔ (سب کا مرجع و مآب ہم ہی ہیں) ۔

اس رکوع میں قدرتِ الٰہی کا اظہار ہے کہ جس طرح بے ماں باپ کے آدمؑ کو پیدا کیا، اسی طرح عیسٰیؑ کو بے باپ کے پیدا کیا ۔ منکروں نے پاک دامن بی بی مریم پر تہمت لگائی ۔ اس واقعہ سے پاک دامن عورتوں کو تہمتوں پر صبر کرنے کی تلقین ہے ۔ خدا کی قدرت دیکھو! بچہ پیدا ہوتے ہی بولنے لگا اور پیغمبر بھی ہوگیا ۔ خدا کافر کو مسلمان بناتا ہے ۔ گنہگار کو توبہ کی توفیق دیتا ہے، اچھوں کو سرفراز کرتا ہے ۔ جس نے بچہ کو پیغمبر بنایا کیا وہ ہم کو اچھا نہیں بنا سکتا؟ کیوں نہیں؟ وہ ارحم الراحمین ہے ۔

اس آیت میں دیکھو! ماں کی اطاعت کا حکم پیغمبر کو بھی دیا جارہا ہے ۔ آج کل لوگ ہیں کہ ادھر شادی ہوئی اور گھر الگ ۔ پرانے فیشن کے لوگوں سے الگ ۔ جب تم کو ہم سے کام نہیں، ہمارے نیک و بد میں شریک نہیں، تو تمہاری ترقی سے ہم کو کیا حاصل؟ انگریز ترقی کر رہے ہیں، امریکن ترقی کر رہے ہیں اور تم بھی ترقی کر رہے ہو ۔ غیر قوموں کی ترقی اگر باعثِ خوشی ہے تو بے شک تمہاری ترقی بھی باعثِ خوشی ہے ۔ حسرت کے دن سے ان کو ڈراؤ کہ کہیں یہ غفلت اور بے ایمانی میں پڑے نہ رہیں اور وہ دن آجائے ۔

قرآنِ شریف نصیحت ہے، تذکرہ ہے ۔ اس سے پہلے زکریا علیہ السلام اور عیسٰی علیہ السلام کا ذکر آیا ۔ اور اب ان سب کے بزرگ، ان سب کے دادا ابراہیم علیہ السلام کا ذکر کیا جاتا ہے ۔

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ۬ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿٤١﴾

وَاذْكُرْ ؛ اور ذکر کرو، بیان کرو ۔ فِي الْكِتٰبِ ؛ کتاب میں ۔ اِبْرٰهِيْمَ ؛ ابراہیم کو، ابراہیم کا ۔ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا ؛ بے شک وہ بڑا راست کار تھا، دُرست کردار تھا، سچا تھا ۔ نَبِيًّا ؛ پیغمبر تھا ۔

ترجمہ :- اور کتاب میں ابراہیم کا بھی ذکر کرو ۔ بے شک وہ بڑا سچا پیغمبر تھا ۔

اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْــًٔا ﴿٤٢﴾

اِذْ قَالَ ؛ یاد کرو جب کہ ابراہیم نے کہا ۔ لِاَبِيْهِ ؛ اپنے باپ سے ۔ بعض کہتے ہیں کہ آزر بُت تراش ابراہیم علیہ السلام کا چچا تھا ۔ اس نے ابراہیم علیہ السلام کو پالا ۔ لہٰذا اس کو باپ کہہ دیا گیا ۔ رسولِ خدا ﷺ نے حضرت عباس سے مل کر فرمایا ''هٰذَا مِنْ بَقِيَّةِ اٰبَائِي'' یہ معنی اس لئے لیے جارہے ہیں کہ رسولِ خدا ﷺ کے متعلق وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ یعنی تمہارا، خدا کو سجدہ کرنے والوں میں سے پیدا ہونا، یہ مقام تعریف کا ہے ۔ بُتوں کو سجدہ کرنا کوئی تعریف کی بات نہیں ۔

قرآن شریف نصیحت ہے ان آنکھوں سے نصیحت لو

يَــا اَبَتِ ؛ باوا ۔ اے میرے باپ ۔ لِمَ تَعْبُدُ ؛ تم کیوں پوجتے ہو ۔ مَالَا يَسْمَعُ ؛ ان بتوں کو جو کچھ سنتے نہیں ۔ وَلَا يُبْصِرُ ؛ اور نہ کچھ دیکھتے ہیں ۔ وَلَا يُغْنِیْ عَنْکَ شَيْئًا ؛ اور نہ تمہارے کچھ کام آسکتے ہیں نہ کسی قسم کا نفع پہنچا سکتے ہیں ۔

ترجمہ :- جب کہ انھوں نے اپنے باپ سے کہا : باوا تم ایسے کی پوجا کیوں کرتے ہو جو نہ کچھ سنتا ہے نہ دیکھتا ہے اور نہ ضرورت کے وقت کام آسکتا ہے ۔

يَٰٓأَبَتِ إِنِّى قَدْ جَآءَنِى مِنَ ٱلْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ فَٱتَّبِعْنِىٓ أَهْدِكَ صِرَٰطًا سَوِيًّا ﴿٤٣﴾

يَــا اَبَتِ ؛ باوا ۔ اِنِّــیْ قَدْ جَآءَ نِیْ ؛ میرے پاس آیا ہے ، مجھے وحی ہوئی ہے ، مجھے ملا ہے ۔ مِنَ الْعِلْمِ ؛ علم سے ۔ مَالَمْ يَـاْتِکَ ؛ جو تم کو نہیں پہنچا ، جو تمہارے پاس آیا نہیں ، تم جانتے نہیں ۔ فَاتَّبِعْنِیْ ؛ لہذا تم میری اتباع کرو ، میرا کہا مانو ، میری راہ چلو ۔ اَهْدِکَ ؛ میں تم کو ہدایت کروں گا ، میں تم کو بتلاؤں گا ۔ صِرَاطًا سَوِيًّا ؛ سیدھا راستہ ، ٹھیک راستہ ۔

ترجمہ :- باوا ! مجھے وہ علم ملا ہے جو تم کو نہیں ملا لہذا تم میرے طریقہ پر رہو میں تم کو سیدھا راستہ بتاؤں گا ۔

يَٰٓأَبَتِ لَا تَعْبُدِ ٱلشَّيْطَٰنَ ۖ إِنَّ ٱلشَّيْطَٰنَ كَانَ لِلرَّحْمَٰنِ عَصِيًّا ﴿٤٤﴾

يَــا اَبَتِ ؛ باوا ۔ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ ؛ تم شیطان کی عبادت اور بندگی نہ کرو ، اس کی پرستش نہ کرو ، اس کا کہا نہ مانو ۔ اِنَّ الشَّيْطٰنَ ؛ بے شک شیطان ۔ کَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ؛ ہے اللہ کا نافرمان ، عاصی اور سرکش ہے ، شیطان کا کام ہے عصیان ۔

ترجمہ :- باوا ! شیطان کی تم پوجا نہ کرو ۔ بے شک شیطان رحمان کا نافرمان ہے (شیطان کا کام ہے عصیان) ۔

يَٰٓأَبَتِ إِنِّىٓ أَخَافُ أَن يَمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ ٱلرَّحْمَٰنِ فَتَكُونَ لِلشَّيْطَٰنِ وَلِيًّا ﴿٤٥﴾

يَــا اَبَتِ ؛ باوا ۔ اِنِّــیْ اَخَافُ ؛ مجھے خوف ہے ، میں ڈرتا ہوں ۔ اَنْ يَّمَسَّکَ ؛ کہ تم کو چھو نہ جائے ، مجھے اندیشہ ہے کہ تم پر نہ آجائے ۔ عَــذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ ؛ خدائے رحمان کا عذاب ۔ خدا تو بڑا مہربان ہے ، اس شرک و بت پرستی سے کہیں اس کو قہر و عذاب کی بھی ضرورت نہ پڑجائے ۔ فَتَکُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ؛ پھر تم شیطان کے دوست بن جاؤ گے ، اس کے ساتھی ہوجاؤ گے ۔

ترجمہ :- باوا ! مجھے خوف ہورہا ہے کہ کہیں تم پر خدائے مہربان کا عذاب نہ آجائے ، پھر تم شیطان کے دوست بن جاؤ ۔

قَالَ أَرَاغِبٌ أَنتَ عَنْ ءَالِهَتِى يَٰٓإِبْرَٰهِيمُ ۖ لَئِن لَّمْ تَنتَهِ لَأَرْجُمَنَّكَ ۖ وَٱهْجُرْنِى مَلِيًّا ﴿٤٦﴾

قَــالَ ؛ ابراہیم کے باپ یا چچا آزر بت تراش نے کہا ۔ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِیْ ؛ کیا تم پھر جاتے ہو میرے

معبودوں سے ۔ رَغِبَ فِیْ ۔ چاہنا ۔ رَغِبَ عَنْ ۔ چھوڑنا ، اعراض کرنا ، روگرداں ہونا ۔ یٰٓاِبْرَاھِیْمُ ؛ اے ابراہیم ۔ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَہِ ؛ اگر تم باز نہ آ ؤ گے ، نہ رکو گے ۔ لَاَرْجُمَنَّکَ ؛ تو میں تم کو سنگسار کردوں گا ، پتھروں سے ماروں گا ۔ وَاھْجُرْنِیْ مَلِیًّا ؛ اور مجھے ایک زمانہ تک چھوڑ دو ، مجھے اپنی صورت نہ دکھاؤ ، جاؤ ۔ مَلِیًّا ؛ ایک زمانہ تک ۔ ممکن ہے کہ تم چند روز کے بعد اپنے قدیم طریقہ پر آ جاؤ ۔

ترجمہ :- کہا : کیا تم میرے معبودوں کو چھوڑ دیتے ہو اے ابراہیم ! اگر نہ مانو تو تم کو سنگسار کردوں گا ۔ جاؤ میرے پاس سے جاؤ کچھ مدت الگ رہو ۔

قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ ۚ سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا ۝

قَالَ سَلٰمٌ عَلَیْکَ ؛ ابراہیم نے کہا تم پر سلامتی ہو ۔ سَاَسْتَغْفِرُلَکَ رَبِّیْ ؛ عنقریب میں اپنے رب سے تمہارے لئے مغفرت کی دُعا کروں گا ۔ جتنا سمجھانا تھا سمجھا چکا ۔ اب میرے ہاتھ میں سوائے دُعا کرنے کے دھرا کیا ہے ؟ اِنَّہٗ کَانَ بِیْ حَفِیًّا ؛ خدا مجھ پر بڑا مہربان ہے ۔ شاید میری سفارش سُن لے ، میری دُعا قبول کرلے ۔

ترجمہ :- کہا ، سلام ہے تم پر ۔ اب میں تمہاری مغفرت کے لئے اپنے رب سے (اللہ سے) دُعا کروں گا وہ مجھ پر بڑا مہربان ہے ۔

وَاَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَاَدْعُوْا رَبِّيْ ڮ عَسٰٓى اَلَّآ اَكُوْنَ بِدُعَاۗءِ رَبِّيْ شَقِيًّا ۝

وَاَعْتَزِلُکُمْ ؛ اور میں تم سے عزلت نشینی اختیار کرتا ہوں ، تم سے کنارہ کش ہوتا ہوں ، تم کو چھوڑتا ہوں ۔ وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ ؛ اور ان معبودوں کو بھی چھوڑتا ہوں جن کو تم خدا کے سوائے پکارتے ہو ۔ اور جن سے دُعائیں کرتے ہو ۔ وَاَدْعُوْا رَبِّیْ ؛ اور میں تو اپنے خدا کو پکارتا ہوں ۔ میں تو اسی سے دُعا کرتا ہوں جس نے پالا پوسا ، پرورش کیا ۔ عَسٰٓی اَلَّآ اَکُوْنَ ؛ ممکن ہے کہ میں نہ ہو جاؤں گا ۔ بِدُعَآءِ رَبِّیْ ؛ اپنے خدا کو پکار کر ، اس سے دُعائیں کرکے ۔ شَقِیًّا ؛ محروم ، بدبخت ، بدنصیب ، بے بہرہ ۔

ترجمہ :- اور میں تم کو اور ان معبودوں کو چھوڑتا ہوں جو خدا کے سوائے ہیں (اور جن کو تم پوجتے ہو) ۔ اور میں اپنے رب سے دُعا کروں گا (اس کو پکاروں گا) ممکن ہے کہ اپنے رب کو پکار کر میں محروم نہ ہوں گا ۔ (اللہ میرے پکارنے سے مجھے محروم نہ چھوڑے گا) ۔

فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۙ وَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۭ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ۝

فَلَمَّا اعْتَزَلَھُمْ ؛ پھر جب ابراہیم نے ان مشرکوں کو چھوڑ دیا ، ان سے عزلت اختیار کی ، کنارہ کش ہوگئے ۔ وَمَا

یَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ ؛ اور ان معبودوں کو بھی چھوڑ دیا جن کی یہ مشرک خدا کے سوائے عبادت کیا کرتے تھے ۔ جب ابراہیم نے ماسوا اللہ کو چھوڑا تو ان پر اور ان کی اولاد پر اللہ کی عنایت ہوئی ، سرفرازیاں ہوئیں ۔ وَھَبْنَا لَہٗ اِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ ؛ اور ہم نے ابراہیم کو اسحاق بھی دیا اور یعقوب کو بھی ۔ وَکُلًّا جَعَلْنَا نَبِیًّا ؛ اور ہم نے ہر ایک کو پیغمبر بھی بنایا ۔ اچھوں کی اولاد کو اللہ اچھا ہی کرتا ہے ۔

ترجمہ :- جب ان سے اور ان معبودوں سے جن کی پرستش یہ خدا کے سوائے کرتے تھے کنارہ کش ہوگئے (ان کو چھوڑ دیا) تو ہم نے ان کو اسحاق اور یعقوب (بیٹے پوتے) عطا کئے اور ہر ایک کو پیغمبر بھی بنایا ۔

صاحبو ! ذرا اس آیت پر غور کرو ۔ جب تک تمہارے دل میں غیرِ خدا کی محبت رہے گی ، دشمنانِ خدا سے آس رکھو گے ، ان سے بائیکاٹ نہ کرو گے ، ان سے خیر کی اُمید رکھنا نہ چھوڑو گے کبھی تمہاری سرفرازی نہ ہوگی ۔ ع

یک دل داری بس است یک دوست ترا

(تو ایک دل رکھتا ہے تو تجھے دوست بھی ایک ہی بس ہے ______ اکیڈمی)

ایک میان میں دو تلواریں نہیں رہ سکتیں ۔ ایک کے دل میں دو کی محبت نہیں رہ سکتی ۔ یا خدا کی محبت ہوگی یا دشمنِ خدا کی ۔ اعتقاد میں توحید ، محبت میں توحید ، ارادے میں توحید جب تک نہ پیدا کرو گے تم کہیں کے نہ رہو گے ۔ خدا تمہارا ہے تو سارا جہاں تمہارا ۔ تم اچھے رہو گے ، تمہارے بچے اچھے رہیں گے ، تمہاری تمہارے بچوں کی سرفرازی ہوگی ۔

وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ﴿٥٠﴾

وَوَھَبْنَا لَھُمْ ؛ اور ہم نے ان کو ہبہ کیا ، دیا ۔ کن کو ؟ ابراہیم ، اسحاق اور یعقوب کو ۔ مِنْ رَّحْمَتِنَا ؛ اپنی رحمت میں سے ، ہم نے ان پر رحم کیا ، ان پر رحمت نازل کی ۔ وَجَعَلْنَا لَھُمْ ؛ اور ہم نے ان کو دیا ۔ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِیًّا ؛ سچی اور اعلیٰ زبان ۔ جس زبان سے توحید نکلتی ہے ، خدا کا نام نکلتا ہے بے شک وہ زبان سچی اور اس کا رتبہ اعلیٰ ۔

ترجمہ :- اور ہم نے ان کو اپنی رحمت دی اور ان کو سچی اور اعلیٰ زبان دی ۔

وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مُوسَىٰ ۚ إِنَّهُ كَانَ مُخْلَصًا وَكَانَ رَسُولًا نَّبِيًّا ﴿٥١﴾

وَاذْکُرْ فِی الْکِتٰبِ مُوْسٰی ؛ اور کتاب میں موسیٰ کا ذکر کرو ۔ اِنَّہٗ کَانَ مُخْلَصًا ؛ بے شک وہ خالص خدا کا تھا ، وہ برگزیدہ تھا ۔ خدا نے ان کو چن لیا تھا ۔ وَکَانَ رَسُوْلًا نَّبِیًّا ؛ اور وہ خدا کے بھیجے ہوئے پیغامبر اور بلند مرتبہ خبر دینے والے تھے ۔ وہ رسول بھی تھے ، نبی بھی تھے ۔

ترجمہ :- اور کتاب میں موسیٰ کا ذکر کرو ۔ بے شک وہ برگزیدہ ، چنے ہوئے تھے اور وہ رسول بھی تھے ، نبی بھی تھے ۔

توحید کی ضرورت اور اہمیت

ع ۳ ۱۰ ۲

وَنَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ﴿۵۲﴾

وَنَادَيْنٰهُ ؛ اور ہم نے ان کو پکارا، ندا دی ۔ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ ؛ کوہِ طور کی سیدھی جانب سے ۔ وَقَرَّبْنٰهُ ؛ اور ہم نے ان کو مقرب بنایا، نزدیک کیا، بُلایا ۔ نَجِيًّا ؛ راست گوئی کے لئے ، بھید کی باتیں کہنے کے لئے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے ان کو کوہِ طور کی سیدھی طرف سے آواز دی اور ان کو راست گوئی کے لئے مقرب بنایا ۔

صاحبو ! ایک ایک مقام سے آدمی کو ایک قسم کا ربط خاص ہوتا ہے ۔ کبھی خدائے تعالیٰ کی تجلی پہاڑ پر نظر آتی ہے ، کبھی جھاڑ پر ۔ خدائے تعالیٰ تو صورت سے ، شکل سے ، زمانہ سے ، مکان سے پاک ہے ۔ مگر اس کے آثارِ قدرت کبھی شخصی صورت لیتے ہیں ۔ اس صورت کو دو جانب سے ربط ہوتا ہے ۔ ایک اسماء و صفات خداوندی سے ، اور ایک بندوں سے ۔ عالمِ اجسام سے عالمِ مثال میں علویات اور سفلیات دونوں سے ربط ہوتا ہے ۔ وہ بے صورت کے نظر آنے کے لئے واسطہ کا محتاج ہوتا ہے ۔ واسطہ عالمِ دنیا سے مناسبت رکھتا ہے ۔

ایک مثال پر غور کرو ۔ معدوم تو ہے نہیں مگر اس کے سمجھنے کے لئے لفظ معدوم کو واسطہ بنایا گیا ہے جو ہمارے ذہن میں موجود ہے ۔ بعض دفعہ اسی طرح مرئی ، غیر مرئی کے لئے واسطہ ہو جاتا ہے ۔ کہیں آواز واسطہ ہوتی ہے ۔ کہیں روشنی واسطہ ہوتی ہے ۔ اکثر وہی چیز واسطہ ہوتی ہے جو ہمارے خیال میں رات دن بسی رہتی ہے ۔ جس کا نام رات دن رٹو گے وہی ایک نہ ایک دن ہمارے لائق صورت لے کر آموجود ہوگا ۔ صورت حادث مگر صورت والا حادث نہیں ۔

وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَآ اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا ﴿۵۳﴾

وَوَهَبْنَا لَهٗ ؛ اور ہم نے موسیٰ کو دیا ۔ مِنْ رَّحْمَتِنَا ؛ اپنی رحمت سے ، اپنی مہربانی سے ۔ کیا دیا ؟ اَخَاهُ هٰرُوْنَ ؛ ان کے بھائی ہارون کو ۔ نَبِيًّا ؛ پیغمبر بنا کر ۔

ترجمہ :- اور ہم نے ان کو اپنی رحمت سے ان کے بھائی ہارون کو نبی بنا کر عطا کیا ۔

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿۵۴﴾

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ؛ اور کتاب میں اسماعیل کا بھی ذکر کرو ۔ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ ؛ بے شک وہ وعدے کے بڑے سچے تھے ۔ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ؛ اور رسول بھی تھے اور نبی بھی ۔

ترجمہ :- اور اس کتاب میں اسماعیل کا بھی ذکر کرو ۔ بے شک وہ وعدے کے بڑے سچے تھے ۔ اور رسول بھی تھے اور نبی بھی ۔

صاحبو! آج کل کے وعدے صرف کانوں کو خوش کرنے کے لئے ہیں۔ نہ تو وعدہ پورا ہوگا نہ دل خوش ہوگا۔ کَلَامُ اللَّیْلِ یَمْحُهُ النَّهَارُ ؛ رات کے وعدے کو دن آکر محو کردیتا ہے، مٹا دیتا ہے۔ آج کل جھوٹ کا نام سیاست ہے، پالیٹکس (Politics)، ڈپلومیسی (Diplomacy) ہے۔ تمام دنیا پر جھوٹ کی علمداری ہے۔ سچا بے وقوف سمجھا جاتا ہے۔ جب تک کوئی سخت مجبوری نہ ہو سچ کہنے کی ضرورت ہے نہ وعدہ پورا کرنے کی حاجت۔ وعدہ اور معاہدہ اسی لئے کیا جاتا ہے کہ توڑا جائے۔ زمانہ غیر قار گزشتہ زمانہ کے ساتھ گزشتہ قول بھی گیا گزشتہ قرار بھی گیا۔

وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهِ مَرْضِيًّا ﴿٥٥﴾

وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ ؛ اور وہ اپنے متعلقین کو امر اور حکم دیتے تھے۔ بِالصَّلٰوةِ ؛ نماز کا۔ وَالزَّكٰوةِ ؛ اور زکوٰۃ دینے کا۔ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهِ ؛ اور وہ اپنے خدا کے پاس تھے۔ مَرْضِيًّا ؛ پسندیدہ، مرضی ومقبول۔ خدا ان سے راضی تھا۔ پیغمبر مرضی۔ وہ جو کام کرتے خدا کی مرضی کے موافق ہوتا۔ وہ پیغمبر تھے کوئی کام خدائے تعالیٰ کی مرضی کے خلاف ہرگز نہ کرتے تھے۔ وہ خدا کے پاس مقبول تھے۔ مرضی تھے۔

ترجمہ :- اور وہ اپنے لوگوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا کرتے تھے اور وہ اپنے رب کے پاس مقبول تھے۔

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ إِدْرِيسَ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَّبِيًّا ﴿٥٦﴾

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ إِدْرِيسَ ؛ اور اس کتاب میں ادریس کا بھی ذکر کرو۔ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَّبِيًّا ؛ بے شک وہ بڑے ہی راست باز پیغمبر تھے۔ وہ سچے رسول تھے۔ ان کی راست بازی غیر معمولی تھی۔

ترجمہ :- اور کتاب میں ادریس کا بھی ذکر کرو۔ وہ بڑے سچے نبی تھے۔

وَرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ﴿٥٧﴾

وَرَفَعْنٰهُ ؛ اور ہم نے ان کو بلند کیا، رفعت بخشی۔ مَكَانًا ؛ مکان کا لحاظ کرتے، مکان بھی کیسا؟ عَلِيًّا ؛ بلند۔

ترجمہ :- اور ہم نے ان کو نہایت اعلیٰ مرتبہ تک پہنچایا تھا۔

أُولٰٓئِكَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ وَّمِنْ ذُرِّيَّةِ إِبْرٰهِيمَ وَإِسْرَآءِيلَ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا إِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ﴿٥٨﴾

السجدة ٥

یاد رکھو یہ آیتِ سجدہ ہے یہاں سجدۂ تلاوت واجب ہے۔
اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ ؛ یہ لوگ وہ ہیں۔ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ ؛ کہ خدا نے ان کو انعام و اکرام سے سرفراز کیا ہے۔ نعمتیں بخشی ہیں۔ یہ کن لوگوں میں کے تھے؟ مِنَ النَّبِیّٖنَ ؛ پیغمبروں میں کے تھے۔ مِنْ ذُرِّیَّۃِ اٰدَمَ ؛ یہ آدم کی اولاد میں سے تھے۔ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا ؛ اور ان لوگوں میں سے تھے جن کو ہم نے کشتی میں سوار کر دیا تھا۔ مَعَ نُوْحٍ ؛ نوح کے ساتھ۔ وَمِنْ ذُرِّیَّۃِ اِبْرٰھِیْمَ وَاِسْرَآئِیْلَ ؛ وہ ابراہیم اور یعقوب کی اولاد و ذریت میں سے تھے۔ وَمِمَّنْ ھَدَیْنَا ؛ اور یہ ان لوگوں میں سے تھے جن کو ہم نے ہدایت سے سرفراز کیا تھا۔ وَاجْتَبَیْنَا ؛ اور ہم نے ان کو مقبول بنایا تھا، چُن لیا تھا، مجتبیٰ بنایا تھا، پسند کیا تھا۔ اِذَا تُتْلٰی عَلَیْھِمْ ؛ جب ان کے سامنے تلاوت کی جاتی تھیں، سنائی جاتی تھیں۔ اٰیٰتُ الرَّحْمٰنِ ؛ خدائے رحمٰن کی آیتیں۔ خَرُّوْا ؛ گر جاتے تھے۔ سُجَّدًا ؛ سجدہ کرتے ہوئے۔ وَبُکِیًّا ؛ اور روتے، آہ و بکا کرتے۔

ترجمہ:- یہ لوگ وہی ہیں جن کو خدا نے نعمت سے سرفراز فرمایا تھا، پیغمبروں میں سے تھے، آدم کی اولاد میں تھے اور ان لوگوں میں سے تھے جن کو نوح کے ساتھ ہم نے کشتی میں سوار کرا دیا تھا۔ اور ابراہیم و اسرائیل کی ذریت اور اولاد میں سے تھے اور ان لوگوں میں سے تھے جن کو ہم نے ہدایت کی اور پسند کر لیا۔ جب ان لوگوں کے سامنے اللہ رحمٰن کی آیتیں پڑھ کر سُنائی جاتیں تو وہ روتے ہوئے سجدہ میں گر جاتے تھے۔

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۝٥٩

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِھِمْ خَلْفٌ ؛ پھر ان کے خلیفہ اور جانشین ہوئے ان کے بعد، ان کے پیچھے آئے۔ کیسے لوگ خلیفہ ہوئے۔ اَضَاعُوا الصَّلٰوۃَ ؛ انھوں نے نماز کو ضائع کر دیا۔ ان کے پاس نماز بے کار اٹھک بیٹھک ہے۔ وَاتَّبَعُوا الشَّھَوٰتِ ؛ اور اپنی خواہشوں اور شہوتوں کی اتباع کی، مزے اُڑانے میں پڑ گئے، بندۂ نفس و ہوا بن گئے۔ ایسوں کو کیا ہوگا؟ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا ؛ پھر اپنی گمراہی اور شرارت کو پائیں گے، اپنے کرتوت کی سزا بھگتیں گے۔ جیسا کیا تھا ویسا پائیں گے۔

ترجمہ:- پھر ان کے بعد ایسے لوگ آئے جنھوں نے نماز کو ضائع کر دیا۔ نفس پرستی کی (مزے اُڑانے میں پڑ گئے) پھر وہ اپنی بے راہی کی سزا اُٹھائیں گے۔

ذرا موجودہ زمانہ پر غور کرو۔ یہ آیت من وعن آج کل کے لوگوں پر صادق آ رہی ہے یا نہیں؟ نماز کدھر ہے؟ کونسی خواہشِ نفس ہے جو پوری نہیں ہو رہی ہے۔ بے پردگی اپنے لوزم کے ساتھ ہے۔ شربتِ سرور آدمی کو بے تکلف بنا رہا ہے۔ دشمنانِ دین کی خوشامد مسلم غیر مسلم میں کوئی معاملہ پڑ جائے تو غیر مسلم کی طرف داری، کیونکہ مسلم، ان اسلامی نام رکھنے والوں کے پاس شریر اور غنڈے سمجھے جاتے ہیں۔ ہمیشہ غیر مسلموں کی تائید۔ اور یہ سمجھا جاتا ہے کہ یہ بڑی رواداری ہے۔ مسلم کو

سزا دینا اور غیر مسلموں کو چھوڑ دینا ان کے دل کی کشادگی کی علامت خیال کی جاتی ہے۔ مگر غیر مسلم کیا کرتے ہیں اور کیا سمجھ رہے ہیں؟ یہ غیر مسلح مردوں کو، عورتوں کو اور بچوں کو، بڈھوں کو، بیماروں کو تہِ تیغ کرتے ہیں۔ رحم اسی کو سمجھتے ہیں کہ مسلموں کو نیست و نابود کردیں۔ خیر! اب بھی خدا کی رحمت کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔

إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ شَيْئًا ﴿٦٠﴾

اِلَّا مَنْ تَابَ ؛ مگر جو توبہ کرے۔ وَاٰمَنَ ؛ اور ایمان لائے۔ وَعَمِلَ صَالِحًا ؛ اور اچھے کام کرے، اور مناسب کام کرے۔ فَاُولٰٓئِکَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ ؛ پس یہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور آرام میں رہیں گے۔ وَلَا یُظْلَمُوْنَ شَیْئًا ؛ اور ان پر کچھ بھی ظلم نہ ہوگا، اور ان کا حق ان کو دیا جائے گا۔

ترجمہ :- مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک کام کیا، پس یہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ان پر کسی قسم کا ظلم نہ کیا جائے گا۔

جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدَ الرَّحْمَٰنُ عِبَادَهُ بِالْغَيْبِ ۚ إِنَّهُ كَانَ وَعْدُهُ مَأْتِيًّا ﴿٦١﴾

وہ کیسی جنتوں میں داخل ہوں گے۔ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؛ ہمیشہ رہنے اور بسنے کے باغوں میں۔ اَلَّتِیْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ ؛ جس کا خدائے رحمٰن نے وعدہ فرمایا تھا۔ عِبَادَهٗ بِالْغَیْبِ ؛ اپنے بندوں سے غائبانہ طریقے سے، بن دیکھے۔ اِنَّهٗ کَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِیًّا ؛ بے شک اس کا وعدہ ضرور پہنچے گا، لوگ اس کے وعدے کو پہنچیں گے۔ اَتٰی یَاْتِیْ اِتْیَانًا ؛ آنا۔ اٰتٍ ؛ آنے والا۔ مَاْتِیْ ؛ جس کے پاس آئے۔

ترجمہ :- وہ ہمیشہ رہنے بسنے کی جنتیں ہیں جن کا وعدہ اللہ رحمٰن نے اپنے بندوں کو ان کے بے دیکھے فرمایا تھا۔ بے شک اس کا وعدہ تو ہوکر رہے گا۔

لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا إِلَّا سَلَامًا ۖ وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَعَشِيًّا ﴿٦٢﴾

ان جنتوں میں کیا کیا ہوگا؟ لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْهَا ؛ جنت میں نہ سُنیں گے۔ لَغْوًا ؛ بے کار اور لغو بات کو۔ اِلَّا سَلٰمًا ؛ صرف وہاں ایک دوسرے کو سلام کریں گے۔ وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِیْهَا ؛ اور ان کو ان کا رزق جنت میں ملے گا۔ بُکْرَةً وَّعَشِیًّا ؛ صبح و شام۔

ترجمہ :- اس میں (جنت میں) کوئی لغو بات (جنتی) نہ سُنیں گے۔ صرف (ایک دوسرے کو) سلام (کہیں گے) اور اس میں صبح و شام ان کو ان کا رزق ملا کرے گا۔

تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا ﴿٦٣﴾

تِلْکَ الْجَنَّۃُ ؛ یہ وہ جنت ہے ۔ اَلَّتِیْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا ؛ جس کا وارث اور مالک بنادیں گے ہم اپنے بندوں کو، اپنے بندوں میں سے ۔ مَنْ کَانَ تَقِیًّا ؛ ان لوگوں کو جو متقی ، خدا ترس اور پرہیزگار ہوں گے ۔

ترجمہ :- ہم اپنے بندوں میں سے متقی اور پرہیزگاروں کو ان جنتوں کا وارث و مالک بنادیں گے ۔

وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ ۖ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذَٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ﴿٦٤﴾

فرشتے کیا کہیں گے ؟ وَمَا نَتَنَزَّلُ ؛ اور ہم نہیں اُترتے ، تنزل اور نزول نہیں کرتے ۔ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّکَ ؛ مگر تمہارے رب کے حکم سے ۔ لَہٗ مَا بَیْنَ اَیْدِیْنَا وَمَا خَلْفَنَا ؛ اسی کا ہے جو ہمارے سامنے ہے یا پیچھے ہے ۔ وَمَا بَیْنَ ذٰلِکَ ؛ اور ان دونوں کے بیچ میں جو کچھ ہے اُسی کا ہے ۔ وَمَا کَانَ رَبُّکَ نَسِیًّا ؛ اور تمہارا رب کبھی بھولنے والا نہیں ۔ اسے ہرگز نسیان نہیں ہوتا ۔

ترجمہ :- اور ہم تمہارے رب کے حکم سے ہی نازل ہوتے ہیں ۔ آگے اور پیچھے اور ان دونوں کے درمیان جو کچھ ہے سب خدا کا ہے ۔ اور تمہارا خدا کسی کو فراموش کرتا ہے نہ بھولتا ہے ۔

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهِ ۚ هَلْ تَعْلَمُ لَهُ سَمِيًّا ﴿٦٥﴾ ع ٥/٧

خدائے تعالیٰ کسی چیز کو کیسے بھولے گا ؟ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَہُمَا ؛ (جب کہ وہ) آسمانوں اور زمین اور ان دونوں کے درمیان جو کچھ ہے سب کا رب ہے ، پروردگار ہے ، ہر شئے میں سے اس کی شانِ ربوبیت نمایاں ہے ۔ فَاعْبُدْہُ ؛ لہذا تم اس کی عبادت کرو ، بندگی کرو ۔ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِہٖ ؛ اور اس کی بندگی پر صبر و استقلال اختیار کرو ۔ تمام کام پابندی سے کرو ۔ مداومت میں برکت ہے ۔ کسی چیز کی ابتدا کرنا آسان ہے ۔ اس پر دوام اور قیام مشکل ہے ۔ ھَلْ تَعْلَمُ لَہٗ سَمِیًّا ؛ کیا تم اس کا ہم نام ، اس کی طرح رب کسی اور کو بھی پاتے ہو ۔ کوئی اس کا ہم نام بھی ہے ؟

ترجمہ :- وہ آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان جو کچھ ہے سب کا رب ہے ۔ لہذا اسی کی عبادت کرو اور اس کی عبادت پر صبر کرو ۔ کیا کوئی اس کی طرح رب بھی ہے ، کوئی اس کا ہم نام بھی ہے ؟

اَللّٰہُ جَلَّ جَلَالُہٗ وَعَمَّ نَوَالُہٗ

وَيَقُولُ الْإِنسَانُ أَإِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ أُخْرَجُ حَيًّا ﴿٦٦﴾

وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ؛ اور آدمی کہتا ہے (جو حشر کا قائل نہیں) ۔ ءَ اِذَا مَامِتُّ ؛ کیا جب میں مرجاؤں گا ، موت بھی آجائے گی ۔ لَسَوْفَ اُخْرَجُ ؛ تو پھر نکالا جاؤں گا ۔ حَیًّا ؛ زندہ ہوکر ۔

ترجمہ :- اور آدمی کہتا ہے کیا جب میں مرجاؤں گا تو پھر قبر سے زندہ ہوکر نکالا جاؤں گا ؟

أَوَلَا يَذْكُرُ الْإِنسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِن قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْئًا ﴿٦٧﴾

اَوَلَا یَذْکُرُ الْاِنْسَانُ ؛ کیا انسان اس بات کو یاد نہیں رکھتا ۔ اَنَّا خَلَقْنٰهُ ؛ کہ ہم نے اس کو پیدا کیا تھا ، خلق کیا تھا ۔ مِنْ قَبْلُ ؛ اس سے پہلے ۔ وَلَمْ یَکُ شَیْئًا ؛ اور وہ کچھ بھی تو نہ تھا ۔ جس نے نیست سے ہست کیا ہے ، کیا وہ مرنے کے بعد پھر زندہ نہیں کرسکتا ؟

ترجمہ :- کیا انسان اس بات کو یاد نہیں رکھتا کہ ہم نے اس کو اس سے پہلے پیدا کیا تھا اور وہ کچھ بھی نہ تھا ۔

فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيَاطِينَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ﴿٦٨﴾

فَوَرَبِّکَ ؛ (اے حبیبِ کریم !) پھر تمہارے رب کی قسم ۔ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّیٰطِیْنَ ؛ ہم ضرور ان کا حشر کریں گے شیاطین کے ساتھ ۔ ان کا حشر بھی کریں گے اور شیاطین کا بھی ۔ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ ؛ پھر ان سب کو ہم ضرور حاضر کریں گے ، پیش کریں گے ، سامنے لائیں گے ۔ حَوْلَ جَهَنَّمَ ؛ جہنّم کے اطراف ، اس کے حوالی میں ، اس کے گرداگرد ، اس کے اطراف ۔ جِثِیًّا ؛ گھٹنوں کے بَل گرے ہوئے ، اوندھے پڑے ہوئے ۔

ترجمہ :- پھر تمہارے رب کی قسم ! ہم ضرور ان کا شیاطین کے ساتھ حشر کریں گے ۔ پھر ہم ضرور ان کو جہنّم کے پاس حاضر کریں گے اور وہ اوندھے پڑے ہوئے ہوں گے ۔

ثُمَّ لَنَنزِعَنَّ مِن كُلِّ شِيعَةٍ أَيُّهُمْ أَشَدُّ عَلَى الرَّحْمَٰنِ عِتِيًّا ﴿٦٩﴾

ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ ؛ پھر ہم ضرور نکالیں گے ۔ نَزْعٌ ۔ جان کنی ۔ نِزَاعٌ مُنَازَعَةٌ ۔ جھگڑا ۔ مِنْ کُلِّ شِیْعَةٍ ؛ ہر جماعت میں سے ۔ اَیُّهُمْ ؛ ان میں کون ہے ۔ اَشَدُّ عَلَی الرَّحْمٰنِ ؛ خدائے رحمٰن پر سخت تر ۔ عِتِیًّا ؛ سرکشی میں ، اکڑفوں میں ۔

ترجمہ : پھر ہم ہر جماعت میں سے ان لوگوں کو جُدا کرلیں گے جو خدائے رحمٰن سے سرکشی میں سخت تر تھے ۔

ثُمَّ لَنَحْنُ أَعْلَمُ بِالَّذِينَ هُمْ أَوْلَىٰ بِهَا صِلِيًّا ﴿٧٠﴾

صاحبو! خدا تو اپنی رحمت کی شان دکھائے اور بندہ اس کے مقابل سرکشی دکھائے۔ اس کا نتیجہ کیا ہوگا؟ ثُمَّ لَنَحْنُ؛ پھر ضرور ہم۔ اَعْلَمُ؛ خوب جانتے ہیں۔ بِالَّذِیْنَ؛ ان لوگوں کو۔ هُمْ اَوْلٰی بِهَا؛ جو اس دوزخ کے زیادہ مستحق ہیں، اولیٰ ہیں، زیادہ قابل ہیں۔ صِلِیًّا؛ داخل ہونے کے لئے۔ صَلٰی۔ یَصْلٰی۔ آگ میں داخل ہونا۔ [سَیَصْلٰی نَارًا؛ عنقریب آگ میں داخل ہوگا (سورۂ لھب)۔]

ترجمہ:- پھر ہم ان لوگوں کو یقیناً خوب جانتے ہیں جو دوزخ میں داخل ہونے کے لئے زیادہ مستحق ہیں۔

وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰی رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ﴿٧١﴾

وَاِنْ مِّنْکُمْ؛ اور تم میں کوئی نہیں ہے۔ اِلَّا وَارِدُهَا؛ مگر یہ کہ دوزخ میں اس کو جانا ہوگا، اس کا دوزخ میں ورود ہوگا۔ کَانَ عَلٰی رَبِّکَ؛ یہ تمہارے رب پر ہے۔ حَتْمًا مَّقْضِیًّا؛ ضروری، فیصل شدہ، لازم، مقرر۔ قضا وقدر اس پر جاری ہو چکے ہیں۔ یہ امر فیصل شدہ ہے۔ قَاضِیْ۔ فیصلہ کرنے والا۔ مَقْضِیْ۔ فیصل شدہ۔ قَضَا۔ مقرر کرنا۔ جس بات کا علمِ الٰہی میں فیصلہ ہو چکا ہے۔

ترجمہ:- اور تم میں سے ضرور ہر ایک دوزخ میں جائے گا۔ یہ تمہارے رب کے پاس ضروری اور فیصل شدہ ہے۔

ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ﴿٧٢﴾

ثُمَّ نُنَجِّی؛ پھر ہم نجات دیں گے، نکال لیں گے، بچالیں گے۔ اَلَّذِیْنَ اتَّقَوْا؛ ان لوگوں کو جو خدا ترس ہیں، متقی ہیں۔ وَنَذَرُ الظّٰلِمِیْنَ؛ اور چھوڑ دیں گے ظالموں کو، گنہگاروں کو۔ فِیْهَا؛ اس دوزخ میں۔ جِثِیًّا؛ گھٹنوں کے بل گرے ہوئے، اوندھے پڑے ہوئے۔

ترجمہ:- پھر ہم متقیوں کو نجات دیں گے اور ظالموں کو اس میں گھٹنوں کے بل پڑے ہوئے چھوڑ دیں گے۔

وَاِذَا تُتْلٰی عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا ۙ اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَّاَحْسَنُ نَدِيًّا ﴿٧٣﴾

وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِمْ؛ اور جب ان پر تلاوت کی جاتی ہیں، پڑھی جاتی ہیں۔ اٰیٰتُنَا؛ ہماری آیتیں، ہماری نشانیاں۔ بَیِّنٰتٍ؛ بحالیکہ وہ واضح، بین اور ظاہر، کھلی کھلی ہیں۔ قَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا؛ تو کافر کہتے ہیں۔ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا؛ ایمانداروں سے۔ اَیُّ الْفَرِیْقَیْنِ؛ تم میں اور ہم میں سے، ان دو گروہوں میں سے کون؟ خَیْرٌ مَّقَامًا؛ مقام کے لحاظ سے اچھے ہیں،

کس کا مقام بہتر ہے۔ وَاَحْسَنُ نَدِيًّا ؛ اور مجلس کے لحاظ سے بہتر۔ ہمارے مکان عالی شان ہیں، فرش و فرنیچر سے آراستہ ہیں۔ اپنے دوستوں کے ساتھ صوفوں پر بیٹھے ہیں، شربتِ سرور کے دَور ہو رہے ہیں اور ایک تم ہو کہ بوریے پر بیٹھے ہوئے ہو۔ شطرنجی بھی برابر نہیں۔ گھر اور جھونپڑی ہے کہ ٹپک رہی ہے۔ اچھا؟

ترجمہ:- اور جب ان کو ہماری واضح آیتیں سُنائی جاتی ہیں تو منکرین، ایمانداروں سے کہتے ہیں تمہاری جگہ اچھی ہے یا ہماری؟ تمہاری مجلس یا محفلیں اچھی ہیں یا ہماری؟ ان دونوں فریق میں سے کون بہتر ہے؟

وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنْ قَرْنٍ هُمْ أَحْسَنُ أَثَاثًا وَرِئْيًا ﴿٧٤﴾

ذرا چشمِ عبرت کھولو۔ کچھ ماضی کی بھی خبر ہے؟ وَكَمْ اَهْلَكْنَا ؛ اور ہم نے کتنوں کو ہلاک کر دیا، تہ خاک کر دیا، برباد کر دیا۔ قَبْلَهُمْ ؛ ان سے پہلے۔ مِنْ قَرْنٍ ؛ طبقے کے طبقے، گروہ کا گروہ۔ قَرْنٌ ؛ ایک زمانہ کے لوگ۔ قَرِيْنٌ۔ ساتھی۔ قِرَانٌ۔ ملنا۔ قَرْنٌ۔ سینگ۔ قَرِيْنَةٌ۔ مابعد کا ماقبل سے ربط۔ هُمْ اَحْسَنُ اَثَاثًا ؛ کہ وہ بہتر مال و اسباب والے تھے، بلحاظ سامان کے اچھے تھے۔ وَرِئْيًا ؛ اور ان کے گھر کا سامان بھی اچھا تھا۔ آرائش اور نمود بھی اچھی تھی۔ رَاٰی يَرٰی رُؤْيَةً۔ دیکھنا۔ رَاْيًا۔ رُؤْيَا۔ خواب دیکھنا۔ رِئْيًا ؛ نمائش و نمود۔ رائے رکھنا۔

ترجمہ:- اور ہم نے ان سے پہلے کتنے طبقوں کو ہلاک کر دیا ہے جن کی آرائش، زیبائش، گھر کا سامان اور ہر قسم کی نمود اچھی تھی (تم کو ٹھکانے لگانا کیا مشکل ہے)۔

قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلَالَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمَٰنُ مَدًّا ۚ حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ إِمَّا الْعَذَابَ وَإِمَّا السَّاعَةَ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَكَانًا وَأَضْعَفُ جُنْدًا ﴿٧٥﴾

قُلْ ؛ پیغمبر تم کہو۔ مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ ؛ جو گمراہی و ضلالت میں گرفتار ہے۔ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ؛ تو خدائے رحمٰن اس کو خوب ڈھیل دے۔ اس کی مدد پر مدد ہو۔ اس کو بڑھایا چلا جائے، اس کی سرکشی میں کھینچتا چلا جائے۔ مِدَادٌ۔ سیاہی جس سے لکھتے چلے جاتے ہیں۔ حَتّٰی اِذَا رَاَوْا ؛ یہاں تک کہ جب وہ دیکھ لیں۔ مَا يُوْعَدُوْنَ ؛ جس کا ان کو وعدہ کیا گیا ہے۔ وہ کیا ہے؟ اِمَّا الْعَذَابَ وَاِمَّا السَّاعَةَ ؛ یا تو یہیں سزا یا قیامت میں۔ فَسَيَعْلَمُوْنَ ؛ پھر ان کو معلوم ہوگا۔ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا ؛ کس کا مقام بدتر ہے؟ کس کا مکان برا ہے؟ کس کا درجہ کمتر ہے۔ وَاَضْعَفُ جُنْدًا ؛ اور کس کا لشکر اور کس کے یار و مددگار ضعیف تر ہیں۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) تم کہو ، جو لوگ گمراہی اور ضلالت میں پڑے ہوئے ہیں ان کو خدا اور بڑھائے ۔ یہاں تک کہ جب اس چیز کو دیکھ لیں جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے ۔ یا تو (یہیں) سزا اور عذاب یا قیامت میں ۔ پھر اس وقت ان کو معلوم ہوجائے گا کہ کس کا مکان اور مقام بُرا ہے اور کس کا لشکر اور یار و مددگار ضعیف اور بے کار ہیں ۔

وَيَزِيدُ اللَّهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى ۗ وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِندَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ مَّرَدًّا ﴿٧٦﴾

وَيَزِيْدُ اللّٰه ؛ اور اللہ زیادہ کرتا ہے ، بڑھاتا ہے ۔ اَلَّذِيْنَ اهْتَدَوْا ؛ ان لوگوں کو جو ہدایت پر ہیں ، راہِ راست پر ہیں ۔ هُدًى ؛ ہدایت ۔ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ ؛ اور رہنے والی نیکیاں ۔ وہ نیک کام جن کا اثر ہمیشہ باقی رہے گا ۔ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ؛ تمہارے رب کے پاس بہتر ہے ۔ ثَوَابًا ؛ بلحاظ ثواب اور اَجر کے ۔ وَخَيْرٌ مَّرَدًّا ؛ اور بہتر ہے باعتبار انجام اور مرجع کے ، واپس ہونے کے مقام کے لحاظ سے ۔ رَدٌّ ۔ واپس ہونا ۔ مَرَدٌّ ۔ واپسی کا مقام و وقت ۔ اسم ظرف ہے ۔

ترجمہ :- اور اللہ ان لوگوں کو جو ہدایت پر ہیں ان کی ہدایت میں اور زیادتی کرتا ہے ۔ اور جو نیک کام باقی رہنے والے ہیں تمہارے رب کے پاس ان کا ثواب اچھا ہے اور ان کے واپس جانے کا مقام اچھا ہے ۔

أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا ﴿٧٧﴾

اَفَرَأَيْتَ ؛ بھلا کیا تو نے دیکھا ۔ اَلَّذِىْ كَفَرَ ؛ اس شخص کو جس نے انکار کیا ، نہ مانا ۔ بِاٰيٰتِنَا ؛ ہماری آیتوں اور نشانیوں کو ۔ وَقَالَ ؛ اور اس نے کہا ۔ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّ وَلَدًا ؛ مجھے ضرور مال اور اولاد دی جائے گی ، میں مال اور فرزند سے سرفراز کیا جاؤں گا ۔

ترجمہ :- کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جو ہماری آیتوں سے انکار کرتا ہے اور یہ بھی کہتا ہے کہ مجھے مال بھی ملے گا اور اولاد بھی ۔

مستقبل تو ہمیشہ تاریکی میں رہتا ہے ۔

أَطَّلَعَ الْغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ عِندَ الرَّحْمَٰنِ عَهْدًا ﴿٧٨﴾

اَطَّلَعَ الْغَيْبَ ؛ کیا اس کو غیب کی باتوں کی اطلاع ہوئی ہے ۔ اَطَّلَعَ اصل میں ءَ اِطَّلَعَ تھا ۔ اَمِ اتَّخَذَ ؛ یا اس نے لے لیا ہے؟ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ ؛ خدا کے پاس ۔ عَهْدًا ؛ عہد کو ۔

ترجمہ :- کیا اس کو غیب کی اطلاع ہوگئی ہے؟ یا اس نے خدائے رحمٰن سے کوئی عہد لیا ہے؟ (کوئی معاہدہ کرلیا ہے؟)۔

كَلَّا ۚ سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَنَمُدُّ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ﴿٧٩﴾

كَلَّا ؛ ہرگز نہیں ۔یعنی اس نے خدا سے کوئی معاہدہ نہیں کیا، کوئی عہد نہیں لیا۔ سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ ؛ ہم لکھ رکھیں گے جو کچھ وہ کہتا ہے، اس کے اعمال نامہ میں، لوحِ محفوظ میں ہم سب لکھ رکھیں گے۔ وَنَمُدُّ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ؛ اور اس کے لئے عذاب پر عذاب بڑھائیں گے۔

ترجمہ :- ہرگز نہیں ۔ وہ جو کچھ کہہ رہا ہے ہم اس کو لکھ رکھیں گے اور اس کے لئے عذاب پر عذاب بڑھائیں گے۔

وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا ﴿٨٠﴾

وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ ؛ اور ہم مالک ہوجائیں گے اور اس سے چھین لیں گے مال و اولاد کا جو کچھ وہ ذکر کرتا ہے سب ہمارے قبضہ میں رہے گا۔ وَيَأْتِينَا فَرْدًا ؛ اور ہمارے پاس آئے گا تو وہ تنِ تنہا آئے گا فردِ واحد آئے گا۔

ترجمہ :- یہ جو کچھ کہتا ہے ہم اس سے نکال لیں گے اور ہم ہی وارث رہیں گے اور وہ آئے گا تو ہمارے پاس تنہا آئے گا۔

وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لِيَكُونُوا لَهُمْ عِزًّا ﴿٨١﴾

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنَ اللّٰهِ ؛ اور انھوں نے بنالیا ہے خدا کو چھوڑکر ۔ اٰلِهَةً ؛ معبود ۔ لِيَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا ؛ کہ ان کے لئے باعثِ عزت ہوں۔

ترجمہ :- اور انھوں نے خدا کو چھوڑکر دوسروں کو معبود بنالیا کہ ان کے لئے باعثِ عزت ہوں۔

۵
ع ۱۷
۸
كَلَّا ۚ سَيَكْفُرُونَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُونُونَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ﴿٨٢﴾

كَلَّا ؛ ہرگز نہیں ۔ اس وقت تو غیرِ خدا کی پوجا کرتے ہیں مگر کل ۔ سَيَكْفُرُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ ؛ ان کی عبادت سے انکار کریں گے۔ وَيَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ؛ اور ہوجائیں گے ان کے مخالف۔

ترجمہ :- ہرگز نہیں ۔ (اس وقت تو غیرِ خدا کی پوجا کرتے ہیں مگر کل) ان کی عبادت سے انکار کریں گے اور ان کے مخالف ہوجائیں گے۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّاۤ اَرْسَلْنَا الشَّیٰطِیْنَ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا ۙ﴿۸۳﴾

اَلَمْ تَرَ ؛ کیا تم نے نہیں دیکھا ۔ اَنَّاۤ اَرْسَلْنَا ؛ کہ ہم نے بھیجا ، چھوڑ رکھا ۔ اَلشَّیٰطِیْنَ ؛ شیاطین کو ۔ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ ؛ کافروں پر ۔ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا ؛ کہ ان کو اُبھارتے ہیں ، برانگیختہ کرتے ہیں ، ان کو ہلاتے ہیں ۔

ترجمہ :- کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ہم نے شیاطین کو کافروں پر چھوڑ رکھا ہے کہ ان کو خوب اُبھارتے اور اُچھالتے ہیں ۔

فَلَا تَعْجَلْ عَلَیْهِمْ ؕ اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ۚ﴿۸۴﴾

فَلَا تَعْجَلْ عَلَیْهِمْ ؛ پھر تم ان کے خلاف جلدی نہ کرو ۔ اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ؛ ہم تو ان کی خطاؤں کو ، ان کی غلطیوں کو شمار کر رہے ہیں ، گن گن کر رکھا ہے ۔

ترجمہ :- پھر تم ان کی مخالفت میں (ان کی سزا میں) جلدی نہ کرو ۔ ہم ان کی تمام باتیں گن رہے ہیں (شمار کر رہے ہیں) ۔

یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ۙ﴿۸۵﴾

یَوْمَ نَحْشُرُ ؛ (اس دن کو یاد رکھو) جس دن ہم جمع کریں گے ۔ اَلْمُتَّقِیْنَ ؛ خدا ترسوں کو ، پرہیزگاروں کو ۔ اِلَى الرَّحْمٰنِ ؛ خدائے رحمٰن کی طرف ۔ وَفْدًا ؛ بطورِ مہمان ۔

ترجمہ :- اس دن ہم متقیوں کو خدا کی طرف مہمان بنا کر بھیج دیں گے (جمع کریں گے) ۔

وَّ نَسُوْقُ الْمُجْرِمِیْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ۘ﴿۸۶﴾ وقف لازم

وَنَسُوْقُ ؛ اور ہم ہانکیں گے ۔ سَآئِقٌ ؛ ہانکنے والا ۔ سوقِ کلام ۔ ماقبل کی عبارت سے ربط ۔ اَلْمُجْرِمِیْنَ ؛ مجرموں کو ۔ اِلٰى جَهَنَّمَ ؛ دوزخ کی طرف ۔ وِرْدًا ؛ پیاسے ۔ وَارِدٌ ۔ پانی پر آنے والا ۔ مَوْرِدٌ ۔ پن گھٹ ۔ وُرُوْدٌ ۔ آنا ۔

ترجمہ :- اور ہم مجرموں کو جہنّم کی طرف تشنہ لب ہانکیں گے (ان کو پانی تک نہ ملے گا) ۔

لَا یَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ۘ﴿۸۷﴾ وقف لازم

لَا یَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ ؛ وہ شفاعت کے مالک نہ ہوں گے ، ان کو شفاعت کرنے کا اختیار نہ ہوگا ۔ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ ؛ مگر جس نے لیا ہے ۔ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ ؛ خدائے رحمٰن کے پاس ۔ عَهْدًا ؛ عہد ، قرار ، اجازت ۔

ترجمہ:- ان کے ہاتھ میں سفارش کرنا نہیں ہے، مگر جس نے خدا کے پاس سے اجازت حاصل کرلی ہے۔

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ﴿۸۸﴾

وَقَالُوْا ؛ اور بعض غیر مسلم کہتے ہیں۔ اِتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ ؛ خدائے رحمٰن رکھتا ہے۔ وَلَدًا ؛ کوئی بیٹا۔ کوئی عیسٰی علیہ السلام کو خدا کا بیٹا اور بعض، فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے ہیں۔ ان کو بچہ کے معنٰی بھی معلوم ہیں؟ خاوند جورو کے ملنے سے جو پیدا ہوتا ہے اس کو بچہ کہتے ہیں۔ خدا کو کسی کی حاجت کیا ہے؟ آدمی بچہ کی آرزو اس لئے کرتا ہے کہ اس کو اپنی چلتی پھرتی تصویر سمجھتا ہے، اس کو اپنے بقائے نام کا ذریعہ جانتا ہے، بڑھاپے میں کام آتا ہے، مرنے کے بعد بچہ باقی رہتا ہے، اس کے وجود کو اپنی وجود سمجھتا ہے۔ خدا تو اس کو پیدا کرنا چاہتا ہے ایک لفظ ''کُنْ'' سے پیدا کردیتا ہے۔ اس کو کسی کی حاجت نہیں۔ وہ کبھی بوڑھا نہ ہوگا۔ سب مرجائیں گے اور وہ باقی رہے گا۔ باپ بیٹے میں کچھ تو مناسبت ہونی چاہئیے۔ وجود بالذات اور وجود بالعرض میں کیا مناسبت ہے۔ البتہ ایک لفظِ وجود تو مشترک ہے۔

ترجمہ:- اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ خدائے رحمٰن بیٹا رکھتا ہے۔

لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا اِدًّا ﴿۸۹﴾

لَقَدْ جِئْتُمْ ؛ تم یقیناً پہنچے ہو، تم آگئے ہو۔ شَيْئًا اِدًّا ؛ ایک بھاری بات میں۔

ترجمہ:- یقیناً تم نے بڑی بات کہی۔

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ﴿۹۰﴾

یہ ایسی بڑی اور بھاری بات ہے کہ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ ؛ قریب ہے کہ آسمان۔ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ ؛ اس سے پھٹ پڑیں۔ فُطُوْرٌ ؛ ناشتہ۔ اِفْطَار۔ روزہ کھولنا۔ صَدقہ فِطر: جن لوگوں نے رمضان میں روزے رکھے ہیں ان کا مسکینوں کو عید منانے کے لئے غلّہ سے مدد کرنا۔ فِطْرَتْ۔ انسان کی طبعی حالت۔ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ ؛ اور زمین پھٹ جائے۔ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ ؛ اور پہاڑ گر پڑیں۔ هَدًّا ؛ کانپ کر، ڈھ کر، پارہ پارہ ہوکر۔

ترجمہ:- اس (بڑی) بات سے قریب ہے کہ آسمان پھٹ جائیں اور زمین شق ہوجائے اور پہاڑ پارہ پارہ ہوکر گر جائیں۔

اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ﴿۹۱﴾

اَنْ دَعَوْا ؛ کہ پکارتے ہیں، دعوٰی کرتے ہیں، نسبت کرتے ہیں۔ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ؛ خدائے رحمٰن کا بیٹا۔

ترجمہ :- اس بات سے کہ خدائے رحمٰن کی طرف بچہ کو منسوب کرتے ہیں ۔

وَمَا يَنۢبَغِىْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ۹۲

وَمَا يَنْۢبَغِىْ لِلرَّحْمٰنِ ؛ اور خدائے رحمٰن کے سزاوار نہیں ہے ، اس کی شان کے لائق نہیں ۔ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ؛ کہ اولاد رکھے ۔

ترجمہ :- اور خدا کی شان کے لائق نہیں کہ اولاد رکھے ۔

اِنْ كُلُّ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِى الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ۹۳

اِنْ كُلُّ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ آسمانوں اور زمین میں کوئی نہیں ہے ۔ اِلَّآ اٰتِى الرَّحْمٰنِ ؛ مگر خدائے رحمٰن کے پاس حاضر ہوتا ہے ۔ عَبْدًا ؛ بندہ بن کر ۔

ترجمہ :- آسمانوں اور زمین میں جو جو ہیں وہ دربارِ الٰہی میں بندہ بن کر حاضر ہوتے ہیں ۔

لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ۹۴

لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ ؛ خدا نے یقیناً سب کا احاطہ کرلیا ہے ، شمار کرلیا ہے ۔ ابتدائی زمانہ میں تسبیحیں نہیں تھیں کنکریوں اور بیجوں سے شمار کرتے تھے ۔ اب بھی بہت سے لوگ مولسری کے بیجوں سے شمار کرتے ہیں ۔ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ؛ اور ان کو خوب گن لیا ہے ۔

ترجمہ :- اس نے (خدا نے) ضرور ان کا احاطہ بھی کرلیا ہے ۔ اور ان کو گن بھی لیا ہے ۔

وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا ۹۵

وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ ؛ اور ان میں سے ہر ایک خدائے تعالیٰ کے پاس حاضر ہوگا ۔ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؛ قیامت کے دن ۔ فَرْدًا ؛ اکیلا ، تنہا ، قیامت میں نفسی نفسی کی پڑے گی ۔

ترجمہ :- اور ان میں سے ہر ایک اس کے پاس (خدائے تعالیٰ کے پاس) حاضر ہوگا قیامت کے دن تنہا (نہ یار ہوگا نہ مددگار) ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ۹۶

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ بے شک جو ایمان لائے ۔ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؛ اور اچھے کام کئے ۔ اعمالِ صالحہ کئے ۔ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ ؛ ان کو یقیناً اللہ عطا کرے گا ۔ وُدًّا ؛ محبت ۔ اور وہ یا تو خدا کے محبّ ہوں گے یا خدا کے محبوب ۔ میرے پاس تو خدا خود اپنے عاشقوں اور محبوبوں کی محبت رکھتا ہے ۔ بندے تو محبت کریں گے ہی ۔ ابتداء بھی محبت پر انتہا بھی محبت پر ۔ مگر محبت کے جلوے مختلف مقام میں ، مختلف طریقہ پر ہوتے ہیں ۔ ذراتِ عالم میں کششِ اتصال ، زمین اور زمینات میں کششِ

ثقل ، مختلف مادوں میں کششِ کیمیاوی ، کراتِ عالم میں تجاذب ، جانوروں میں موالفت ، بچوں میں شوقِ بازی ، جوانوں میں حُسن پرستی ، بوڑھوں میں شفقت ، غرباء میں حسرت ، اغنیاء میں حرصِ دولت ، سپاہیوں میں شہامت ، امراء میں جاہ وعزت ، علماء میں وقار ومتانت ، بادشاہوں میں عظمت ، اہلِ مذہب میں حمیت ، اہلِ ملک میں عصبیت ، صالحین میں عبادت ، سالکین میں توحیدِ عزیمت ، واصلین میں بے خودی ، کاملین میں بندگی ۔

ترجمہ :- بے شک جو لوگ ایمان رکھتے ہیں اور عملِ صالح کرتے ہیں اللہ رحمٰن ان کو محبت عطا کرتا ہے ۔

فَإِنَّمَا يَسَّرْنَٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ ٱلْمُتَّقِينَ وَتُنذِرَ بِهِۦ قَوْمًا لُّدًّا ﴿٩٧﴾

فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ ؛ پس ہم نے اس قرآن کو آسان کردیا ہے ، سہل کردیا ہے ۔ بِلِسَانِكَ ؛ تمہاری زبان میں ، یعنی عربی میں ۔ لِتُبَشِّرَ بِهِ ؛ تاکہ تم اس قرآن کے ذریعہ سے بشارت دو ، خوش خبری دو ۔ اَلْمُتَّقِيْنَ ؛ خدا ترسوں کو ، پرہیزگاروں کو ، متقیوں کو ۔ وَتُنْذِرَ بِهِ ؛ اور اس سے ڈراؤ ۔ قَوْمًا لُّدًّا ؛ جھگڑالو لوگوں کو ۔ لَدَدْ ۔ جھگڑا ، کٹ حجتی ، سختی سے کسی بات پر اڑا رہنا ۔

ترجمہ :- پس ہم نے اس (قرآن) کو تمہاری زبان میں آسان کردیا کہ متقیوں کو اس کے ذریعہ سے بشارت دو اور جھگڑالو (اور لڑاکو) لوگوں کو ڈراؤ ۔

وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّن قَرْنٍ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُم مِّنْ أَحَدٍ أَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ﴿٩٨﴾

وَكَمْ اَهْلَكْنَا ؛ اور ہم نے کتنوں کو ہلاک کردیا ۔ قَبْلَهُمْ ؛ ان سے پہلے ۔ مِنْ قَرْنٍ ؛ طبقوں کے طبقے ، قرنہا قرن ۔ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ ؛ کیا تم ان سے محسوس کرتے ہو ۔ مِنْ اَحَدٍ ۔ کسی میں سے ۔ اَوْتَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ؛ یا سُنتے ہو ان کی خفیف سی آواز کو ، کھٹکے کو ، بھنک کو ۔

ترجمہ :- اور کتنے قرن درقرن ہیں (طبقے کے بعد طبقے ہیں) کہ ہم نے ان کو ان سے پہلے ہلاک کردیا ۔ کیا ان میں سے کوئی محسوس بھی ہورہا ہے یا ان میں سے کسی کی خفیف سی بھی آواز سن رہے ہو ۔

سُورَةُ طٰهٰ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَخَمْسٌ وَثَلٰثُونَ اٰيَةً وَثَمَانُ رُكُوعَاتٍ

سورۂ طٰہٰ مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں ایک سو پینتیس (۱۳۵) آیتیں اور آٹھ (۸) رکوع ہیں

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

طٰهٰ ﴿١﴾ مَآ أَنزَلْنَا عَلَيْكَ ٱلْقُرْءَانَ لِتَشْقَىٰٓ ﴿٢﴾

محبت کے مختلف اسلوب

ع ۲ ، ۹ النصف

طٰـہٰ ؛ اس کے معنی اللہ کو معلوم ہیں ۔ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ ؛ ہم نے تم پر نہیں اُتارا ۔ اَلْقُرْاٰنَ ؛ قرآن کو ۔ لِتَشْقٰی ؛ کہ تم محنت میں پڑو ۔ رنج اُٹھاؤ ، تکلیفیں برداشت کرو ۔

ترجمہ :- ہم نے تم پر قرآن اس لئے نہیں اُتارا کہ تم سختیاں کھینچو ۔

اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ۝

اِلَّا تَذْکِرَۃً ؛ مگر نصیحت ، یاد دہانی ۔ لِمَنْ یَّخْشٰی ؛ اس شخص کے لئے جو ڈرے ، جو خدا ترس ہو ۔

ترجمہ :- مگر خدا ترسوں کی نصیحت کے لئے ۔

تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ۝

تَــنْــزِیْــلًا ؛ ہم نے اُتارا ہے ۔ اُتارنا مفعولِ مطلق ہے ۔ مِمَّنْ ؛ اس کی طرف سے جو ۔ خَلَقَ الْاَرْضَ ؛ زمین کو پیدا کیا ۔ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰی ؛ اور بلند آسمانوں کو ۔

ترجمہ :- اُتارا گیا ہے اس (خدا) کی طرف سے جس نے زمین اور بلند آسمانوں کو پیدا کیا ۔

اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۝

اَلرَّحْمٰنُ ؛ رحمان ، رحمت کی تجلی ۔ عَلَی الْعَرْشِ ؛ عرش پر ۔ اِسْتَوٰی ؛ چھائی ہوئی ہے ۔ قائم ہے ۔

ترجمہ :- اللہ رحمٰن تختِ حکومت پر قائم ہے ۔

عربی میں عرش کا لفظ حکومت سے استعارہ ہوتا ہے ۔ جیسے اُردو میں بھی کہتے ہیں کہ فلاں کی تخت نشینی ہوئی یعنی اس کی کلی حکومت ہے ۔ فلاں کی کرسی نشینی ہوئی ہے یعنی جزوی حکومت ہے ۔ عالمِ مثال والوں کو ایسے ہی نظر آتا ہے کہ ایک تجلی مثالی تخت پر جلوہ گر ہے ۔ خدائے تعالیٰ عرش پر ہے یعنی اس کے لئے علو اور بلندی ثابت ہے ۔ اس کی حکومت قائم ہے ۔ عرش خود خدائے تعالیٰ کے دستِ قدرت میں ہے ۔ کونسی جگہ ہے جہاں اس کی حکومت نہیں ۔ عرش پر اس کی حکومت ہے ، فرش پر اس کی حکومت ہے ۔ یہ سب اللہ کی مِلک ہے ۔ عرشی ان لوگوں کو کہتے ہیں جو خدا کو ہر جگہ نہیں سمجھتے بلکہ صرف عرش پر سمجھتے ہیں ۔ استعارات کو نہ سمجھنے کی وجہ سے بڑی غلط فہمیاں ہورہی ہیں ۔

لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ۝

لَــہٗ مَـا فِی السَّمٰوٰتِ ؛ اسی کا ہے جو آسمانوں میں ہے ، سب اس کی مِلک ہے ۔ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؛ اور جو زمین میں ہے ۔ وَمَا بَیْنَھُمَا ؛ اور جو آسمانوں اور زمین کے درمیان ہے ۔ وَمَا تَحْتَ الثَّرٰی ؛ اور جو گیلی ، نمناک ، سیلی زمین کے

نیچے ہے۔ بہرحال سب اس کا ہے کیونکہ جان داروں کی اصل گیلی مٹی ہے۔

ترجمہ:- اسی کا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور جو ان دونوں کے درمیان ہے اور جو زیرِ زمین ہے۔

وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى ۝۷

وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ ؛ اور اگر تم کچھ پکار کر کہو (تو وہ اس سے چھپ نہیں سکتا) فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى ؛ وہ جانتا ہے پوشیدہ کو، چھپے ہوئے کو اور خفی تر کو۔

ترجمہ:- اور اگر تم کچھ پکار کر کہو تو وہ پوشیدہ اور اس سے خفی تر کو بھی جانتا ہے۔

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۗ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۝۸

اَللّٰهُ ؛ اللہ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؛ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؛ اس کے اچھے اچھے اسماء ہیں۔

ترجمہ:- اللہ۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کے اچھے اچھے نام ہیں۔

واضح ہو کہ صفت وہ غیر مستقل چیز ہے جو دوسرے میں ہو۔ اور ذات وہ چیز ہے جس کی صفت ہو، جو صفات سے موصوف ہو۔ اور اسم، ذات وصفت کے مجموعہ کو کہتے ہیں۔ مثلاً رَحم ایک صفت ہے اللہ ذات ہے۔ رَحْمٰن اس کا اسم ہے یہ بات یاد رکھو کہ جس اسم کو بار بار پڑھیں گے اور تمہاری توجہ اس کی طرف ہوگی، اس اسم کے آثار خود تم میں پیدا ہوں گے۔ اسمائے الٰہی سے جو چیزیں پیدا ہوتی ہیں ان کو آثار کہتے ہیں۔ خدا کی ذات، خدا کی صفت، خدا کا اثر یعنی بندہ اور اس کے لوازم۔

یہ بھی یاد رکھو مناسب نام کی تکرار سے مقصد حاصل ہوتا ہے۔ مثلاً ایک شخص بھوکا ہے تو وہ یا رَزَّاقُ پڑھے۔ بیمار ہے تو یَاشَافِیْ، اولاد نہیں ہوتی تو یَا خَلَّاقُ، یَا فَعَّالُ یَامُصَوِّرُ۔ لاکھ سوا لاکھ بار پڑھنے کو زکوٰۃ کہتے ہیں۔ اس کا ماخذ مِائَةُ اَلْفٍ اَوْيَزِيْدُوْنَ ہے۔ لوازمِ بشری کو جس قدر چھوڑیں گے علویات سے مناسبت پیدا ہوگی اور عالمِ مثال سے جلد ربط پیدا ہوجائے گا۔

اب اپنے ایک اولوالعزم پیغمبر کا ذکر فرماتا ہے اور یہ بتاتا ہے کہ وہ عرش میں مقید نہیں۔ چاہتا ہے تو درخت پر اور پہاڑ پر بھی تجلی فرماتا ہے۔

اسماء الحسنیٰ بار بار پڑھنے سے ان کے آثار خود میں پیدا ہوتے ہیں

وَهَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ۝۹

وقف لازم

وَهَلْ اَتٰىكَ ؛ اور کیا تمہارے پاس آئی؟ حَدِيْثُ مُوْسٰى ؛ موسٰی کی خبر، ان کا قصہ، ان کا حال۔

ترجمہ:- اور کیا تم کو موسٰی کی بھی کچھ خبر پہنچی ہے؟

إِذْ رَأَىٰ نَارًا فَقَالَ لِأَهْلِهِ امْكُثُوٓا

إِنِّيٓ ءَانَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيٓ ءَاتِيكُم مِّنْهَا بِقَبَسٍ أَوْ أَجِدُ عَلَى ٱلنَّارِ هُدًى ﴿۱۰﴾

اِذْرَاٰنَارًا ؛ جب کہ موسٰی نے آگ دیکھی ۔ فَقَالَ لِاَهْلِهٖ ؛ پھر انھوں نے اپنی بیوی سے کہا ، گھر والوں سے کہا ۔ اَهْل کا لفظ بیوی کے لئے اصل ہے ۔ اُمْكُثُوْا ؛ ذرا ٹھیرو ۔ اِنِّیْٓ اٰنَسْتُ نَارًا ؛ میں نے آگ دیکھی ہے ۔ لَعَلِّیْٓ اٰتِیْكُمْ ؛ شاید کہ میں تمہارے پاس لے آؤں ۔ مِنْهَا بِقَبَسٍ ؛ اس میں سے کچھ آگ کی ڈلی ۔ شاید میں تمہارے پاس آگ لے آؤں اَوْاَجِدُ ؛ یا میں پاؤں ۔ عَلَی النَّارِ هُدًی ؛ آگ پر راستہ ، پتہ ۔

ترجمہ :- جب کہ انھوں نے (موسٰی نے) آگ دیکھی ، پھر اپنی بیوی سے کہا ، ذرا ٹھیرو مجھے آگ نظر آتی ہے ۔ شاید کہ میں تمہارے پاس اس میں سے آگ کی ایک ڈلی لے کر آؤں یا مجھے آگ کا پتہ مل جائے کہ وہ ہے کہاں ۔

صاحبو ! موسٰی علیہ السلام کی بیوی کی زچگی ہوئی تھی ۔ ٹھنڈا وقت تھا ۔ سردی ہورہی تھی ۔ آگ لینے کا خیال دل میں بسا ہوا تھا ۔ ان کا خیال ایک نقطہ پر جما ہوا تھا ۔ اس لئے آگ نظر آئی ۔ اور وہی محلِ تجلی بن گئی ۔ جب آدمی کے خطرات بند ہوجاتے ہیں اور خیال ایک نقطہ پر قائم ہوجاتا ہے تو جو چیز دل میں بسی ہوئی ہے وہ فوراً مثالی صورت لے کر نظر آتی ہے ۔ تمام ریاضت کرنے والوں کا یہی مقصد رہتا ہے کہ ایک نقطہ پر خیال قائم ہوجائے اور علویات منکشف ہوجائیں ۔ موسٰی علیہ السلام کا خیال ایک نقطہ پر قائم تھا ۔ پیغمبر تو تھے ہی ، خدا کا خیال بھی دل میں بسا ہوا تھا فوراً ان پر مثالی تجلی ہوگئی ۔

فَلَمَّآ أَتَىٰهَا نُودِيَ يَٰمُوسَىٰٓ ﴿۱۱﴾

فَلَمَّآ اَتٰهَا ؛ پھر جب موسٰی اس آگ کے پاس پہنچے ۔ نُوْدِیَ ؛ ندا دی گئی ، پکارا گیا ۔ یٰمُوْسٰی ؛ اے موسٰی ۔

ترجمہ :- پھر جب وہ آگ کے پاس پہنچے تو ندا دی گئی : او موسٰی !

إِنِّيٓ أَنَا۠ رَبُّكَ فَٱخْلَعْ نَعْلَيْكَ إِنَّكَ بِٱلْوَادِ ٱلْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿۱۲﴾

اِنِّیْٓ اَنَا رَبُّكَ ؛ میں تو تمہارا رب ہوں ۔ فَاخْلَعْ نَعْلَیْكَ ؛ اپنی دونوں جوتیاں نکال ڈالو ۔ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًی ؛ بے شک تم طوٰی کی مقدس وادی میں ہو ۔

ترجمہ :- بے شک میں تمہارا رب ہوں ، اپنی نعلین اُتار ڈالو ۔ تم تو طوٰی کی مقدس وادی میں ہو ۔

صاحبو ! علویات کا اثر اجسام پر بھی ہوتا ہے ۔ جس جگہ موسٰی علیہ السلام پر تجلی ہوئی تھی وہاں نعلین اُتار دینے کا حکم

دیا گیا ۔ اسی واسطہ نماز پڑھتے ہیں تو پاک صاف مقام میں ۔ یہ لوازم ہیں ان کا لحاظ رکھنا ضروری ہے ۔ مادّہ پرستوں کو علویات سے کوئی غرض ہی نہیں ۔ جو مادّہ پرست موحد ہوتے ہیں وہ بھی مقامات مقدسہ کی تعظیم نہیں کرتے ۔ نادان ہیں ، ہر چیز کی تعظیم کو شرک سمجھتے ہیں ۔

وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰى ﴿١٣﴾

وَاَنَـا اخْتَـرْتُـکَ ؛ اور میں نے تمہیں پسند کرلیا ہے ۔ خَیْـر ، اچھا ۔ اِخْتَـار ؛ پسند کیا ، چُن لیا ۔ فَـاسْتَـمِعْ ؛ تو ذرا کان لگا کر سنو ! لِمَا یُوْحٰی ؛ اس وحی کو جو تم پر کی جارہی ہے ، جو احکام تم پر نازل ہو رہے ہیں ۔

ترجمہ :- اور میں نے تمہیں پسند کرلیا ۔ اب تم پر جو وحی کی جارہی ہے اس کو غور سے سنو ، کان دھر کر سنو !

صاحبو ! ایک عقل مند فرماتے تھے کہ فرشتہ نے پکار کر کہا : اِنَّنِیْ اَنَا اللّٰہُ ۔ بھلا فرشتہ کی مقدور ہے کہ خدائی کا دعویٰ کرے ۔

اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ ۙ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ ﴿١٤﴾

اِنَّـنِـیْٓ اَنَا اللّٰہُ ؛ میں ہی اللہ ہوں ۔ لَآ اِلٰـہَ اِلَّآ اَنَا ؛ میرے سوا کوئی معبود نہیں ۔ فَاعْبُدْنِیْ ؛ پس میری عبادت کرو ، میری بندگی کرو ۔ خود کو عبد اور بندہ سمجھو ۔ وَاَقِـمِ الـصَّلٰوۃَ ؛ اور نماز کو قائم رکھو ، پابندی سے پڑھو ، اچھی طرح سے پڑھو ۔ لِذِکْرِیْ ؛ میری یاد کے لئے ۔

ترجمہ :- بے شک میں ہی اللہ ہوں ۔ میرے سوائے کوئی معبود نہیں ۔ پس میری عبادت کرو ۔ اور میری یاد میں پابندی سے نماز پڑھو ۔

اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ اَكَادُ اُخْفِيْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا تَسْعٰى ﴿١٥﴾

اِنَّ السَّـاعَةَ اٰتِیَۃٌ ؛ بے شک قیامت آنے والی ہے ۔ اَکَـادُ اُخْـفِیْهَـا ؛ میں تقریباً اس کو لوگوں سے چھپاتا ہوں ۔ لِتُجْزٰی کُلُّ نَفْسٍ ؛ تاکہ ہر شخص کو جزا دی جائے ۔ بِمَا تَسْعٰی ؛ اس کے سعی و کوشش اور عمل کی ۔

ترجمہ :- بے شک قیامت آنے والی ہے ۔ میں اس کو تقریباً لوگوں سے چھپاتا ہوں تاکہ ہر شخص کو اس کی کوشش اور اس کے عمل کی جزا دی جائے ۔

فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰى ﴿١٦﴾

فَـلَا یَـصُدَّنَّـکَ عَنْهَا ؛ پھر تجھ کو روک نہ دے اس سے ، یعنی اس کے خیال سے باز نہ رکھے ۔ مَنْ لَّا یُـؤْمِنُ بِهَا ؛ وہ شخص جو اس پر ایمان نہیں رکھتا ۔ وَاتَّـبَـعَ هَوٰىهُ ؛ اور اپنی خواہشاتِ نفسانی کی اتباع کرتا ہے اور ان پر چلتا ہے ، ان کی پیروی

کرتا ہے۔ فَتَرْدٰی ؛ پھر تم کہیں اس بے فکری کی وجہ سے تباہ نہ ہوجاؤ، ہلاک نہ ہوجاؤ۔

ترجمہ:- پھر تم کو اس کے خیال اور فکر سے روک نہ دے وہ شخص جو اس پر ایمان نہیں رکھتا اور اپنی خواہشات کا تابع ہے کہ تم بھی کہیں (اس بے فکری کی وجہ سے) ہلاک نہ ہوجاؤ۔

وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى ﴿١٧﴾

وَمَا تِلْکَ ؛ اور یہ کیا ہے؟ بِیَمِیْنِکَ ؛ تمہارے سیدھے ہاتھ میں۔ یٰمُوْسٰی ؛ اے موسٰی!

ترجمہ:- موسٰی! یہ تمہارے سیدھے ہاتھ میں کیا ہے؟

قَالَ هِيَ عَصَايَ ۚ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ وَلِيَ فِيْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى ﴿١٨﴾

قَالَ هِیَ عَصَایَ ؛ موسٰی نے کہا یہ میرا عصا ہے، میری لاٹھی ہے۔ اَتَوَکَّؤُا عَلَیْهَا ؛ میں اس پر تکیہ کرتا ہوں، میں اس پر ٹیکتا ہوں۔ وَاَهُشُّ بِهَا ؛ اور اس سے پتے جھاڑتا ہوں۔ عَلٰی غَنَمِیْ ؛ میری بکریوں کے لئے۔ وَلِیَ فِیْهَا ؛ اور میرے لئے اس میں ہیں۔ مَاٰرِبُ اُخْرٰی ؛ دوسرے کام، دوسرے اغراض، دوسرے حاجات۔

ترجمہ:- کہا، یہ میرا عصا ہے میں اس کو ٹیکتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں کے لئے پتے جھاڑتا ہوں اور اس میں میرے اور اغراض و مقاصد بھی ہیں۔

قَالَ اَلْقِهَا يٰمُوْسٰى ﴿١٩﴾

قَالَ ؛ اللہ تعالٰی نے فرمایا۔ اَلْقِهَا ؛ اس عصا کو زمین پر ڈال دے۔ یٰمُوْسٰی ؛ اے موسٰی!

ترجمہ:- فرمایا، موسٰی! ذرا اس کو زمین پر ڈال تو دے۔

فَاَلْقٰهَا فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى ﴿٢٠﴾

فَاَلْقٰهَا ؛ پھر موسٰی نے اس عصا کو ڈال دیا۔ فَاِذَا هِیَ ؛ تو ناگہاں، یکا یک، کیا دیکھتے ہیں کہ، اسی دم، دیکھتے ہی دیکھتے، تب ہی۔ حَیَّةٌ تَسْعٰی ؛ ایک سانپ تھا دوڑتا۔

ترجمہ:- پھر اس کو ڈال دیا تو فوراً وہ تھا ایک سانپ دوڑتا۔

قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ ٚ سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى ﴿٢١﴾

قَالَ خُذْهَا ؛ اللہ تعالٰی نے فرمایا موسٰی اس کو پکڑلو۔ وَلَا تَخَفْ ؛ اور ڈرو نہیں، خوف نہ کھاؤ، گھبراؤ مت۔ سَنُعِیْدُهَا ؛

ہم اس کو کردیں گے ۔ سِیْرَتَهَا الْاُوْلٰی ؛ پہلی حالت کی طرف ، اسی طریقہ پر ، اسی طرح ، اسی شکل پر ۔

ترجمہ :- فرمایا ، اسے پکڑلو اور ڈرو نہیں ۔ ہم اس کو اس کی اگلی حالت پر لا دیں گے ۔

وَاضْمُمْ يَدَكَ اِلٰى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ اٰيَةً اُخْرٰى ﴿٢٢﴾

وَاضْمُمْ يَدَكَ ؛ اور اپنے ہاتھ کو لگاؤ ، ملاؤ ، ضم کرو ۔ اِلٰى جَنَاحِكَ ؛ اپنے بغل کی طرف ، بازو کی طرف ۔ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ ؛ اور پھر نکالو گے تو روشن نکلے گا ۔ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ ؛ بغیر عیب کے ۔ اٰيَةً اُخْرٰى ؛ یہ اور ایک نشانی ہے ، قدرت کا کرشمہ ہے ۔

ترجمہ :- اور تم اپنا ہاتھ اپنی بغل کی طرف لے جاؤ (اس کو لگاؤ) وہ نکلے گا تو روشن نکلے گا ۔ وہ بے عیب کا بے عیب رہے گا ۔ یہ (ہماری قدرت کی) ایک اور نشانی ہوگی ۔

لِنُرِيَكَ مِنْ اٰيٰتِنَا الْكُبْرٰى ﴿٢٣﴾

لِنُرِيَكَ ؛ کہ ہم تم کو دکھاتے جائیں ۔ مِنْ اٰيٰتِنَا الْكُبْرٰى ؛ ہماری بڑی نشانیوں میں سے ۔

ترجمہ :- تاکہ ہم دکھاتے جائیں تم کو ہماری بڑی بڑی نشانیاں ۔

اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿٢٤﴾

ع ۱ ۱۰

اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ ؛ اب تم فرعون کے پاس جاؤ ۔ اِنَّهٗ طَغٰى ؛ وہ حد سے باہر نکل گیا ہے ۔ وہ بڑی سرکشی اور طغیان میں پڑ گیا ہے ۔

ترجمہ :- جاؤ فرعون کے پاس وہ بڑا سرکش ہوگیا ہے (وہ آپے سے باہر ہوگیا ہے) ۔

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ﴿٢٥﴾

قَالَ ؛ موسٰی نے عرض کیا ، دُعا کی ۔ رَبِّ ؛ اے میرے رب ! اِشْرَحْ ؛ کھول دے ۔ لِيْ ؛ میرے فائدہ کے لئے ، میری پیغمبری کے لئے ، وحی لینے کے لئے ۔ صَدْرِيْ ؛ میرے سینہ کو ۔

ترجمہ :- کہا ، اے میرے رب ! تو میرے سینے کو کھول دے (شرح صدر کردے) ۔

وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ﴿٢٦﴾

وَيَسِّرْ ؛ اور آسان کر ۔ لِيْ ؛ میرے لئے ۔ اَمْرِيْ ؛ میرا کام ۔ تبلیغ کے لئے ۔

ترجمہ :- اور تو میرے لئے کام آسان کر ۔

وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ﴿۲۷﴾

وَاحْلُلْ ؛ اور کھول دے ۔ حل کر دے ۔ عُقْدَةً ؛ گرہ کو ، لکنت کو ، بستگی کو ۔ مِنْ لِّسَانِي ؛ میری زبان سے ۔

ترجمہ :- اور کھول دے میری زبان سے گرہ اور لکنت کو ۔

يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ﴿۲۸﴾

يَفْقَهُوْا ؛ کہ سمجھیں ۔ قَوْلِيْ ؛ میرے قول کو ، میری بات کو ۔

ترجمہ :- کہ لوگ میری بات سمجھیں ۔

وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ ﴿۲۹﴾

وَاجْعَلْ لِّيْ ؛ اور میرے لئے کر ، مقرر فرما ۔ وَزِيْرًا ؛ وزیر ، ہاتھ بٹانے والا ، معاون ، بوجھ اُٹھانے والا ۔ وِزْرٌ ؛ بوجھ ۔ مِنْ اَهْلِيْ ؛ میرے گھرانے کا ، میرے خاندان سے ، میرے لوگوں میں سے ۔

ترجمہ :- اور میرے خاندان میں سے میرا وزیر بنادے ۔

هٰرُوْنَ اَخِي ﴿۳۰﴾ اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِيْ ﴿۳۱﴾ وَاَشْرِكْهُ فِيْٓ اَمْرِيْ ﴿۳۲﴾

هٰـرُوْنَ ؛ ہارون ۔ اَخِيْ ؛ میرے بھائی کو ۔ اُشْـدُدْ بِـهٖ ؛ ان سے مضبوط کر ، محکم کر ، شدید وقوی بنادے ۔ اَزْرِيْ ؛ میری قوت کو ۔ وَاَشْرِكْهُ ؛ اور ان کو شریک بنادے ۔ فِيْٓ اَمْرِيْ ؛ میرے کام میں ، پیغمبری میں ، تبلیغ میں ۔

ترجمہ :- میرے بھائی ہارون کو ۔ اور ان سے میری قوت کو مضبوط کر دے ۔ اور ان کو میرے کام میں (کارِ تبلیغ میں) میرا شریک بنادے ۔

كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا ﴿۳۳﴾ وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا ﴿۳۴﴾ اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا ﴿۳۵﴾

كَيْ ؛ تاکہ ۔ نُسَبِّحَكَ ؛ ہم تیری تسبیح کریں ، تیری ذات کی پاکی بیان کریں ۔ كَثِيْرًا ؛ بہت ۔ وَنَذْكُرَكَ ؛ اور ہم (میں اور ہارون) تیرا ذکر کریں ۔ كَثِيْرًا ؛ بہت ۔ اِنَّكَ كُنْتَ ؛ بے شک تو ہے ۔ بِنَا ؛ ہم کو ۔ بَصِيْرًا ؛ خوب دیکھتا ، جانتا ، واقف ۔

ترجمہ :- تاکہ ہم تیری تسبیح اور پاکی بیان کریں بہت کچھ ۔ اور ہم خوب کثرت سے تیرا ذکر کریں ۔ تُو تو ہم کو خوب جانتا ہے ، دیکھتا ہے ۔

قَالَ قَدْ اُوْتِيْتَ سُؤْلَكَ يٰمُوْسٰى ﴿۳۶﴾

قَالَ ؛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ۔ قَدْ اُوْتِيْتَ ؛ تم دے دیے گئے ۔ سُؤْلَكَ ؛ تمہارے سوال کو ، تمہاری دُعا کو ، درخواست کو ۔ يٰمُوْسٰى ؛ اے موسٰی !

ترجمہ :- فرمایا تمہاری درخواست کو قبولیت دی گئی ، اے موسٰی !

وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً أُخْرَىٰٓ ۝۳۷

وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْکَ ؛ اور ہم نے اس سے پہلے تم پر احسان کیا ہے ۔ تمہیں ممنون کیا ہے ۔ مَرَّةً اُخْرٰی ؛ ایک اور دفعہ ۔

ترجمہ :- اور ہم نے تو تم پر ایک اور دفعہ ایک احسان کیا ہے ۔

إِذْ أَوْحَيْنَآ إِلَىٰٓ أُمِّكَ مَا يُوحَىٰٓ ۝۳۸

اِذْاَوْ حَيْنَا ؛ جب کہ ہم نے الہام کیا ۔ دل میں ڈالا ۔ اِلٰی اُمِّکَ ؛ تمہاری ماں کے ۔ مَا یُوْحٰی ؛ وہ حکم جس کا الہام کیا جارہا ہے اور اپنے وحی والہام سے حکم دیا ۔

ترجمہ :- جب ہم نے تمہاری ماں کو الہام کیا ۔

أَنِ اقْذِفِيهِ فِي التَّابُوتِ فَاقْذِفِيهِ فِي الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَأْخُذْهُ
عَدُوٌّ لِّي وَعَدُوٌّ لَّهُۥ ۚ وَأَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّي ۚ وَلِتُصْنَعَ عَلَىٰ عَيْنِيٓ ۝۳۹

اَنْ ؛ کہ ۔ اِقْذِفِیْ ؛ ڈال دے ۔ اقْذِفِیْهِ ؛ تو اس کو (موسٰی کو) ڈال دے ۔ فِی التَّابُوْتِ ؛ صندوق میں ۔ فَاقْذِفِیْهِ ؛ پھر اس صندوق کو ڈال دے ۔ فِی الْیَمِّ ؛ دریا میں ۔ فَلْیُلْقِهِ الْیَمُّ ؛ پھر اس صندوق کو ڈال دے گا دریا ۔ بِالسَّاحِلِ ؛ دریا کے کنارے ۔ یَاْخُذْهُ ؛ کہ اس کو لے لے ۔ عَدُوٌّ لِّیْ وَعَدُوٌّ لَّهٗ ؛ جو میرا بھی دشمن ہے اور موسٰی کا بھی دشمن ہے ۔ وَاَلْقَیْتُ عَلَیْکَ ؛ اور تم پر میں نے ڈال دی ۔ مَحَبَّةً مِّنِّیْ ؛ میری طرف سے محبت ۔ یعنی اللہ نے فرعون کے دل میں موسٰی کی محبت ڈال دی ۔ وَلِتُصْنَعَ ؛ اور تا کہ تم تیار کئے جاؤ ، تمہاری پرورش کی جائے ، تمہاری تربیت ہو ۔ عَلٰی عَیْنِیْ ؛ میرے زیرِ نگرانی ، میری آنکھ کے سامنے ، میری خاص توجہ کے تحت ۔

ترجمہ :- کہ ان کو ایک صندوق میں ڈال دو ۔ پھر اس صندوق کو دریا میں ڈال دو ۔ پھر دریا اس صندوق کو ساحل پر ڈال دے گا (ایک کنارے پر پھینک دے گا) پھر ان کو میرا اور ان کا دشمن لے لے گا ۔ اور میں نے تم پر محبت ڈال دی میری طرف سے (یعنی تمہاری محبت اپنے فضل و کرم سے اس کے دل میں ڈال دوں گا) اور تا کہ تم میرے زیرِ نگرانی ، میری آنکھوں کے سامنے پرورش کئے جاؤ ۔

إِذْ تَمْشِيٓ أُخْتُكَ فَتَقُولُ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ مَن يَكْفُلُهُۥ ۖ فَرَجَعْنَٰكَ إِلَىٰٓ أُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا
وَلَا تَحْزَنَ ۚ وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنَٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنَّٰكَ فُتُونًا ۚ

وقف لازم

فَلَبِثْتَ سِنِيْنَ فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ ۥ ثُمَّ جِئْتَ عَلٰى قَدَرٍ يّٰمُوْسٰى ﴿۴۰﴾

اِذْ تَمْشِيْٓ اُخْتُكَ ؛ یہ قصہ اس وقت کا ہے جب کہ تمہاری بہن چل رہی تھیں ۔ فَتَقُوْلُ ؛ پھر وہ کہتی تھیں ۔ هَلْ اَدُلُّكُمْ ؛اے بادشاہ فرعون کے لوگو! کیا تم کو بتاؤں ؟ پتہ دوں ؟ دَلَالَةٌ ؛ راستہ بتانا ۔ دَلِيْل ؛ رہنمائی کرنے والا ۔ عَلٰى مَنْ يَّكْفُلُهٗ ؛ ایک شخص کا جو موسٰی کو پالے ، اس کا متکفل ہوجائے ۔ فَرَجَعْنٰكَ ؛ پھر ہم نے تم کو واپس لایا ۔ رَجَعَ يَرْجِعُ رَجْعًا ؛ واپس کرنا ۔ رُجُوْعًا ؛ واپس ہونا ۔ اِلٰٓى اُمِّكَ ؛ تمہاری ماں کی طرف ۔ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا ؛ کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں ۔ وَلَا تَحْزَنَ ؛ اور وہ غمگین نہ ہوں ، حزن و ملال نہ کریں ۔

صاحبو ! اللہ تعالیٰ خود موسٰی علیہ السلام کے میلاد کو بیان فرماتا ہے اور بعض نادان ایسے بھی ہیں کہ حبیبِ خدا ﷺ کے میلاد کے ذکر سے ناخوش ہوتے ہیں اور اس کو رام لیلا سے مشابہ بتاتے ہیں ۔ موسٰی علیہ السلام کے لئے تو اللہ تعالیٰ احسان فرماتا ہے وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْكَ ؛ سے بیان کرتا ہے ۔ جتنی چیز بڑی دی جائے گی اتنا ہی بڑا احسان ہوگا ۔ غور کرو رسولِ خدا ﷺ کی پیدائش سے بڑھ کر ہم پر کیا احسان ہوگا ؟ آپ پیدا نہ ہوتے تو ہم مسلمان کیسے ہوتے اور خیرِ اُمّت میں کیسے داخل ہوتے ۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ تم پر اللہ نے جو انعام و اکرام کیا ہے اس کو بیان کرو ۔ بتاؤ حبیبِ خدا ﷺ کے پیدا ہونے سے زیادہ ہم پر کونسی نعمت ہے ؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مسلمانوں کو بشارت دو کہ ان پر خدا کا بڑا فضل و کرم ہوا ہے ۔ ایک دوسری جگہ فرماتا ہے کہ اس کے فضل و کرم پر خوشیاں مناؤ ۔ ہم کو چاہیئے کہ عید میلاد نبوی کی ایک دوسرے کو مبارک باد دیں ۔

عاشوراء میں یہودی روزہ رکھتے تھے ۔ حضرت نے ان سے پوچھا کہ تم اس دن کیوں روزہ رکھتے ہو ؟ انھوں نے کہا اس دن موسٰی علیہ السلام کو فرعون سے نجات ملی ہے ۔ حضرت نے فرمایا : نَحْنُ اَحَقُّ بِمُوْسٰى مِنْكُمْ ؛ یعنی ہم موسٰی کے متعلق تم سے زیادہ مستحق ہیں ، اور اس دن خود بھی روزہ رکھا ۔ موسٰی علیہ السلام کی نجات کی خوشی رسول اللہ ﷺ منائیں ، کیا تاریک دلی ہے کہ ہم حضرت کی پیدائش کی خوشی نہ منائیں !

بعض احادیث میں ہے کہ حضرتؐ کے تولد کی اطلاع ثویبہ ، ابولہب کی باندی نے دی تو اس نے اس کی آزادی کا اشارہ کردیا ۔ لہذا دوشنبہ کے دن اس کے عذاب میں گونہ تخفیف ہوتی ہے ۔ جلنے والے جلیں ، خوش ہونے والے ضرور خوش ہوں گے ۔

حدیث شریف میں ہے اَلَا بِذِكْرِ الصّٰلِحِيْنَ تَنْزِلُ الْبَرَكَةُ ۔ ہاں اچھوں کے ذکر سے برکت نازل ہوتی ہے تو سید الانبیاءؑ کے ذکر سے بطریقۂ اولیٰ برکت نازل ہوگی ۔

امام المحدثین علامہ ابو الخطاب عمرو بن دحیۂ کلبی نے اپنی کتاب التنویر فی مولد البشیر النذیر میں اور خاتم المحدثین امام جلال الدین سیوطی نے سبیل الھدٰی فی مولد المصطفٰی میں اس حدیث کو نقل کیا ہے : حضرت ابوالدرداءؓ فرماتے ہیں ، میں حضور نبی کریم ﷺ کے ہمراہ ایک دن ابو عامر انصاری کے مکان پر گیا ۔ ابو عامر اپنے قرابتیوں اور بچوں کو جمع کر کے حضور نبی کریمؐ کی ولادت کے حالات سُنا رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ وہ آج ہی کا دن تھا ، وہ آج ہی کا دن تھا ۔ حضور سرورِ عالم علیہ الصلوٰۃ و السلام نے ارشاد فرمایا : ابا عامر ! اللہ نے تمہارے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیے ہیں

حضورؐ کے حینِ حیات ہی سے میلاد النبی منانے کا ثبوت

اور فرشتے تمہاری مغفرت چاہتے ہیں ۔ جس نے تمہارے اس فعل کو کیا اس نے تم جیسی نجات حاصل کرلی ۔

امام المحدثین الفقیہ الشافعی علامہ احمد بن حجر المکی نے مولد کبیر میں اور علامہ ابو القاسم محمد بن عثمان نے الدار المنظم میں اور سیوطی نے سبیل الھدیٰ میں اس حدیث کو نقل کیا ہے : حضرت عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ ایک دن میں اپنے گھر میں لوگوں کو جمع کر کے ولادتِ باسعادت بیان کر رہا تھا ۔ لوگ مسرور ہو رہے تھے اور حمد باری اور درود شریف پڑھ رہے تھے ۔ اتنے میں خود سرورِ عالمؐ تشریف فرما ہوئے اور فرمایا : حَلَّتْ لَكُمْ شَفَاعَتِیْ یعنی میری شفاعت تم پر حلال ہوچکی ۔

وَقَتَلْتَ نَفْسًا ؛ اور تم نے ایک شخص کو مار ڈالا ۔ قبطی کو ایک گھونسا مارا اور وہ مرگیا ۔ فَنَجَّیْنٰکَ ؛ پھر ہم نے تم کو نجات دی ، بچالیا ، نکال لیا ۔ مِنَ الْغَمِّ ؛ غم سے ، فکر سے ۔ غَمَّ یَغُمُّ غَمًّا ؛ چھا جانا ۔ غَمَامٌ ۔ ابر ۔ آئندہ کا ھَمّ ماضی کا غم ہوتا ہے ۔ وَفَتَنّٰکَ فُتُوْنًا ؛ اور ہم نے مصیبتوں میں مبتلا کر کے تم کو آزمایا ۔ خوب محنتوں میں ڈالا ۔ فَلَبِثْتَ ؛ پھر تم ٹھہرے رہے ۔ سِنِیْنَ ؛ کئی سال ۔ فِیْ اَھْلِ مَدْیَنَ ؛ اہلِ مدین میں ، شعیبؑ کے پاس ۔ ثُمَّ جِئْتَ عَلٰی قَدَرٍ ؛ پھر تم قضا وقدر سے آئے ۔ یٰمُوْسٰی ؛ اے موسٰی ۔

ترجمہ :- جب کہ تمہاری بہن چل رہی تھیں پھر کہہ رہی تھیں کہ کیا میں تم کو بتاؤں ایسے شخص کو جو اس (بچہ) کا متکفل ہو (پرورش کرنے کا ذمہ دار ہو) ۔ پھر ہم نے تم کو تمہاری ماں کے پاس پہنچا دیا کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ حزن و ملال نہ کریں ۔ اور تم نے ایک شخص کو (قبطی کو) مار ڈالا تھا ۔ پھر ہم نے تم کو غَمّ و ھَمّ سے نجات دی اور تم کو خوب آزمایا ۔ پھر تم کئی سال (شعیب کے پاس) اہلِ مدین میں رہے ۔ پھر تم خوبیٔ قسمت سے ایک خاص وقت پر اے موسٰی ! اپنے وطن پہنچے ۔

وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِیْ ﴿٤١﴾

وَاصْطَنَعْتُکَ ؛ اور میں نے تم کو پیدا کیا ۔ لِنَفْسِیْ ؛ خاص اپنے لئے ۔ صَنَعَ یَصْنَعُ صَنْعَةً ؛ بنانا ، پیدا کرنا ، کاریگری ۔

ترجمہ :- اور میں نے تم کو خاص اپنے لئے پیدا کیا ۔

اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ بِاٰیٰتِیْ وَلَا تَنِیَا فِیْ ذِكْرِیْ ﴿٤٢﴾

اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْکَ ؛ اب تم اور تمہارے بھائی ہارون جاؤ ۔ بِاٰیٰتِیْ ؛ میری نشانیوں اور معجزات کے ساتھ ۔ وَلَا تَنِیَا ؛ اور سُستی نہ کرو ۔ فِیْ ذِكْرِیْ ؛ میری یاد میں ، میری یاد دہانی میں ، میری تبلیغ میں ۔ ذَکَرَ ؛ ذکر کیا ، یاد رکھا ۔

ترجمہ :- اب تم اور تمہارے بھائی میرے معجزے لے کر جاؤ ، اور میری یاد دہانی میں سُستی نہ کرو ۔

اِذْهَبَاۤ اِلٰی فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰی ﴿٤٣﴾

اِذْهَبَـآ اِلٰى فِرْعَوْنَ ؛ اب تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ ۔ اِنَّـهٗ طَغٰى ؛ وہ تو بڑا سرکش ہوگیا ہے ۔ طغیان میں پڑگیا ہے، حد سے بڑھ گیا ہے، بہت سر اُٹھایا ہے، نکل چکا ہے ۔

ترجمہ :- تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ وہ بہت سر اُٹھایا ہے ۔

فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ﴿٤٤﴾

فَقُوْلَا لَـهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا ؛ پھر تم دونوں اس سے نرمی سے بات کرو ۔ لَـعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ ؛ شاید کہ وہ نصیحت قبول کرے اور اس کے دل میں خدا کی یاد آجائے ۔ اَوْيَخْشٰى ؛ یا ڈرے اور خدا ترسی اختیار کرے ۔ خَشْيَةٌ ؛ رعب و جلال کی وجہ سے ڈرنا ۔

ترجمہ :- پھر اس سے نرمی سے بات کرو شاید کہ وہ نصیحت پکڑے (اور اس کے دل میں خدا کی یاد آجائے) یا وہ خدا ترسی اختیار کرے ۔

صاحبو! آج کل ایسے واعظ نکلے ہیں کہ بات بات پر لوگوں کو کافر بناتے ہیں ۔ یاد رکھو تم موسٰیؑ اور ہارونؑ سے زیادہ خدا کے پاس عزیز نہیں اور تمہارا مخاطب فرعون سے بدتر نہیں ۔ ایسے جلیل القدر پیغمبروں کو حکم ہوتا ہے کہ فرعون سے نرمی سے گفتگو کرو اور تم ہو کہ فوارۂ کفر و شرک اور لعنت بنے ہوئے ہو ۔ اگر ننانوے صورتیں کفر و شرک کی ہوں اور ایک صورت ایمان و اسلام کی ہو تو تم کبھی ایسی صورت پر کسی کو کافر نہ کہو ۔ مخاطب کے دل میں نہ شرک ہے نہ کفر، اور تم خواہ مخواہ بات بات پر مشرک کہنے کی جرأت کرتے ہو ۔ ذرا سمجھو اگر وہ اس کا اہل نہ ہوگا تو تمہارا شرک و کفر خود تم پر واپس ہوگا ۔ کیونکہ عمل اور ردِعمل برابر ہوتا ہے ۔

مسلمان کو مشرک نہ کہو

قَالَا رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ﴿٤٥﴾

قَالَا ؛ موسٰی اور ہارون نے عرض کیا ۔ رَبَّـنَـا ؛ اے ہمارے رب ۔ اِنَّـنَـا نَـخَافُ ؛ بے شک ہم ڈرتے ہیں، ہم کو خوف ہے ۔ اَنْ يَّـفْرُطَ عَلَيْنَا ؛ کہ ہم پر زیادتی کرے، بہ افراط ظلم و ستم ڈھائے ۔ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ؛ یا جوشِ غضب میں آجائے، اور طغیان و زیادتی کرے ۔

ترجمہ :- دونوں نے عرض کیا، خدایا! ہم کو تو خوف ہے کہ کہیں ہم پر وہ زیادتی نہ کرے یا ہم پر جوشِ غضب میں آجائے، اور کچھ زیادتی کرے ۔

قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِيْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰى ﴿٤٦﴾

قَالَ ؛ اللہ تعالٰی نے فرمایا ۔ لَا تَـخَافَا ؛ اے موسٰی و ہارون! تم نہ ڈرو ۔ اِنَّـنِيْ مَعَكُمَآ ؛ میں تمہارے ساتھ ہوں ۔ وہ تمہارا کیا بگاڑ سکتا ہے؟ میری مدد تمہارے ہمراہ ہے ۔ اَسْـمَـعُ وَاَرٰى ؛ وہ جو کچھ کہتا ہے میں سنتا ہوں اور جو کچھ کرتا ہے

دیکھتا ہوں، میں شنوا ہوں، بینا ہوں، میں تمہاری باتیں سنتا ہوں اور تمہاری حالت کو دیکھتا ہوں۔

ترجمہ:- فرمایا، تم نہ ڈرو میں تو تمہارے ساتھ ہوں۔ سنتا ہوں، دیکھتا ہوں۔

فَأْتِيَاهُ فَقُولَا إِنَّا رَسُولَا رَبِّكَ فَأَرْسِلْ مَعَنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ۖ قَدْ جِئْنَاكَ بِآيَةٍ مِّن رَّبِّكَ ۖ وَالسَّلَامُ عَلَىٰ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَىٰ ﴿٤٧﴾

فَاْتِيٰهُ ؛ پھر تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ۔ فَقُوْلَا ؛ پھر اس سے کہو۔ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّکَ ؛ ہم دونوں تیرے رب کے رسول ہیں، پیغمبر ہیں۔ فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ؛ پھر بھیج دے ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو۔ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ؛ اور ان کو نہ ستا، ایذا نہ دے، عذاب نہ کر۔ قَدْ جِئْنٰکَ بِاٰیَةٍ ؛ ہم تیرے پاس معجزہ لے کر آئے ہیں، نشانی لے کر آئے ہیں۔ مِنْ رَّبِّکَ ؛ تیرے رب کے پاس سے۔ وَالسَّلٰمُ ؛ اور سلام ہے، سلامتی ہے۔ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی ؛ اس پر جو ہدایت کی اتباع کرے، سیدھے راستہ پر چلے۔

ترجمہ:- پھر تم اس کے پاس جاؤ، اس سے کہو ہم تیرے پروردگار کے رسول ہیں، پھر ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دے، اور ان کو تکلیف نہ پہنچا (ان کو عذاب نہ کر) ہم تیرے رب کی طرف سے معجزہ لے کر آئے ہیں (نشانِ قدرت کے ساتھ آئے ہیں) اور وہی شخص سلامت رہ سکتا ہے جو (سیدھا راستہ چلتا ہے) ہدایت کی پیروی کرتا ہے۔

إِنَّا قَدْ أُوحِيَ إِلَيْنَا أَنَّ الْعَذَابَ عَلَىٰ مَن كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ﴿٤٨﴾

اِنَّا قَدْ اُوْحِیَ اِلَیْنَا ؛ بے شک ہم کو وحی کی گئی ہے، خدا کا فرمان پہنچا ہے۔ اَنَّ الْعَذَابَ ؛ کہ عذاب نازل ہوگا۔ عَلٰی مَنْ کَذَّبَ ؛ اس شخص پر جو جھٹلائے، تکذیب کرے۔ وَتَوَلّٰی ؛ اور منہ پھیرے، روگردانی کرے، نہ مانے۔

ترجمہ:- ہم کو تو وحی کی گئی ہے کہ جو حق کی تکذیب کرے گا اور (اس کو جھٹلائے گا) اس سے روگردانی کرے گا، اس پر عذاب آئے گا۔

قَالَ فَمَن رَّبُّكُمَا يَا مُوسَىٰ ﴿٤٩﴾

موسیٰ اور ہارون حسب الحکم فرعون کے پاس جاتے ہیں۔ قَالَ ؛ فرعون نے کہا، فرعون پوچھتا ہے۔ فَمَنْ رَّبُّکُمَا ؛ تمہارا پروردگار ہے کون؟ یٰمُوْسٰی ؛ اے موسیٰ!

ترجمہ:- کہا، تمہارا رب کون ہے اے موسیٰ۔

قَالَ رَبُّنَا الَّذِيْٓ اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ﴿۵۰﴾

قَالَ ؛ موسیٰ نے کہا ۔ رَبُّنَا ؛ ہمارا رب ۔ اَلَّذِیْ ؛ وہ ہے جس نے ۔ اَعْطٰی کُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهٗ ؛ جس نے ہر شئے کو اس کی فطرت کے مطابق صورت عطا کی ۔ ثُمَّ هَدٰی ؛ پھر اسی کے مطابق کام کرنے کی رہنمائی کی ۔

ترجمہ :- کہا ، ہمارا رب تو وہ ہے جس نے ہر شئے کو مناسب صورت عطا کی پھر (اسی کے مطابق) ہدایت اور رہنمائی کی ۔

خدائے تعالیٰ سب چیزوں کو جانتا ہے ، پیدا کرنے سے پہلے جانتا ہے ۔ ہر ایک کو اسی کے لوازم کے ساتھ جانتا ہے ۔ ایک کلی حکم فرماتا ہے کہ اس کی اتباع کریں اور خیرِ کثیر حاصل کریں ۔ مگر بعض کی طبیعت ایسی ہوتی ہے کہ نصیحت قبول کرنے کو تیار نہیں ۔ لاکھ سمجھاؤ کبھی نہ مانیں گے ۔ اگر کسی حقیقت کے مناسب کوئی کام ہوتا ہے تو کام کے پیدا کرنے کی طرف توجہ فرماتا ہے اور فعل کو ''کُن'' فرماتا ہے ۔ اگر کام کسی کی طبیعت کے مناسب نہیں ہوتا تو کام کو پیدا ہونے کا حکم نہیں دیتا ۔ کیونکہ اس کی فطرت اور طبیعت اس حکم پر عمل کرنے سے انکار کرتی ہے ۔

دیتا ہے ہراک کو حکیم جس کی جیسی فطرت ہے (حسرت صدیقی)

قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى ﴿۵۱﴾

قَالَ ؛ فرعون نے کہا ۔ فَمَا بَالُ ؛ پھر کیا حال ہوا ؟ کیا حساب کتاب ہوگا ؟ اَلْقُرُوْنِ الْاُوْلٰی ؛ گزشتہ لوگوں کا ، اگلے طبقوں کا ، اگلے قرنوں کا ۔

ترجمہ :- کہا ، پھر گزشتہ لوگوں کا کیا حال ہوا ؟

قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ فِيْ كِتٰبٍ ۚ لَا يَضِلُّ رَبِّيْ وَلَا يَنْسَى ﴿۵۲﴾

قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّیْ ؛ موسیٰ نے کہا اس کا علم میرے خدا کے پاس ہے ۔ فِیْ کِتٰبٍ ؛ لوحِ محفوظ میں ، یا ان کے اعمال ناموں میں ۔ لَا یَضِلُّ رَبِّیْ ؛ میرا خدا غلطی نہیں کرتا ۔ وَلَا یَنْسٰی ؛ اور نہ بھولتا ہے ۔

ترجمہ :- کہا ، اس کا علم تو میرے رب کے پاس ہے ، ایک کتاب میں لکھا ہوا ہے ۔ میرا خدا نہ غلطی کرتا ہے اور نہ بھولتا ہے ۔

الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا

وَّسَلَكَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؕ فَاَخْرَجْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى ﴿۵۳﴾

اَلَّذِیْ جَعَلَ لَکُمْ ؛ وہ جس نے تمہارے لئے بنایا ۔ اَلْاَرْضَ مَھْدًا ؛ زمین کو فرش کی طرح ، تمہارے لیٹنے ، بیٹھنے کے لائق ۔ وَسَلَکَ لَکُمْ ؛ اور تمہارے لئے بنایا ، نکالا ۔ فِیْھَا ؛ اس زمین میں ۔ سُبُلًا ؛ راستے ، جمع سَبِیْلٌ ۔ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؛ اور آسمان یا ابر سے پانی برسایا ۔ ہر وہ چیز جو سر کے اوپر ہے سَماء ہے خواہ ابر ہو یا آسمان ۔ سُمُوٌّ ۔ بلند ہونا ۔ فَاَخْرَجْنَابِہٖ ؛ پھر ہم نے اس پانی سے نکالا ۔ اَزْوَاجًا ؛ مختلف قسم ، طرح طرح کے ۔ مِنْ نَّبَاتٍ ؛ نباتات کے ، قسم قسم کی سبزی ۔ شَتّٰی ؛ مختلف ، رنگ رنگ کے ۔

ترجمہ :- وہ جس نے تمہارے لئے زمین کا فرش بچھایا ، اس میں راستے نکالے اور ابر سے پانی برسایا ۔ پھر اس پانی سے رنگا رنگ اور قسم قسم کی سبزیاں اور نباتات اُگائے ۔

كُلُوْا وَارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی النُّهٰى ﴿۵۴﴾

کُلُوْا ؛ اب تم کھاؤ ۔ وَارْعَوْا اَنْعَامَکُمْ ؛ اور اپنے چوپایوں کو چراؤ ۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ ؛ بے شک اس میں ہماری نشانیاں ہیں ، ہمارے آثارِ قدرت ہیں ۔ مگر کن کے لئے ؟ لِاُولِی النُّھٰی ؛ عقل والوں کے لئے ، ان کے لئے جن کی عقل بری باتوں سے منع اور نہی کرتی ہے ۔ نُھٰی جمع نُھْیَہ ۔ عقل ۔

ترجمہ :- اب تم کھاؤ اور اپنے جانوروں کو چراؤ ۔ بے شک اس میں عقل والوں کے لئے (آثارِ قدرتِ الٰہی کی) نشانیاں ہیں ۔

رکوع ۲ | ۱۱

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِیْهَا نُعِیْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ﴿۵۵﴾

مِنْھَا خَلَقْنٰکُمْ ؛ اسی زمین سے ہم نے تم کو پیدا کیا ، مخلوق کیا ۔ وَفِیْھَا نُعِیْدُکُمْ ؛ اور اسی میں پھر تم کو ڈالیں گے ، داخل کریں گے ، اعادہ کریں گے ۔ وَمِنْھَا نُخْرِجُکُمْ ؛ اور اسی زمین سے تم کو نکالیں گے ، خارج کریں گے ۔ تَارَۃً اُخْرٰی ؛ دوبارہ ، دوسری بار ۔

ترجمہ :- اسی سے ہم نے تم کو پیدا کیا اور اسی میں تم کو پھر داخل کریں گے اور اسی سے تم کو دوبارہ نکالیں گے ۔

وَلَقَدْ اَرَیْنٰهُ اٰیٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَاَبٰى ﴿۵۶﴾

وَلَقَدْ اَرَیْنٰہُ ؛ اور ہم نے اس کو دکھا دیں ۔ اٰیٰتِنَا کُلَّھَا ؛ ہماری تمام نشانیاں ، معجزے ۔ فَکَذَّبَ ؛ پھر اس نے

تکذیب کی ، جھٹلایا ، نہ مانا ۔ وَاَبٰی ؛ اور انکار کیا ، اِبا کیا ۔

ترجمہ :- اور ہم نے اس کو تمام معجزے دکھا دیے پھر اس نے جھٹلایا اور انکار کیا ۔

قَالَ اَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ اَرْضِنَا بِسِحْرِكَ يٰمُوْسٰى ﴿٥٧﴾

قَالَ ؛ فرعون نے کہا ۔ اَجِئْتَنَا ؛ کیا تو ہمارے پاس اس لئے آیا ہے ۔ لِتُخْرِجَنَا ؛ کہ ہم کو نکالے ۔ مِنْ اَرْضِنَا ؛ ہماری سرزمین سے ، ہمارے ملک سے ۔ بِسِحْرِكَ ؛ اپنے جادو اور سحر کے زور سے ۔ يٰمُوْسٰى ؛ اے موسٰی ۔

ترجمہ :- کہا ، کیا تو ہمارے پاس اس لئے آیا ہے کہ ہم کو ہماری سرزمین سے اپنے جادو سے نکالے اے موسٰی ۔

فَلَنَاْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ وَلَآ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى ﴿٥٨﴾

فَلَنَاْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ ؛ پس اب ہم تیرے پاس جادو لائیں گے ، سحر کریں گے ۔ مِثْلِهٖ ؛ ایسے ہی ۔ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ ؛ اب ٹھیرا ہمارے اور تیرے درمیان ۔ مَوْعِدًا ؛ ایک وعدے کی جگہ ۔ لَا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ ؛ کہ ہم اس کا خلاف نہ کریں ۔ وَلَآ اَنْتَ ؛ اور نہ تو ۔ مَكَانًا سُوًى ؛ ایک ہموار صاف میدان میں ۔

ترجمہ :- اب ہم بھی اسی طرح تیرے پاس جادو لائیں گے ۔ پھر ہمارے اور تیرے درمیان ایک وعدہ گاہ مقرر کر کہ اس سے (تجاوز نہ کریں) خلاف نہ کریں ، نہ ہم نہ تو ، ایک صاف اور ہموار میدان میں ۔

قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ وَاَنْ يُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ﴿٥٩﴾

قَالَ ؛ موسٰی نے کہا ۔ مَوْعِدُكُمْ ؛ تمہارے وعدہ کی جگہ ، تمہارے وعدہ کا وقت ۔ يَوْمُ الزِّيْنَةِ ؛ میلہ اور جشن کا دن ہے ، وہ دن ہے جس میں زینت و آرائش ہوگی ۔ وَاَنْ يُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ؛ اور یہ کہ لوگ جمع کئے جائیں دن چڑھے ، چاشت کے وقت ۔

ترجمہ :- کہا ، تمہارا وعدہ میلہ کا دن ہے اور یہ کہ سب لوگ جمع کئے جائیں دن چڑھے (چاشت کے وقت) ۔

فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ﴿٦٠﴾

فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ ؛ پھر فرعون واپس گیا ، پلٹا ۔ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ؛ پھر اپنے تدابیر کو جمع کیا ، جادو کا سامان اکٹھا کیا ، مکر و کید کا اہتمام کیا ۔ ثُمَّ اَتٰى ؛ پھر آیا ۔

ترجمہ :- پھر فرعون واپس ہوا ، اور اپنی ساری تدبیریں جمع کرلیں (فراہم کرلیں) پھر آیا ۔

قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۚ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ﴿٦١﴾

قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى ؛ موسیٰ نے ساحروں سے کہا ۔ وَيْلَكُمْ ؛ تم پر افسوس ہے، تمہاری بدبختی ہے، تم پر ہائے وائے ہے ۔
لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ؛ تم اللہ پر افترا پردازی نہ کرو، خدا پر جھوٹ نہ باندھو ۔ فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ؛ کہ تم کو کھپا دے عذاب سے، تم کو نیست و نابود کردے، جڑ پیڑ سے اکھیڑ دے ۔ سُحْتٌ ؛ رشوت، حرام کا مال، سودخوری جو تباہی کا باعث ہے ۔
وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ؛ اور جو افترا پردازی کرتا ہے، جھوٹ کہتا ہے وہ ناکام ہوتا ہے ۔

ترجمہ :- موسیٰ نے ان سے کہا، افسوس ! تم خدا پر جھوٹ نہ باندھو (افترا نہ کرو) کہ کہیں تم کو عذاب سے نیست و نابود نہ کردے اور جو جھوٹ کہتا ہے وہ ناکام ہوتا ہے ۔

فَتَنَازَعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ وَاَسَرُّوا النَّجْوٰى ﴿۶۲﴾

فَتَنَازَعُوْٓا ؛ پھر وہ آپس میں جھگڑنے لگے، کشمکش کرنے لگے، سوال جواب کرنے لگے ۔ اَمْرَهُمْ ؛ اپنے کام کے متعلق ۔ بَيْنَهُمْ ؛ آپس میں ۔ وَاَسَرُّوا ؛ اور چھپے چھپے کام کرنے لگے یعنی سحر ۔ اَلنَّجْوٰى ؛ سرگوشیاں، کانا پھوسی ۔

ترجمہ :- پھر وہ آپس میں نزاع کرنے لگے (اور جھگڑنے لگے) اور چپکے چپکے سرگوشیاں (اور مشورے) کرنے لگے ۔

قَالُوْٓا اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ﴿۶۳﴾

قَالُوْٓا ؛ لوگوں نے کہا، فرعون اور اس کے ساتھیوں نے کہا ۔ اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ ؛ یہ بے شک دو بڑے جادوگر ہیں ۔ يُرِيْدٰنِ ؛ ارادہ رکھتے ہیں، چاہتے ہیں ۔ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ ؛ کہ تم کو نکال دیں ۔ مِنْ اَرْضِكُمْ ؛ تمہاری سرزمین سے ۔ بِسِحْرِهِمَا ؛ اپنے سحر اور جادو کے زور سے ۔ وَيَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمْ ؛ اور دُور کردیں تمہارے طریقہ کو، تمہارے مذہب کو، رسم و رواج کو مٹا دیں ۔ اَلْمُثْلٰى ؛ جو بہتر ہے ۔ اَمْثَلُ ۔ افضل، بہتر ۔ اَمْثَلُ کا مؤنث مُثْلٰى ہے ۔

ترجمہ :- لوگوں نے کہا یہ دونوں بڑے ساحر ہیں، ان کا ارادہ ہے کہ تم کو تمہاری سرزمین سے اپنے سحر کے زور سے نکال دیں اور تمہارے اچھے طریقہ کو باطل کردیں ۔

فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا ۚ وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى ﴿۶۴﴾

فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ؛ پھر تم اپنی سب تدبیروں کا انتظام کرلو، جادو کا سامان جمع کرلو ۔ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا ؛ پھر مقابلہ کرنے کو تم صف باندھ کر قطار باندھ کر آجاؤ ۔ وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ ؛ اور آج وہی کامیاب ہوگا، فلاح پائے گا ۔ مَنِ اسْتَعْلٰى ؛ جو غالب ہوجائے، جو اعلیٰ ہو ۔

ترجمہ :- اب تم اپنے سحر و مکر کے ساز و سامان کو جمع کرلو اور صف باندھ کر آجاؤ ۔ آج وہی کامیاب اور فلاح پانے والا ہوگا جو غالب آجائے گا ۔

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ﴿٦٥﴾

قَالُوْا ؛ جادوگروں نے کہا ۔ يٰمُوْسٰى ؛ اے موسٰی ! اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ ؛ کیا تم پہلے ڈالوگے ۔ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ؛ یا ہم ہوں گے پہلے ڈالنے والے جادو کا سامان ۔

ترجمہ :- (انھوں نے) کہا اے موسٰی کیا تم پہلے ڈالتے ہو یا ہم پہلے ڈالیں ۔

قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ﴿٦٦﴾

قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ؛ موسٰی نے کہا ، نہیں ! بلکہ تم ڈالو ، پہل تمہارے ہی طرف سے ہو ۔ فَاِذَا ؛ تو کیا دیکھتے ہیں کہ یکا یک ، ناگہاں طور سے ۔ حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ ؛ ان کی رسیاں اور ان کے ڈنڈے ان کی لاٹھیاں اور عصا ۔ عِصِيٌّ جمع عَصَا ۔ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ ؛ موسٰی کے خیال میں آنے لگے ۔ مِنْ سِحْرِهِمْ ؛ ان کے جادو اور نظر بندی کی وجہ سے ۔ اَنَّهَا تَسْعٰى ؛ کہ وہ دوڑتے ہیں ۔ سَعْيٌ ۔ دوڑنا ، کوشش کرنا ۔

ترجمہ :- کہا ، بلکہ تم ڈالو ۔ تو یکا یک ان کی رسیاں اور لاٹھیاں ان کے سحر سے ایسی معلوم ہوتی ہیں کہ وہ دوڑتی ہیں ۔

فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ﴿٦٧﴾

فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ ؛ پھر اپنے جی میں پانے لگے ، احساس کرنے لگے ۔ خِيْفَةً ؛ کچھ خوف ۔ مُّوْسٰى ؛ موسٰی ۔

ترجمہ :- پھر موسٰی نے اپنے دل میں خوف کو محسوس کیا (کچھ گھبرا گئے) ۔

صاحبو ! جادوگر ہو یا نظر بندی کرنے والا ہو ، ان کو اپنے کام پر کچھ زعم رہتا ہے ۔ خدا کے بندے زور وقوت کو صرف خدا میں سمجھتے ہیں ، اس کی استغنائے ذاتی کی طرف ان کی توجہ رہتی ہے ۔ اس کی ذاتِ پاک کو وہ لا ابالی سمجھتے ہیں ۔ ان کی نظر ذوالجلال و الاکرام پر رہتی ہے ۔ وہ خدا سے ڈرتے بھی ہیں اور خدا سے اُمید بھی رکھتے ہیں ۔

صاحبو ! دیکھو ! سحر کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : يُخَيَّلُ (خیال میں ہونا) ایک اور جگہ موسٰیؑ کے عصا کو فرماتا ہے : فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ یعنی معجزے سے موسٰیؑ کے عصا کی قلب ماہیت ہوگئی اور وہ حقیقۃً سانپ بن گیا نہ کہ سانپ نظر آیا ۔

قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ﴿٦٨﴾

قُلْنَا لَا تَخَفْ ؛ ہم نے کہا موسٰی ڈرومت ۔ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ؛ تم ہی ہو اعلیٰ ، تم ہی ہو غالب ۔

ترجمہ :- ہم نے کہا (موسٰی) تم گھبراؤ نہیں ، تم ہی اعلیٰ رہوگے (بالا رہوگے) ۔

وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ؕ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ؕ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى ﴿۶۹﴾

وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ ؛ اور تم ڈال دو جو تمہارے ہاتھ میں ہے ۔ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ؛ وہ نگل جائے گا ان تمام چیزوں کو کہ جو ان ساحروں نے کیا ہے ۔ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ؛ انھوں نے جو کچھ کیا ہے وہ جادوگر کی نظر بندی ہے، مکر ہے، فریب ہے ۔ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ ؛ اور ساحر کبھی فلاح نہ پائے گا، کامیاب نہ ہوگا ۔ حَيْثُ اَتٰى ؛ جہاں پہنچتا ہے ۔

ترجمہ :- (موسٰی !) تم اپنے ہاتھ میں جو ہے (عصا) پھینک دو ۔ انھوں نے جو کچھ بنایا ہے اس کو وہ نگل جائے گا انھوں نے جو کیا ہے، جادو کا فریب ہے، (نظر بندی ہے) ۔ جادوگر کہیں جائے (کچھ ہی کرے) ہرگز (کامیاب نہیں ہوسکتا) فلاح نہیں پاسکتا ۔

فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى ﴿۷۰﴾

فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ ؛ پھر ڈال دیے گئے جادوگر ۔ سُجَّدًا ؛ بحالیکہ وہ سجدہ کرتے ہیں ۔ سَحَرَةٌ جمع سَاحِرٌ ۔ اور سُجَّدًا جمع سَاجِدٌ ۔ تمام جادوگر سجدے میں گر پڑے ۔ قَالُوْا ؛ ساحروں نے کہا ۔ اٰمَنَّا ؛ ہم ایمان لائے ۔ بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَ مُوْسٰى ؛ ہارون و موسٰی کے رب پر ۔

ترجمہ :- پھر ساحر سجدے میں گر پڑے اور کہہ اُٹھے ہم ہارون اور موسٰی کے رب پر ایمان لاتے ہیں ۔

قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ؕ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُوصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ ۫ وَلَتَعْلَمُنَّ اَيُّنَآ اَشَدُّ عَذَابًا وَّاَبْقٰى ﴿۷۱﴾

قَالَ ؛ فرعون نے کہا ۔ اٰمَنْتُمْ لَهٗ ؛ تم نے موسٰی کو مان لیا، اس پر ایمان لاچکے ۔ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ؛ قبل اس کے کہ میں تم کو اجازت دوں، میری مرضی کے خلاف اور اذن کے بغیر ایمان لاچکے ۔ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمْ ؛ بے شک یہ موسٰی تمہارا بڑا ہے، وہ بڑا ساحر ہے، تم چھوٹے ہو ۔ تم سب اس کے فرماں بردار ہو ۔ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ؛ جس نے تم کو جادو سکھایا ہے ۔ فَلَاُقَطِّعَنَّ ؛ میں ضرور ٹکڑے ٹکڑے کردوں گا، میرے حکم سے لوگ تم کو پارہ پارہ کردیں گے ۔ یہاں لامِ تاکید ہے لائے نفی نہیں ۔ اَيْدِيَكُمْ ؛ تمہارے ہاتھوں کو ۔ وَاَرْجُلَكُمْ ؛ اور تمہارے پاؤں کو ۔ مِنْ خِلَافٍ ؛ دو مخالف جانبوں سے، ایک ہاتھ تو دوسرا پاؤں ۔ وَلَاُوصَلِّبَنَّكُمْ ؛ اور میں یقیناً تم کو صلیب پر چڑھا دوں گا، تمہیں سولی دے دوں گا، دار پر کھینچوں گا ۔ یہاں لامِ تاکید ہے لائے نفی نہیں ۔ اس میں واؤ زاید ہے جو پڑھا نہیں جاتا ۔ فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ ؛ کھجور کے جھاڑ کے تنہ میں ۔ وَلَتَعْلَمُنَّ ؛ اور تم کو خوب معلوم ہوجائے گا، خوب جان لوگے ۔ اَيُّنَا ؛ ہم میں سے کون ؟ اَشَدُّ عَذَابًا وَّ اَبْقٰى ؛ سخت ہے عذاب میں اور باقی رہنے والا ہے، کس کا عذاب سخت تر ہے اور دیر پا تر ہے ۔

ترجمہ:- (فرعون نے) کہا، کیا تم میری اجازت سے پہلے ہی موسٰی پر ایمان لاچکے۔ وہ تو تمہارا بڑا سردار ہے جس نے تمہیں جادو سکھایا ہے۔ اب میں ایک دوسرے کے خلاف ہاتھ پیر کاٹ دیتا ہوں (ایک ہاتھ تو دوسرا پاؤں) اور تم کو تنہ:- درختِ خرما پر دار پر چڑھاتا ہوں (صلیب دیتا ہوں) اس وقت تم کو خوب معلوم ہوجائے گا کہ ہم میں سے کس کا عذاب سخت تر ہے اور دیر پا تر ہے۔

صاحبو! فرعون سحر سے نابلد تھا، جادو کی حقیقت وہ کیا جانتا۔ موسٰی علیہ السلام کو بھی جادوگر سمجھا۔ جادوگر جو صاحبِ فن تھے، وہ سحر کی حقیقت کو جانتے تھے۔ انھوں نے سمجھ لیا کہ وہ جادو نہیں، موسٰی کا معجزہ ہے۔ یہ کام انسانی قدرت سے باہر ہے۔ یہ کرشمۂ قدرتِ الٰہی ہے۔ یہ سمجھنا تھا کہ ایمان آ گیا۔ ایمان اور یقین آتا ہے لایا نہیں جاتا۔ کیا کوئی شخص اجازت لے کر یقین کرتا ہے۔ یقین بے اختیاری چیز ہے۔ اس کو اجازت سے کیا علاقہ؟ جاہل فرعون نہ سحر کو جانے نہ معجزے کو سمجھے۔ نہ یہ سمجھے کہ ایمان آتا کس طرح ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ بعض دفعہ بار بار ایک چیز کا خیال کرنے اور اس پر توجہ کرنے سے ایک قسم کا تاثر پیدا ہوتا ہے۔ ایک بات کا اعادہ اختیاری ہے مگر اس سے جو تاثر پیدا ہوتا ہے، اس سے جو انفعال پیدا ہوتا ہے وہ بے اختیاری ہے۔

قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا

مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالَّذِىْ فَطَرَنَا فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ ؕ اِنَّمَا تَقْضِىْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ؕ ﴿٧٢﴾

قَالُوْا؛ انھوں نے کہا۔ لَنْ نُّؤْثِرَكَ؛ ہم تجھے ہرگز ترجیح نہ دیں گے، تجھے زیادہ نہ سمجھیں گے، تجھے اختیار نہ کریں گے۔ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ؛ ان واضح دلائل پر جو ہمارے پاس پہنچے ہیں۔ وَالَّذِىْ فَطَرَنَا؛ اور خدا پر جس نے ہمیں پیدا کیا ہے۔ فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ؛ تو کر جو کرنا چاہتا ہے۔ اِنَّمَا تَقْضِىْ؛ تو فیصلہ کردے گا، تو ختم کردے گا۔ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا؛ اس دنیوی زندگی کو، تو ہم کو مار ڈال سکتا ہے، مگر ہم کو ہمارے ایمان سے پھیر نہیں سکتا۔

ترجمہ:- ان لوگوں نے کہا، ہم ان واضح دلائل پر جو ہمارے پاس پہنچے ہیں اور اس خدا پر جس نے ہم کو پیدا کیا، تجھے ترجیح نہیں دے سکتے۔ اب جو کرنا چاہتا ہے کرگزر۔ تو اس دنیوی زندگی کا فیصلہ کرسکتا ہے (اور مار کر اس کو ختم کرسکتا ہے)۔

اِنَّآ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا وَمَآ اَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿٧٣﴾

اِنَّآ اٰمَنَّا؛ بے شک ہم ایمان لائے ہیں۔ بِرَبِّنَا؛ ہمارے رب پر۔ لِيَغْفِرَ لَنَا؛ تاکہ ہماری مغفرت کرے، ہم کو بخش دے۔ ہماری خطاؤں کو، ہماری تقصیروں کو اور بھول چوک کو۔ وَمَآ اَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ؛ اور جو تو کروایا ہم سے بہ زبردستی،

تونے زور وقوت سے اس سحر کرنے پر مجبور کیا ہے ۔ ہم اس سے بھی معافی چاہتے ہیں ۔ مِنَ السِّحْرِ ؛ جادو سے ۔ مَا کا بیان ہے ۔ وہ سحر جس پر تو نے ہم کو مجبور کیا ہے ۔ وَاللّٰهُ خَيْرٌ ؛ اور اللہ خیرِ محض ہے، سب سے بہتر ہے ۔ وَاَبْقٰى ؛ اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے ۔ سب فنا ہوں گے خدا باقی رہے گا، وہی باقی تر ہے ۔

ترجمہ :- ہم اپنے خدا پر اس لئے ایمان لائے ہیں کہ ہماری خطاؤں کو اور اس سحر کو جس پر تو نے ہم کو مجبور کیا ہے، معاف کرے (اپنے دامنِ مغفرت میں لے لے) اور اللہ خیر ہی خیر ہے اور سب سے زیادہ باقی رہنے والا ہے (اس کی بقا ذاتی ہے) ۔

صاحبو! ذرا ساحرانِ زمانۂ موسیٰ کی توبہ کو تو دیکھو، ان کے استقلال کو دیکھو، ان کا جیسا باطن ہوگیا تھا ان کا ظاہر بھی ہوگیا تھا ۔ خدا کے واسطے جان دے دی اور ایمان سے منہ نہ موڑا ۔ ان کے منہ سے ڈر کر خلافِ ایمان کوئی کلمہ نہ نکلا ۔ یہ ایمان ہے جس سے حقیقی شادمانی پیدا ہوتی ہے ۔ ڈرنا نامردوں کا کام ہے ۔ جاں باز کہیں غیرِ خدا سے ڈرتے ہیں؟

اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ۭ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ﴿٧٤﴾

اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ ؛ بے شک جو آئے گا ۔ رَبَّهٗ ؛ اپنے خدا کے پاس ۔ مُجْرِمًا ؛ مجرم اور گنہگار بن کر ۔ فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ؛ تو اس کے لئے دوزخ ہے ۔ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ؛ تو اس میں مرتا ہے نہ جیتا ہے ۔ چونکہ عذاب سے بار بار مرتا ہے اور بار بار جیتا ہے لہٰذا اس کی زندگی نہ مُردوں میں نہ زندوں میں ۔

ترجمہ :- بے شک جو اپنے خدا کے پاس مجرم بن کر حاضر ہو اس کے لئے تو جہنّم ہے جہاں وہ نہ مرتا ہے نہ جیتا ہے ۔

وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ﴿٧٥﴾

وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا ؛ اور جو خدا کے پاس ایمان رکھ کر حاضر ہوتا ہے ۔ قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ ؛ اور عملِ صالح بھی کیا ہے، نیکیاں اور شائستہ کام کئے ہیں ۔ فَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ ؛ تو ان لوگوں کے لئے ہیں ۔ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ؛ اعلیٰ درجے، بلند مرتبے، اونچے مقامات ۔

ترجمہ :- اور جو ایمان کے ساتھ دربارِ الٰہی میں حاضر ہوتا ہے، عملِ صالح بھی کیا ہے تو ان لوگوں کے لئے اعلیٰ درجے ہیں (بلند مرتبے ہیں، اعلیٰ مقامات ہیں) ۔

ع ٢٢ ٣ ١٢ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ جَزٰۗؤُا مَنْ تَزَكّٰى ﴿٧٦﴾

جَنّٰتُ عَدْنٍ ؛ ہمیشہ رہنے کی جنتیں، بسنے رہنے کے باغ ہیں ۔ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؛ جن کے نیچے نیچے نہریں

بہتی ہیں، اور ہمیشہ سرسبز و شاداب رہتی ہیں۔ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؛ یہ ایمان دار لوگ اس میں ہمیشہ رہیں گے، ان کو خلود اور دوام نصیب ہوگا۔ ذٰلِکَ جَزٰٓؤُا ؛ یہ جزا ہے، بدلہ ہے، انعام ہے۔ مَنْ تَزَکّٰی ؛ جو کفر و شرک اور گناہوں سے پاک صاف رہا۔ جس نے تزکیۂ نفس کیا۔

ترجمہ :- ہمیشہ رہنے کی جنتیں ہیں جن کے نیچے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ جن میں وہ (ایمان دار لوگ) ہمیشہ رہیں گے۔ یہ ان لوگوں کی جزا اور انعام ہے جو پاک و صاف رہتے ہیں۔

وَلَقَدْ اَوْحَیْنَآ اِلٰی مُوْسٰٓی ۵ اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِیْ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِیْقًا فِی الْبَحْرِ یَبَسًا لَّا تَخٰفُ دَرَکًا وَّلَا تَخْشٰی ﴿۷۷﴾

وَلَقَدْ اَوْحَیْنَا ؛ اور ہم نے تو وحی کردی تھی، حکم بھیج دیا تھا۔ اِلٰی مُوْسٰی ؛ موسٰی کی طرف۔ ہم نے موسٰی کو حکم دیا تھا۔ اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِیْ ؛ کہ راتوں رات لے کر نکل جاؤ میرے بندوں کو۔ رات رہے سے میرے بندوں یعنی بنی اسرائیل کو لے کر نکل جاؤ۔ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِیْقًا ؛ پھر ڈال دو ان کو راستہ پر، پھر ان کو راستہ پر لگادو۔ فِی الْبَحْرِ ؛ سمندر میں، دریا میں۔ یَبَسًا ؛ خشک، سوکھا۔ تم سمندر میں چلو بحیرۂ قلزم کے کنارے۔ سوئز میں چلو۔ وہ خشک ہوجائے گا۔ لَا تَخٰفُ دَرَکًا ؛ بحالیکہ تم ڈرتے نہیں ہو تعاقب سے، پکڑے جانے سے۔ وَلَا تَخْشٰی ؛ اور تم ڈرتے نہ ہو، تم کو کسی قسم کی ہیبت نہ ہو، پیچھے کا کچھ خوف و خطر نہ ہو۔

ترجمہ :- اور ہم نے موسٰی کو وحی کردی تھی کہ راتوں رات میرے بندوں کو لے کر نکل جاؤ اور ان کو سمندر میں خشک راستہ پر ڈال دو۔ تم کو نہ تعاقب کا خوف ہوگا نہ کسی قسم کی ہیبت۔

فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِیَهُمْ مِّنَ الْیَمِّ مَا غَشِیَهُمْ ﴿۷۸﴾

فَاَتْبَعَهُمْ ؛ پھر ان کا تعاقب کیا، ان کے پیچھے چلا۔ فِرْعَوْنُ ؛ فرعون۔ بِجُنُوْدِهٖ ؛ اپنے لشکروں کے ساتھ۔ فَغَشِیَهُمْ ؛ پھر ان پر چھا گیا، ان کو گھیر لیا، ان کو ڈھانک لیا۔ مِنَ الْیَمِّ ؛ سمندر سے۔ مِنَ الْیَمِّ بیان ہے مَا کا۔ مَا غَشِیَهُمْ ؛ جو گھیر لیا، جو چھا گیا۔

ترجمہ :- پھر فرعون نے اپنے لشکروں کو لے کر ان کا (قومِ موسٰی کا) تعاقب کیا پھر ان پر سمندر کی جو موجیں چھا گئیں، چھا گئیں۔

ہم مذہبی لوگ تو معجزوں کے قائل ہیں، قدرتِ خدا کے ماننے والے ہیں۔ موسٰی علیہ السلام جب سوئز سے عبور کرنا چاہتے تھے تو قدرتِ الٰہی سے دونوں جانب سے پانی ہٹ گیا اور حضرت موسٰیؑ اور بنی اسرائیل پار نکل گئے۔ ان کو جاتا دیکھ کر

فرعون اپنے لشکروں کے ساتھ قومِ موسٰی یعنی بنی اسرائیل کا تعاقب کیا اور دو طرف سے سارے لشکر پر موجیں چھا گئیں اور فرعون اور اس کی قوم ڈوب گئی ۔

بعض منکرینِ معجزہ کہتے ہیں کہ جس وقت موسٰی علیہ السلام اور بنی اسرائیل گزر رہے تھے اس وقت جزر یعنی دونوں جانب سے دریا کا پانی ہٹ گیا تھا اور زمین خشک ہوگئی تھی اور جب فرعون نے تعاقب کیا اس وقت مد کا وقت تھا اور دو طرف سے پانی بڑھ کر آیا اور فرعون اور اس کا لشکر ڈوب مرا ۔

تعجب خیز بات یہ ہے کہ موسٰی علیہ السلام اور بنی اسرائیل کنعان کے تھے وہ تو مد و جزر اور جوار بھاٹے سے واقف تھے ، اس کے اوقات کو جانتے تھے اور فرعون اور اس کا لشکر جو بحرِ قلزم کے پاس رہنے والے تھے ، ان کو نہ جزر و مد کا علم تھا نہ جوار بھاٹے کا ؟ یہ سب ہوس کاری ہے ، مادّہ پرستی ہے ، یورپ زدگی ہے ۔ اِن خرافات سے کیا ہوتا ہے ۔

وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَمَا هَدٰى ﴿۷۹﴾

وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ ؛ اور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کردیا ، اور ان کو قعرِ ضلالت و بے راہی میں ڈال دیا ۔ وَمَا هَدٰى ؛ اور ہدایت نہیں کی ، نیک راستہ نہیں بتایا ، راہِ راست نہ دکھائی ۔

ترجمہ :- اور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کردیا اور نیک راہ نہ بتائی ۔

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَوٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَيْمَنَ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ﴿۸۰﴾

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ؛ اے بنی اسرائیل ، اے یعقوب کے بچو ! قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ ؛ ہم نے تو تم کو نجات دی ، چھڑا دیا ۔ بچالیا ۔ مِنْ عَدُوِّكُمْ ؛ تمہارے دشمن سے ۔ وَوٰعَدْنٰكُمْ ؛ اور ہم نے تم سے وعدہ کیا یعنی تمہارے پیغمبر کو چلّہ بیٹھنے کا حکم دیا اور تورات کی تختیاں دیں ۔ خدائے تعالٰی کے اصل مخاطب پیغمبر ہی ہوتے ہیں ۔ جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَيْمَنَ ؛ طور کی سیدھی طرف سے ، یمن و برکت والے طور کی جانب سے ۔ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمْ ؛ اور ہم نے تم پر اُتارا ، نازل کیا ، بھیجا ۔ اَلْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ؛ من وسلویٰ ۔ مَنّ ۔ ایک قسم کے کھانے کے لائق چیز تھی ، خود رو گیہوں تھے ۔ بعض کہتے ہیں کہ ترنجبین تھے یعنی شیر خشت کی قسم کی ایک چیز تھی ۔ وَالسَّلْوٰى ؛ اور تیتر بٹیر ۔

ترجمہ :- اے بنی اسرائیل ! ہم نے تو تم کو تمہارے دشمن کے ہاتھ سے نجات دی اور کوہِ طور کے سیدھے جانب سے تم کو کچھ وعدے کیئے (اور تورات کی تختیاں دیں) اور ہم نے تم پر من و سلویٰ (کھانے کے لئے) نازل کیا ۔

ممکن ہے کہ ترنجبین اور سلویٰ کھانے کو دیے ہوں وَنَزَّلْنَا سے تو معلوم ہوتا ہے کہ آسمان سے کھانے کے لئے مَنْ کے روٹ اور تلے ہوئے تیتر بٹیر ملے ہوں۔ قدرت پرستوں کے پاس سب ممکن ہے۔

كُلُوا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ ۚ وَمَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰى ﴿٨١﴾

كُلُوْا ؛ کھاؤ۔ مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؛ ان اچھی اور صاف ستھری چیزوں کو جن کو ہم نے تم کو دیا ہے۔ وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ ؛ اور اس میں زیادتی نہ کرو۔ کیا مراد ہے لَا تَطْغَوْا سے؟ بعض کہتے ہیں کہ زیادہ نہ کھاؤ، حد سے تجاوز نہ کرو۔

(لطیفہ: ایک پیٹو صاحب نے خوب کھایا، بے چینی ہونے لگی۔ کسی نے کہا، ذرا سی چورن کھالو، کہنے لگے کہ پیٹ میں چورن کی جگہ ہوتی تو اور کیوں نہ کھاتا)۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ کل کے لئے اُٹھا نہ رکھو۔ خدا پر توکل کرو۔ جس نے آج کھلایا ہے وہ کل بھی کھلائے گا۔ خدا پر اعتماد نہ کرنا، توکل چھوڑ دینا تمام بلاؤں کی ماں ہے۔

پروردگارا پروردگارا ÷ تیرا بھروسا تیرا سہارا
منظور منظور اے اہلِ دنیا ÷ اللہ میرا باقی تمہارا

فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ ؛ پھر کہیں تم پر میرا غضب اور قہر نازل نہ ہوجائے۔ حُلُوْل۔ اُترنا، نازل ہونا۔ حَالٌ۔ اُترنے والا، نازل ہونے والا۔ مَحَلٌ۔ رہنے کی جگہ۔ وَمَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ ؛ اور جس پر میرا غضب نازل ہو۔ فَقَدْ هَوٰى ؛ پھر تو وہ چاہِ مذلت و ہلاکت میں گر گیا۔

ترجمہ:- کھاؤ ہماری دی ہوئی اچھی چیزوں میں سے اور زیادتی نہ کرو کہ کہیں تم پر میرا غضب نہ نازل ہوجائے، اور جس پر میرا غضب اُترتا ہے وہ تو چاہِ ہلاکت میں گر گیا۔

وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى ﴿٨٢﴾

وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ ؛ اور بے شک میں بہت ہی مغفرت کرنے والا ہوں۔ لِمَنْ تَابَ ؛ اس شخص کے لئے جو خدا کی طرف رجوع ہو اور توبہ کرے۔ وَاٰمَنَ ؛ اور ایمان لائے اور یقین کرے۔ وَعَمِلَ صَالِحًا ؛ اور اچھے کام کئے اور عملِ صالح کئے۔ ثُمَّ اهْتَدٰى ؛ پھر اس راہ پر قائم بھی رہے۔ پھر ہدایت پر برقرار بھی رہے۔

ترجمہ:- اور میں تو بہت ہی مغفرت کرنے والا ہوں اس کو جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور عملِ صالح کرے اور پھر راہِ ہدایت پر قائم رہے۔

وَمَآ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى ۝٨٣

وَمَآ اَعْجَلَکَ ؛ اور کس چیز نے تم کو جلدی لایا ۔ کیوں تم نے عجلت کی ۔ عَنْ قَوْمِکَ ؛ اپنی قوم سے ۔ یٰمُوْسٰی ؛ اے موسٰی ۔

ترجمہ :- اور اے موسٰی تم اپنی قوم سے پہلے بہ عجلت کیوں آئے ۔

قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰٓى اَثَرِىْ وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ۝٨٤

قَالَ ؛ موسٰی نے کہا ۔ هُمْ اُولَآءِ ؛ اور وہ یہ ہیں ۔ عَلٰٓی اَثَرِیْ ؛ میرے قدم بر قدم ، میرے پیچھے ، میرے نقشِ قدم پر ۔ وَعَجِلْتُ اِلَیْکَ ؛ اور تیری طرف آنے میں میں نے اس لئے جلدی کی ۔ رَبِّ ؛ اے میرے رب ۔ لِتَرْضٰی ؛ کہ تو راضی ہو ، تیری رضا جوئی کے خیال سے میں نے آنے میں جلدی کی ۔

ترجمہ :- کہا وہ لوگ میرے پیچھے پیچھے آرہے ہیں اور تیری رضا جوئی کے خیال سے یا اللہ میں نے آنے میں عجلت کی ۔

قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِىُّ ۝٨٥

قَالَ ؛ اللہ تعالٰی نے فرمایا ۔ فَاِنَّا قَدْفَتَنَّا قَوْمَکَ ؛ ہم نے تو تمہاری قوم کو فتنے میں ڈال دیا ہے ، آزمائش میں ڈال دیا ہے ، ایک بَلا میں مبتلا کردیا ہے ۔ مِنْ بَعْدِکَ ؛ تمہارے بعد یعنی تمہارے قوم کے پاس سے جانے اور ہمارے پاس آنے کے بعد ۔ وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِیُّ ؛ اور سامری نے ان کو گمراہ کردیا ہے ، ضلالت میں ڈال دیا ہے ، بہکا دیا ہے ۔

ترجمہ :- فرمایا ہم نے تمہاری قوم کو تمہارے بعد ایک فتنہ میں ڈال دیا ہے اور وہ یہ ہے کہ سامری نے ان کو گمراہ کردیا ہے (بہکا دیا ہے) ۔

فَرَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۚ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ۚ اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ يَّحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِىْ ۝٨٦

فَرَجَعَ مُوْسٰی اِلٰی قَوْمِهٖ ؛ پھر موسٰی اپنی قوم کے پاس (چلّہ پورا کرکے) واپس آئے ۔ غَضْبَانَ ؛ غضب ناک ، غصہ میں بھرے ہوئے ۔ اَسِفًا ؛ غمگین ، جھنجھلائے ہوئے ، جھلے بنے ہوئے ۔ قَالَ ؛ موسٰی علیہ السلام نے کہا ۔ یٰقَوْمِ ؛ اے میری قوم ۔ اَلَمْ یَعِدْکُمْ رَبُّکُمْ ؛ کیا تمہارے رب نے وعدہ نہیں فرمایا تھا ۔ وَعْدًا حَسَنًا ؛ اچھا وعدہ ۔ اَفَطَالَ عَلَیْکُمْ

اَلْعَهْدُ ؛ کیا طویل ہوا دراز ہوا تم پر عہد ۔ میعاد ۔ مدت ۔ کیا میرے آنے میں مدت معینہ سے زیادہ وقت گزرا ۔ اَمْ اَرَدْتُّمْ ؛ یا تم نے ارادہ کیا ، چاہا ۔ اَنْ یَحِلَّ عَلَیْکُمْ ؛ کہ تم پر نازل ہو ، اُترے حلول کرے ۔ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ ؛ تمہارے رب کے پاس کا غضب غصہ ۔ فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِیْ ؛ پھر خلاف کیا تم نے میرے وعدے سے ۔

ترجمہ :- پھر موسٰی اپنی قوم کے پاس واپس آئے غصہ میں بھرے ہوئے غمگین ، کہا لوگو ! کیا خدا نے تم سے اچھا وعدہ نہیں فرمایا تھا یا چلّہ کی مدت گزر چکی تھی یا تم کو یہ منظور ہوا کہ تم پر تمہارے رب کا غضب نازل ہوجائے (قہر آجائے) ؟ پھر تم نے میرے وعدے کی خلاف ورزی کی ۔

قَالُوْا مَآ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَلٰكِنَّا حُمِّلْنَآ اَوْزَارًا مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنٰهَا فَكَذٰلِكَ اَلْقَى السَّامِرِيُّ ﴿۸۷﴾

قَالُوْا ؛ بنی اسرائیل نے کہا ۔ مَآ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَکَ ؛ ہم نے تمہارے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کی ۔ بِمَلْكِنَا ؛ اپنے اختیار سے ۔ مَلَکٌ ۔ فرشتہ ۔ مِلْک ۔ جو اپنے قبضہ میں ہو ۔ مَالِکٌ ۔ جو قابض ہو ۔ مَمْلُوْک ۔ غلام ۔ مُلْک ۔ سلطنت ۔ وَلٰکِنَّا ؛ مگر ہم ۔ حُمِّلْنَا ؛ اُٹھوائے گئے ۔ حَمْل ۔ اُٹھانا ۔ جانوروں پر لادنا ۔ حَامِلٌ ۔ جس کے پیٹ میں بچہ ہو ۔ مَحْمُوْل ۔ جو اُٹھایا گیا ہو ۔ حَمَّال ۔ مزدور ، اُٹھانے والا ۔ اَوْزَارً مِّنْ زِیْنَةِ الْقَوْمِ ؛ بہت سے بوجھ کو قبطیوں کی قوم کے زیور سے ، گہنے سے ۔ فَقَذَفْنٰهَا ؛ پھر ہم نے اس گہنے کو ڈال دیا ۔ وَکَذٰلِکَ اَلْقَی السَّامِرِیُّ ؛ اور سامری نے بھی اسی طرح ڈال دیا ۔

ترجمہ :- لوگوں نے کہا ہم نے تمہارے وعدے کی خلاف ورزی اپنے اختیار سے نہیں کی ۔ مگر ہم سے قومِ (قبط) کے زیور اُٹھوائے گئے پھر ہم نے ان کو ڈال دیا ۔ اور سامری نے بھی اسی طرح ڈال دیا ۔ (یہ زیور آگ میں ڈالے جاتے تھے) ۔

فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ فَقَالُوْا هٰذَآ اِلٰهُكُمْ وَاِلٰهُ مُوْسٰى ۬ فَنَسِيَ ﴿۸۸﴾

فَاَخْرَجَ لَهُمْ ؛ پھر سامری نے ان کے سامنے نکال کر ڈال دیا ۔ عِجْلًا ؛ ایک بچھڑا ، گائے کا بچہ ، گئوسالہ ۔ جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ؛ ایک جسم ہے ، قالب ہے جس میں سے آواز نکل رہی ہے ۔ خُوَارٌ گائے کی آواز کو کہتے ہیں ۔ فَقَالُوْا ؛ پھر لوگوں نے کہا ۔ هٰذَآ اِلٰهُکُمْ وَاِلٰهُ مُوْسٰی ؛ یہی تمہارا معبود ہے اور موسٰی کا بھی معبود یہی ہے ۔ فَنَسِیَ ؛ مگر موسٰی اپنے معبود کو بھول گیا ہے ۔

ترجمہ :- پھر (سامری نے) ایک گئوسالہ کا جسم بنایا جس میں سے آواز نکل رہی ہے ۔ پھر لوگوں نے کہا

یہی تمہارا معبود ہے اور موسیٰ کا بھی یہی معبود ہے مگر موسیٰ (اپنے معبود کو) بھول گئے ہیں ۔

اَفَلَا یَرَوْنَ اَلَّا یَرْجِعُ اِلَیْهِمْ قَوْلًا ۙ وَّ لَا یَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَّ لَا نَفْعًا ﴿۸۹﴾ ۴ ع۱۳ ۱۳

اَفَــلَا یَرَوْنَ ؛ کیا پھر یہ لوگ نہیں دیکھتے ۔ اَلَّا یَـرْجِـعُ اِلَیْهِمْ قَوْلًا ؛ کہ نہیں پلٹاتا ان کی طرف بات کو ، کچھ پوچھو تو جواب نہیں دے سکتا ۔ وَلَا یَمْلِکُ لَھُمْ ؛ اور اختیار نہیں رکھتا ان کے لئے ۔ ضَرًّا وَّ لَا نَفْعًا ؛ نہ ضرر پر نہ نفع پر ۔

ترجمہ :- یہ (بنی اسرائیل) کیا اتنا نہیں سمجھتے کہ یہ (گئوسالہ) ان کے سوال کا جواب نہیں دے سکتا اور اس کے ہاتھ میں نہ ان کا ضرر ہے نہ نفع ۔

صاحبو! اس رکوع میں بہت سی چیزیں قابلِ توجہ ہیں ۔ زاہد ، عابد لوگ اعتکاف بیٹھتے ہیں ، چلّے بیٹھتے ہیں ۔ موسیٰ علیہ السلام بھی اپنے خاص لوگوں کو لے کر چلّہ بیٹھے ۔

رسولِ خدا ﷺ غارِ حرا میں کئی کئی دن یادِ الٰہی میں بیٹھے رہتے ۔ یہ چلّہ نشینی کا ماخذ ہے ۔ حضرتؐ کچھ توشہ لے کر کئی کئی دن تک غارِ حرا میں تشریف رکھتے ۔ ذرا غور کرو گوشت یا گھی کی چیز آٹھ آٹھ دس دس دن تک کہاں اچھی رہتی ہے ۔ ضرور حضرتؐ کے کھانے میں گوشت اور گھی نہ ہوگا ۔ یہ ترکِ حیوانات کا ماخذ ہے ۔

آخر یہ چلّہ اور اعتکاف کیوں بیٹھا جاتا ہے؟ اس لے کہ ہمہ تن خدا کی طرف متوجہ ہو جائیں اور ایک نقطہ پر خیال قائم ہو جائے ۔ ترکِ حیوانات میں انسان کی قوت ٹوٹتی ہے ، گوشت خوری کا مزا نہیں ملتا تب عالمِ علوی سے ربط پیدا ہوتا ہے ۔

اربعین ، یعنی چلّہ کے عدد میں بھی ایک خاص خصوصیت ہے ۔ ایک چلّہ میں نطفہ علقہ بنتا ہے ۔ دوسرے چلّہ میں مضغہ ۔ اسی طرح چالیس دن میں ایک ادنیٰ حالت سے اعلیٰ حالت کی طرف ترقی ہوتی ہے ۔

بعض دفعہ دس دن کا اعتکاف بیٹھا جاتا ہے ، بعض دفعہ تین دن کا ۔ اعداد کا متعین کرنا عقلی بات نہیں ہے بلکہ مبنی بروحی اور کشفی و الہامی ہے ۔

آج کل گوشت چھڑانے کے لئے بڑی بڑی کوششیں کی جارہی ہیں ۔ کیا ہندوؤں کا گوشت چھوڑ دینا مسلمانوں کے گوشت کھانے سے بہتر ہے؟ چند روز کے لئے علاج کے طور پر اور ضرورت پر ترکِ حیوانات کرنا الگ بات ہے اور ہمیشہ گوشت چھوڑ دینا الگ بات ہے ۔ مسلمان گوشت خور ہوتا ہے ، سپاہی ہوتا ہے ، بھینسہ نہیں ہوتا ۔ گھاس کھانے والے بیلوں اور بھینسوں کو بنڈیوں اور چھکڑوں میں بندھا ہوا پاؤ گے ۔ گوشت خور شیر کو کبھی بنڈی میں بندھا ہوا نہ دیکھو گے ۔ مسلمان کے پاس اگر ظلم جائز نہیں تو انظلام بھی جائز نہیں ، ہمارے پاس لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ہے ۔ شیروں کو گولی ماردی جاتی ہے ، مگر سزائے بید نہیں دی جاتی ۔

بعض لوگ کہتے ہیں آدمی گوشت خور جانور نہیں ، اس کے دانت درندوں کے مانند نہیں ہیں ۔ ہم کہتے ہیں اس کو کونچلیاں ہیں لہٰذا گھاس کھانے والوں میں سے نہیں ہے ۔ اصل یہ بات ہے کہ انسان عام جانوروں سے ممتاز ہے ، نہ چرندہ ہے نہ درندہ ہے ۔ خدا نے انسان کو عقل دی ہے ۔ وہ حبوب کو یعنی چاول اور گیہوں وغیرہ کو ، پتوں کو ، گوشت کو اپنے حاجات کے

مطابق بناتا اور کھاتا ہے ۔ کچا گوشت نہیں کھاتا ۔ گیہوں اور چاول کچے نہیں کھاتا ۔ انسان ہوکر خود جانوروں پر قیاس کرنا انسانیت کی بے قدری ہے ۔ انسان سب پر حکومت کرتا ہے ۔ خدا کی ربوبیت کی شان اس میں سے نمایاں ہوتی ہے ۔

کیا ملک میری حقیقت کو سمجھتے علویؔ ÷ ان کا استاد نہ سمجھا وہ معمہ میں ہوں

یہ سامری کون تھا ؟ بنی اسرائیل کا ایک آدمی تھا ۔ اس نے دیکھا کہ جہاں جبرئیل علیہ السلام کے گھوڑے کا سُم پڑتا ہے وہاں کی زمین ہری ہوجاتی ہے ۔ سمجھ گیا کہ یہ کچھ روحانیت کا تماشا ہے ۔ بنی اسرائیل کو حکم ہوا تھا کہ تمام قبطیوں کا زیور آگ میں ڈالو ۔ سامری نے پگھلے ہوئے سونے کو ایک گئوسالہ کی صورت میں ڈھالا اور اس کے منہ میں اسپِ جبرئیل کے خاکِ زیرِ قدم کو ڈالا ۔ وہ لگا '' امبا ، امبا '' پکارنے ۔ بے وقوفوں نے اسی کو خدا سمجھنا شروع کیا ۔ یہاں تک کہا کہ یہی موسٰی کا بھی خدا ہے مگر وہ اس کو بھول گئے ۔

ہمارے زمانہ میں ایک نمائش میں ایک بیل تھا ۔ اگر اس کے سامنے کہا جاتا کہ فلاں صاحب کہاں ہیں تو وہ ان کے پاس جاکر کھڑا ہوجاتا ۔ نوبت بہ ایں جارسید کہ بعض نادان عورتیں بیل کے پاس جاکر کھڑی رہتیں اور اس سے پوچھتیں کہ صاحب مجھے بچہّ ہوگا یا نہیں ؟ میری فلاں حاجت پوری ہوگی یا نہیں ؟ بھلا بیل کیا جواب دیتا ؟ اَفَلَا یَرَوْنَ اَلَّا یَرْجِعُ اِلَیْهِمْ قَوْلًا ؛ اس گاؤ پرستی کو توڑنے کے لئے مسلمان ضرور گوشت کھاتے ہیں ۔ بلکہ مسلمانوں کے کونسے صفات باقی ہیں ، کونسی علامتیں دھری ہیں ۔ ایک گاؤ خوری ہی کی علامت باقی رہ گئی ہے ۔ ہندو مسلمان دونوں گائے سے فائدہ اُٹھاتے ہیں ۔ مسلمان گوشت کھاتے ہیں دودھ پیتے ہیں ۔ ہندو گاؤ ماتا کا گوبر کھاتے ہیں اور دودھ اور موتر پیتے ہیں ۔ اسی وجہ سے گائے کا گوشت کھانے والوں میں بہ نسبت گائے کا موتر پینے والوں کے زیادہ شجاعت ہے ۔

وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ يٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ ۚ وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِيْ وَاَطِيْعُوْٓا اَمْرِيْ ۝۹۰

وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ ؛ اور ان سے تو ہارون نے کہا تھا ۔ مِنْ قَبْلُ ؛ اس سے پہلے ، پہلے ہی سے ۔ يٰقَوْمِ ؛ اے میری قوم ! اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ ؛ تم گئوسالہ کی وجہ فتنہ میں پڑے ہو ، گمراہی میں پھنس گئے ہو ۔ وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ ؛ اور تمہارا حقیقی رب اللہ رحمٰن ہے ۔ فَاتَّبِعُوْنِيْ ؛ پس تم میری اتباع کرو ، میری چال پر چلو ۔ وَاَطِيْعُوْٓا اَمْرِيْ ؛ اور میرا کہا مانو ، میرے حکم کی اطاعت کرو ۔

ترجمہ :- اور ہارون نے بے شک ان سے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ اے میری قوم تم اس گوسالہ کی وجہ سے فتنہ میں پھنسے ہو ۔ تمہارا رب تو خدائے رحمٰن ہے ۔ تم میری اتباع کرو اور میرے حکم کی اطاعت کرو ۔

قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى ﴿۹۱﴾

قَالُوْا ؛ لوگوں نے کہا ۔ لَنْ نَّبْرَحَ ؛ ہم ہٹیں گے نہیں ، ہم ہرگز نہ چھوڑیں گے ، ہم ہمیشہ رہیں گے ۔ عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ ؛ اس پر جمے ہوئے ، لگے بیٹھے ۔ اسی سے اعتکاف ہے ایک جگہ یادِ خدا میں بیٹھ رہنا ۔ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى ؛ یہاں تک کہ موسٰی ہمارے پاس واپس آ جائیں ۔

ترجمہ :- لوگوں نے کہا ہم ہرگز ہٹیں گے نہیں اس پر جمے بیٹھے رہیں گے یہاں تک کہ موسٰی ہمارے پاس واپس آ جائیں ۔

قَالَ يٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْٓا ﴿۹۲﴾ اَلَّا تَتَّبِعَنِ ۭ اَفَعَصَيْتَ اَمْرِيْ ﴿۹۳﴾

موسٰی علیہ السلام چلّے سے واپس آئے ہیں اور بھائی سے یوں مخاطب ہوتے ہیں :

قَالَ يٰهٰرُوْنُ ؛ موسٰی نے کہا اے ہارون ! مَا مَنَعَكَ ؛ تم کو کس نے روکا تھا ، منع کیا تھا ۔ اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْا ؛ جب کہ تم نے ان کو دیکھا کہ وہ گمراہ ہو رہے ہیں ۔ اَلَّا تَتَّبِعَنِ ؛ کہ تم میری اتباع نہ کرو ، یا تم میرے پاس آ جاؤ ۔ اَفَعَصَيْتَ اَمْرِيْ ؛ تو پھر کیا تم نے میرے حکم کا عصیان و نافرمانی کی ، اس کو رَد کر دیا ۔

ترجمہ :- کہا اے ہارون ! تمہیں کس نے روکا تھا جب ان کو تم نے دیکھا کہ وہ گمراہ ہو رہے ہیں ۔ کہ تم میری پیروی نہ کرو تو پھر کیا تم نے میری نافرمانی کی ؟

قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِيْ وَلَا بِرَاْسِيْ ۚ

اِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِيْ ﴿۹۴﴾

موسٰی علیہ السلام جوشِ غضب میں ، غیرتِ الٰہی میں بھائی پر بگڑ جاتے ہیں ، ڈاڑھی پکڑ لیتے ہیں اور سر کے بال گھسیٹتے ہیں ۔

قَالَ يَبْنَؤُمَّ ؛ ہارون نے کہا اے میری ماں کے بیٹے ، ماں کے جنے ۔ ماں کا کام پالنا اور رحم و ہمدردی کرنا ہے لہٰذا ہارون علیہ السلام نے ماں کی طرف نسبت دے کر يَبْنَؤُمَّ کہا ۔ لَا تَاْخُذْ ؛ نہ پکڑو ۔ بِلِحْيَتِيْ ؛ میری ڈاڑھی ۔ وَلَا بِرَاْسِيْ ؛ اور نہ میرے سر کو ، یعنی سر کے بالوں کو ۔ اِنِّيْ خَشِيْتُ ؛ مجھے ڈر ہوا ، خوف اور خشیہ ہوا ۔ اَنْ تَقُوْلَ ؛ کہ تم کہہ بیٹھو ۔ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ؛ تم نے پھوٹ ڈال دی ، تفرقہ ڈال دیا بنی اسرائیل کے درمیان ۔ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِيْ ؛ اور تم نے میری بات کا انتظار نہیں کیا ۔

ترجمہ :- کہا ، اے ماں کے بیٹے ! میری ڈاڑھی نہ پکڑو اور میرے سر کے بال نہ گھسیٹو ۔ میں اس بات سے ڈر گیا کہ کہیں تم یہ نہ کہہ بیٹھو کہ تم نے بنی اسرائیل میں پھوٹ ڈال دی اور میرے کہنے کا

انتظار تک نہ کیا۔

قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يٰسَامِرِيُّ ﴿۹۵﴾

موسیٰ علیہ السلام اب سامری کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔

قَالَ ؛ کہا۔ فَمَا خَطْبُکَ ؛ پھر تیرا کیا حال ہے، کیا معاملہ ہے۔ خَطْبٌ۔ کسی اہم بات کی طرف متوجہ ہونا۔ خُطْبَۃٌ۔ لکچر، وعظ۔ خِطْبَۃٌ۔ منگنی، نسبت بھیجنا۔ خِطَابٌ۔ تقریر۔ کسی کو مخاطب کرنا۔ خَطِیْبٌ۔ اسپیکر، مقرر۔ مُخَاطَبَۃٌ۔ باہم بات چیت کرنا۔ یٰسَامِرِیُّ ؛ اے سامری!

ترجمہ:- کہا، اے سامری! یہ تیرا کیا حال ہے؟

قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوْا بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِيْ نَفْسِيْ ﴿۹۶﴾

قَالَ ؛ سامری نے کہا۔ بَصُرْتُ ؛ میں نے دیکھا۔ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوْا بِهٖ ؛ جس کو کہ اوروں نے نہیں دیکھا۔ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً ؛ پھر میں نے ایک مٹھی بھر لے لی۔ مِنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ ؛ فرشتہ کی خاکِ زیرِ قدم کو۔ فَنَبَذْتُهَا ؛ پھر میں اس مٹھی بھر خاک کو ڈال دیا۔ وَكَذٰلِكَ ؛ اور اسی طرح۔ سَوَّلَتْ لِيْ ؛ بہکایا مجھ کو۔ نَفْسِيْ ؛ میرے جی نے، مجھے یہی بات پسند آئی، میرے جی میں یہی سمائی، میرے جی کو یہی بھلا لگا۔

ترجمہ:- کہا، میں نے وہ دیکھا جس کو دوسروں نے نہیں دیکھا۔ پھر میں نے مٹھی بھر فرشتہ کی خاکِ قدم کو لے لیا، اور اس کو ڈال دیا۔ اس وقت میرے جی میں یہی سمائی۔

قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِي الْحَيٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ وَاِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ وَانْظُرْ اِلٰٓى اِلٰهِكَ الَّذِيْ ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِي الْيَمِّ نَسْفًا ﴿۹۷﴾

قَالَ ؛ موسیٰ نے سامری سے کہا۔ فَاذْهَبْ ؛ اب تو چلا جا۔ فَاِنَّ لَكَ فِي الْحَيٰوةِ ؛ تجھے زندگی بھر، ساری عمر۔ اَنْ تَقُوْلَ ؛ یہ کہنا ہے۔ لَا مِسَاسَ ؛ مجھے ہاتھ نہ لگانا۔ یہ چھوت چھات کا ماخذ ہے ☆۔ وَاِنَّ لَكَ مَوْعِدًا ؛ اور تیرے وعدے کی ایک مدت ہے۔ لَنْ تُخْلَفَهٗ ؛ وہ تجھ سے ٹلنے والا نہیں، ہرگز نہ پیچھے چھوڑا جائے گا۔ وَانْظُرْ اِلٰٓى اِلٰهِكَ ؛ اور اب تو اپنے معبود کو دیکھ۔ اَلَّذِيْ ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا ؛ جس پر تو لگا بیٹھا تھا، چمٹا بیٹھا تھا۔ لَنُحَرِّقَنَّهٗ ؛ ہم اس کو ضرور جلا ڈالیں گے۔

☆ چھوت چھات Untouchability۔ اکیڈمی

ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ ؛ پھر ہم اس کو اُڑا دیں گے ، اس کی خاک کو بکھیر دیں گے ۔ فِي الْيَمِّ ؛ سمندر میں ۔ نَسْفًا ؛ خوب اُڑا دینا ، بکھیر دینا ، پراگندہ کر دینا ۔

ترجمہ :- (موسیٰ نے) کہا ، اب تو چلا جا ۔ تجھے زندگی بھر یہ کہنا ہے کہ کوئی مجھے ہاتھ نہ لگاؤ اور تیرے لئے وعدہ کا ایک معیّن وقت ہے جو تجھ سے کبھی نہ ٹلے گا ۔ اور تو اپنے معبود کو دیکھ جس کو تو چمٹا بیٹھا تھا ۔ ہم اس کو یقیناً جلا دیں گے اور اس کی خاک کو سمندر میں خوب اُڑا دیں گے ۔

إِنَّمَآ إِلَٰهُكُمُ اللَّهُ الَّذِي لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿٩٨﴾

إِنَّمَآ إِلَٰهُكُمُ اللَّهُ ؛ تمہارا معبود تو صرف اللہ ہے ۔ الَّذِي لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ؛ وہ جس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں ۔ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ؛ اس کے علم میں ہر چیز کی سمائی ہے ، وسیع اور کشادہ ہوا ہر شئے کو بہ لحاظ علم کے ، ہر چیز کو اس کا علم وسیع ہے ، محیط ہے ۔

ترجمہ :- تمہارا معبود تو اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی لائقِ عبادت نہیں ۔ اس کے علم میں ہر شئے کی سمائی ہے (اور وہ سب کچھ جانتا ہے) ۔

كَذَٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنبَآءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ وَقَدْ آتَيْنَاكَ مِن لَّدُنَّا ذِكْرًا ﴿٩٩﴾

كَذَٰلِكَ ؛ اسی طرح ۔ نَقُصُّ عَلَيْكَ ؛ ہم تمہارے سامنے قصہ بیان کرتے ہیں ، ٹھیک ٹھیک واقعات بیان کرتے ہیں ۔ مِنْ أَنبَآءِ مَا قَدْ سَبَقَ ؛ ان لوگوں کی خبروں سے جو سابق میں گزرے ۔ وَقَدْ آتَيْنَاكَ ؛ اور ہم نے تم کو دے دیا ہے ۔ مِن لَّدُنَّا ؛ اپنے پاس سے ۔ ذِكْرًا ؛ یاد دہانی ، تذکرہ ، نصیحت نامہ ۔ اپنے پاس سے ذکر یعنی قرآن ۔

ترجمہ :- ہم اسی طرح تمہارے سامنے بیان کرتے ہیں گزشتہ لوگوں کے واقعات (خبریں) اور ہم نے تو تم کو اپنے پاس سے ایک (بڑا تذکرہ اور) یاد دہانی دی ہے ۔

مَّنْ أَعْرَضَ عَنْهُ فَإِنَّهُ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وِزْرًا ﴿١٠٠﴾

مَنْ أَعْرَضَ عَنْهُ ؛ جو اس سے روگرداں ہو ، اعراض کرے ، منہ موڑے ۔ فَإِنَّهُ يَحْمِلُ ؛ تو بے شک وہ اُٹھائے گا ۔ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ؛ قیامت کے دن ۔ وِزْرًا ؛ بڑی بھاری ذمہ داری کو ، زیر باری کو ، عذاب کو ۔

ترجمہ :- جو اس سے اعراض کرے گا (منہ پھیرے گا) وہ قیامت کے دن بڑی ذمہ داری کا حامل ہوگا ۔ (اس کے سر بڑا بوجھ ہوگا ۔ عذاب ہوگا) ۔

خٰلِدِيْنَ فِيْهِ ۭ وَسَاۗءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حِمْلًا ۝١٠١

خٰلِدِيْنَ فِيْهِ ؛ اس ذمہ داری میں اور عذاب میں ہمیشہ رہیں گے ۔ وَسَـــآءَ لَهُمْ ؛ اور ان کے لئے بہت ہی برا واقع ہوا ہے ۔ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؛ قیامت کے دن ۔ حِمْلًا ؛ بوجھ ، بار ۔

ترجمہ :- یہ لوگ اس (بوجھ) میں ہمیشہ پڑے رہیں گے ۔ اور برا ہے قیامت کے دن ان پر بوجھ (یعنی ان پر بہت ہی برا اور سخت عذاب ہوگا) ۔

يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَىِٕذٍ زُرْقًا ۝١٠٢

يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ ؛ جس دن صور پھونکا جائے گا ۔ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ ؛ اور ہم مجرموں کو ، کافروں کو جمع کریں گے ، گھیر لائیں گے ۔ يَوْمَىِٕذٍ ؛ اس دن ۔ زُرْقًا ؛ جمع اَزْرَق ؛ کرنجی ، نیلی آنکھوں والے ، نیلی پیلی ، بے رونق ، بے نور ۔

ترجمہ :- (ہم قبروں میں سے اُٹھائیں گے) جس دن صور پھونکا جائے گا ۔ اور ہم اس دن مجرموں کو (کافروں کو) گھیر کر لائیں گے ، نیلی پیلی بے رونق بے نور آنکھوں والے ۔

يَّتَخَافَتُوْنَ بَيْنَهُمْ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا ۝١٠٣

يَتَخَافَتُوْنَ بَيْنَهُمْ ؛ وہ آپس میں چپکے چپکے کہتے ہوں گے ۔ اِنْ لَّبِثْتُمْ ؛ تم نہیں رہے ۔ اِلَّا عَشْرًا ؛ مگر دس دن ۔ جب زمانہ گزر جاتا ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے ۔

ترجمہ :- وہ آپس میں چپکے چپکے کہتے ہیں کہ تم تو (دنیا میں) دس ہی روز رہے ۔

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ اِذْ يَقُوْلُ اَمْثَلُهُمْ طَرِيْقَةً اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا يَوْمًا ۝١٠٤ ع ٥ ٥ ١٤

نَحْنُ اَعْلَمُ ؛ ہم خوب جانتے ہیں ۔ بِمَا يَقُوْلُوْنَ ؛ ان باتوں کو جو یہ کہتے ہیں ۔ اِذْ يَقُوْلُ ؛ جب کہ وہ کہتا ہے ۔ اَمْثَلُهُمْ طَرِيْقَةً ؛ ان کا بہتر راہ والا ۔ ان میں کا بڑا ہوشیار ۔ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا يَوْمًا ؛ تم نہیں رہے مگر ایک ہی دن ۔

ترجمہ :- ہم ان سب کی باتیں جانتے ہیں جب کہ ان میں کا بہتر اور ہوشیار کہے گا کہ تم ایک ہی دن رہے ۔

وَيَسْــَٔـلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا ۝١٠٥

وَيَسْئَلُوْنَكَ ؛ اور تم سے پوچھتے ہیں ، سوال کرتے ہیں ۔ عَنِ الْجِبَالِ ؛ پہاڑوں کے متعلق ، پہاڑوں کا حال ۔ فَقُلْ ؛ تو اے پیغمبر تم کہو ۔ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ ؛ ان کو پارہ پارہ کردے گا میرا رب ۔ غبار بنا کر اُڑا دے گا ۔ نَسْفًا ؛ خوب اُڑا دینا ۔

ترجمہ :- اور لوگ تم سے پہاڑوں کے متعلق سوال کرتے ہیں ، پھر تم کہو میرا رب گرد و غبار بنا کر ان کو اُڑا دے گا ۔

فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ﴿١٠٦﴾

فَيَذَرُهَا ؛ پھر کر چھوڑے گا ان کو ۔ قَاعًا ؛ میدان ۔ صَفْصَفًا ؛ صاف ہموار ۔

ترجمہ :- پھر ان کو (خدا) ہموار میدان بنا کر چھوڑے گا ۔

لَّا تَرَىٰ فِيهَا عِوَجًا وَلَا أَمْتًا ﴿١٠٧﴾

لَا تَرٰى فِيهَا ؛ تم ان پہاڑوں اور زمین میں نہ دیکھو گے ۔ عِوَجًا ؛ موڑ توڑ ، ناہمواری ۔ وَلَآ اَمْتًا ؛ نہ بلندی نہ ٹیلے ۔

ترجمہ :- تم ان میں اونچ نیچ نہ پاؤ گے (ناہمواری اور بلندی نہ رہے گی) ۔

يَوْمَئِذٍ يَتَّبِعُونَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهُ ۖ وَخَشَعَتِ الْأَصْوَاتُ لِلرَّحْمَٰنِ فَلَا تَسْمَعُ إِلَّا هَمْسًا ﴿١٠٨﴾

يَوْمَئِذٍ ؛ اس دن ۔ يَتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ ؛ تابع ہو جائیں گے (خدا کی طرف سے) بُلانے والے کے ۔ لَا عِوَجَ لَهٗ ؛ کوئی اس سے ٹیڑھا پن نہ کرے گا ، سرتابی نہ کرے گا ۔ وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ ؛ اور آوازیں پست ہو جائیں گی ۔ لِلرَّحْمٰنِ ؛ اللہ رحمٰن کے سامنے ، اس کی ہیبت سے ، جلال سے ۔ فَلَا تَسْمَعُ ؛ پھر تم نہ سنو گے ۔ اِلَّا هَمْسًا ؛ مگر آہستہ آہستہ آواز ، کھُس کھُس ۔

ترجمہ :- اس دن (خدائے تعالیٰ کی طرف سے) بُلانے والے کی سب پیروی کریں گے ۔ کوئی سرتابی نہ کرے گا اور خدائے رحمٰن کی ہیبت سے سب کی آوازیں پست ہو جائیں گی ، پھر تم آہستہ آہستہ آواز کے سوا کچھ نہ سنو گے ۔

يَوْمَئِذٍ لَّا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا ﴿١٠٩﴾

يَوْمَئِذٍ ؛ اس دن ۔ لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ ؛ سفارش اور شفاعت کام نہ آئے گی ، نفع نہ دے گی ۔ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ ؛ مگر اس کو جس کو خدا نے اذن اور اجازت دی ہو ۔ جس کی سفارش قبول کی جاتی ہے اس کو مُشَفَّعْ کہتے ہیں ۔ یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شفاعت کی اجازت دی جائے گی ، اور آپ گنہگاروں کی سفارش فرمائیں گے ۔ آپؐ تو آپؐ ہیں ، دوسرے بہت سے مسلمانوں کی بھی سفارش قبول کی جائے گی ۔ ہاں جو لوگ شفاعتِ رسول کے قائل نہیں ، البتہ وہ سفارشِ رسولؐ سے محروم رہیں گے ۔ وَرَضِيَ لَهٗ قَوْلًا ؛ اور اللہ اس شخص کی بات کو پسند بھی کرے ۔

اللہ کے اذن سے شفاعت کا ثبوت

ترجمہ :- اس دن کسی کی سفارش نفع بخش نہ ہو گی مگر جس کو خدا نے اجازت دی ہو (اذن دیا ہو) اور اس کے کہنے سے راضی بھی ہو ۔

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِهِ عِلْمًا ۝١١٠

يَعْلَمُ ؛ وہ جانتا ہے، اس کو خوب علم ہے ۔ مَابَيْنَ اَيْدِيْهِمْ ؛ جو ان کے سامنے ہے ۔ وَمَا خَلْفَهُمْ ؛ اور جو ان کے پیچھے ہے ۔ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ ؛ اور وہ لوگ اس کا احاطہ نہیں کر سکتے ۔ عِلْمًا ؛ بہ لحاظ علم کے ۔ لوگ اس کو پورا نہیں جان سکتے ۔

ترجمہ :- وہ لوگوں کے آگے پیچھے جو کچھ ہے سب کو جانتا ہے اور (اس کو کوئی پورا نہیں جان سکتا) ان کا علم اس کو احاطہ نہیں کر سکتا ۔

وَعَنَتِ الْوُجُوهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ ۖ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ۝١١١

وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ ؛ اور چہرے جھکے ہوئے ہوں گے ۔ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ؛ اللہ حی و قیوم کے سامنے ۔ وَقَدْ خَابَ ؛ اور وہ ناکام ہوگیا ۔ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ؛ جس نے ظلم اور کفر کی گٹھڑی اپنی پیٹھ پر لادی ہو ۔

ترجمہ :- اور خدائے حی قیوم کے سامنے سب کی گردنیں جھکی ہوئی ہوں گی اور وہ ناکام ہوگا جو اپنی پیٹھ پر گناہوں کا پشتارہ لیا ہوا ہوگا ۔

وَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخَافُ ظُلْمًا وَلَا هَضْمًا ۝١١٢

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ ؛ اور جو عملِ صالح کرے گا، اچھے کام کرے گا ۔ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ؛ اور ایمان رکھے گا ۔ اچھے کام اسی وقت کام آتے ہیں جب ایمان ہو ۔ ایمان ہے تو امان ہے ۔ فَلَا يَخَفُ ؛ بس اسے کچھ خوف نہ ہوگا، وہ نہ ڈرے گا ۔ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا ؛ نہ ظلم سے نہ شکستگی سے ۔ اور نہ کسی طرح کی حق تلفی سے ۔

ترجمہ :- اور جس نے عملِ صالح اور اچھے کام کئے ہوں اور وہ مؤمن بھی ہو تو اس کو نہ ظلم و ستم کا خوف ہوگا نہ نقصان اور شکستگی کا (اور نہ کسی طرح کی حق تلفی کا) ۔

وَكَذَٰلِكَ أَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا وَصَرَّفْنَا فِيهِ مِنَ الْوَعِيدِ
لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ أَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ۝١١٣

وَ کَذٰلِکَ ؛ اور اسی طرح جیسا کہ اب موجود ہے ۔ اَنْزَلْنٰہُ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا ؛ ہم نے اس اتارے ہوئے کو عربی زبان کا قرآن اُتارا۔ اَنْزَلَ کے ساتھ مُنْزَلْ سمجھ میں آتا ہے ۔ اسی کی طرف اَنْزَلْنٰہُ کی ضمیر راجع ہوئی یعنی یہ جو ہم نے اُتارا ہے وہ عربی زبان کا قرآن ہے ۔ وَصَرَّفْنَا فِیْہِ ؛ اور اس میں طرح طرح سے پھیر پھیر کر بیان کیا ہے ۔مختلف تصرفات کے ساتھ ہم نے قرآن میں بیان کیا ہے ۔ مِنَ الْوَعِیْدِ ؛ ڈرنے کے قابل باتیں ۔ وہ سزائیں جن کے یہ لوگ مستحق ہیں ۔ لَعَلَّھُمْ یَتَّقُوْنَ ؛ شاید کہ وہ ڈرنے لگ جائیں ، تقویٰ اختیار کرلیں ، ان میں خدا ترسی پیدا ہوجائے ۔ اَوْیُحْدِثُ لَھُمْ ذِکْرًا ؛ یا وہ پیدا کرے ان کے لئے یاد دہانی اور تذکرہ ، سوجھ بوجھ ، یادِ خدا ۔

ترجمہ :- اور ہم نے اسی طرح اس کو عربی زبان کا قرآن اُتارا اور اس میں ڈرنے کے قابل مختلف باتیں بیان کیں تاکہ یہ لوگ تقویٰ اختیار کرلیں (خدا ترس بن جائیں) یا ان کے دلوں میں کچھ یادِ خدا (کچھ سوچ سمجھ) آجائے ۔

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰۤى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ ۫ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِىْ عِلْمًا ﴿۱۱۴﴾

فَتَعٰلَی اللّٰہُ ؛ پس اللہ تعالیٰ بہت بلند ہے ۔ اَلْمَلِکُ الْحَقُّ ؛ برحق بادشاہ ہے ، ہمیشہ رہنے والا حاکم ہے ۔ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ ؛ اور قرآن کے پڑھنے میں جلدی نہ کرو ۔ مِنْ قَبْلِ اَنْ یُّقْضٰی اِلَیْکَ ؛ اس سے پہلے کہ تمہاری طرف پوری کی جائے ۔ وَحْیُہٗ ؛ اس کی وحی ۔ رسولِ خدا ﷺ ، جب جبرئیلؑ قرآن شریف سناتے تو فوراً فوراً خود بھی پڑھتے جاتے ۔ حکم ہوا قرآن کے پڑھنے میں جلدی نہ کرو ۔ پوری آیت سُن لو تم کو خود یاد ہوجائے گی ۔ وَقُلْ رَّبِّ ؛ اور تم دُعا کرو ’’ یا اللہ ! ‘‘ تم کہو ’’ اے میرے پروردگار ! ‘‘ زِدْنِیْ عِلْمًا ؛ میرے علم کو زیادہ کر ۔

ترجمہ :- پس اللہ تعالیٰ برحق بادشاہ ہے ۔ اور قرآن کے پڑھنے میں تم جلدی نہ کرو اس سے پہلے کہ تم کو وحی پوری کی جائے ۔ اور تم دُعا کرو ’’ اے میرے پروردگار ! (یا اللہ !) تو میرے علم کو زیادہ کر ‘‘ ۔

صاحبو ! ذرا اس آیت پر غور کرو ۔ حبیبِ خدا محمد مصطفٰے ﷺ کو جن کی شان ہے [1] وَعَلَّمَکَ مَالَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ وَکَانَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ عَظِیْمًا ؛ جن کا طرۂ دستار ہے [2] اُوْتِیْتُ عِلْمَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ ؛ ان کو بھی حکم ہوتا ہے کہ تم اپنی علمی ترقی کے لئے دُعا کرو ۔ کیا حال ہے ان نادانوں کا ، جاہلوں کا کہ چلّو میں الّو بن رہے ہیں ۔ تم کیا تمہارا علم کیا ۔ چار باتوں میں آپے سے باہر ۔ خود جاہل ہیں اور دوسروں کو جاہل سمجھ رہے ہیں ۔ یاد رکھو ، خوب سمجھ لو ، کہ زندگی علمی ترقی کا نام ہے ۔ اگر علم بند ہوجائے تو موت ہے ۔ یا اقل درجہ دماغ پر فالج ہے ۔

[1] قرآنِ مجید : سورۂ نساء ۔ آیت ۱۱۳ ۔ ترجمہ : اور تم کو ایسی چیزوں کی تعلیم دی جن کا تم کو علم نہ تھا ۔ اور تم پر اللہ کا بڑا فضل ہے ۔ (اکیڈیمی)

[2] حدیث : ترجمہ ۔ مجھے اگلوں پچھلوں کا علم دیا گیا ہے ۔ (اکیڈیمی)

اچھا جب رسولِ خدا ﷺ کو علم الاوّلین و الآخرین دیا گیا ہے تو ان کی علمی ترقی کیسی ؟ اس کا جواب یہ ہے کہ باوجود اجمالی علم کے تفصیلی علم کے طلب کی ضرورت ہے ۔ میں آپ کو دیکھ رہا ہوں ، یہ ایک اجمالی علم ہے ۔ سارا علم سامنے آجائے تو پھر ہر ایک چیز کو جاننے کے لئے التفاتِ خاص کی ضرورت ہوگی ۔ تفصیلی علم تو قیامت تک اور اس کے بعد بھی ختم نہ ہوگا کیونکہ ابھی ہم نے بیان کیا کہ علم اگر موقوف ہوجائے تو موت ہے ۔

صاحبو ! ایک بات یاد رکھو ! جس کا آج اس کے (گزرے ہوئے) کل کے برابر ہے وہ گھاٹے میں ہے ۔ اس کی آج کی زندگی بے کار ہے ۔ لہذا زمانہ کے ساتھ ساتھ تمہارا علم ترقی کرتا چلا جائے ۔ ہر سانس ایک تازہ علم کے ساتھ ہو ۔

وَلَقَدْ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ﴿١١٥﴾ ع ٦ ١١ ١٥

وَلَقَدْ عَهِدْنَا ؛ اور البتہ ہم نے حکم دیا ، فرمان بھیجا تھا ۔ اِلٰٓى اٰدَمَ ؛ آدم کی طرف ۔ مِنْ قَبْلُ ؛ اس سے پہلے ۔ فَنَسِيَ ؛ پھر وہ بھول گئے ۔ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ؛ اور ہم نے ان کا پکا ارادہ نہیں پایا ۔ غفلت اور بے احتیاطی ضرور ہوئی ۔

ترجمہ :- اور یقیناً ہم نے تو آدم کو اس سے پہلے ایک حکم دیا تھا ، پھر وہ بھول گئے اور ہم نے ان کا (اس خلاف ورزیِ حکم پر) عزم و ارادہ نہ پایا ۔

صاحبو ! پیغمبر تو معصوم ہوتے ہیں پھر ان سے غلطی کیوں کر ممکن ہے ؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اس وقت آدم پیغمبر ہی کب ہوئے تھے ۔ جب دنیا میں آئے ، اولاد پیدا ہوئی ، تابعین کی تعداد بڑھی تو پیغمبر بنائے گئے تاکہ اپنی اولاد کو تبلیغ کریں ۔

کیا پیغمبر بھی غلطی کرتے ہیں ؟ اگر پیغمبر غلطیوں میں مبتلا ہوں تو ان کا اعتبار کیا رہے گا ؟ اس کا جواب یہ ہے کہ احکامِ الٰہی پہنچانے میں ، تبلیغ میں ، ہرگز غلطی نہیں کرتے ۔ ہاں ! معمولی باتوں میں بہ تقاضائے بشریت ان سے بھی بھول چوک ہوتی ہے ۔ نماز پڑھتے ہیں اور کمالِ حضور کی وجہ سے رکعت کی تعداد کا خیال نہیں رہتا اور سجدۂ سہو کرنا پڑتا ہے ۔

آدم علیہ السلام سے ایک خطا ہوئی ، بھولے سے ایک کام کر گزرے پھر ان کی سرزنش کیوں ہوئی ؟ اس کا جواب یہ ہے کہ بڑے لوگوں کو خطا اور نسیان پر بھی سرزنش ہوتی ہے ۔ ع نزدیکاں را بیش بود حیرانی

(نزدیک رہنے والوں کو یعنی مقربین کو حیرانی زیادہ ہوتی ہے ______ اکیڈمی)

اور ع جن کے رتبے ہیں سوا ان کو سوا مشکل ہے

بہرحال پیغمبروں کو اپنے پر قیاس نہ کرو ۔ ان کو خطا کی طرف منسوب نہ کرو ۔ ان کا مالک ان کو جو چاہے کہے ۔ تم ایک لفظ ان کی شان میں اپنے منہ سے نہیں نکال سکتے ۔

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى ﴿١١٦﴾

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ ؛ اور یاد کرو جب کہ ہم نے فرشتوں سے کہا ۔ اُسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ؛ آدم کو سجدہ کرو ۔ فَسَجَدُوْٓا ؛ پھر سب نے سجدہ کیا ۔ اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؛ مگر ابلیس ۔ اَبٰى ؛ اس نے انکار کیا ۔

ترجمہ :- اور یاد کرو جب کہ ہم نے فرشتوں سے کہا آدم کو سجدہ کرو ۔ پھر سب نے سجدہ کیا بجز ابلیس کے کہ اس نے انکار کیا ۔

سجدۂ تعظیمی وغیرہ

صاحبو ! سجدہ کیا ہے ؟ عاجزی کا اظہار کرنا ۔ اس کا پورا مظہر زمین پر سر رکھنا ہے ۔ مختلف زمانوں میں سجدہ کی مختلف صورتیں تھیں ۔ اسلامی سجدہ میں سات اعضا کا زمین پر ٹکنا ہے ۔ کیا سجدہ شرک ہے ؟ سجدۂ عبودیت شرک ہے یعنی کسی کو معبود سمجھ کر سر زمین پر رکھنا شرک پر دلالت کرتا ہے ۔ بزرگوں کے سامنے ان کی بزرگی کی وجہ سے سر کو زمین پر رکھنا سجدۂ تعظیمی ہے ۔ فرشتوں نے سجدۂ تعظیمی کیا ۔ یوسف علیہ السلام کو اُن کے بھائیوں نے سجدہ کیا ۔ شرک ہر زمانہ میں حرام تھا ۔ ان لوگوں کا سجدہ کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ سجدہ الگ چیز ہے اور شرک الگ ۔ شرک دل کی صفت ہے ۔ جب تک دل میں الوہیت کا خیال نہ آئے شرک نہیں ہوسکتا ۔

کیا سجدۂ تعظیمی آپ بھی کرسکتے ہیں ؟ نہیں ۔ رسولِ خدا ﷺ نے مطلق سجدہ سے منع فرمایا ہے ۔ اب سجدۂ تعظیمی کرنے والا بھی حکمِ رسولِ خدا کی مخالفت کرنے والا سمجھا جائے گا اور گنہگار ہوگا ۔

سجدہ کا حکم تو فرشتوں کو دیا گیا تھا نہ کہ ابلیس کو ، پھر کیوں وہ نافرمان سمجھا گیا ؟ آدم کو سجدہ کرنے کا حکم تمام مخلوقات کو دیا گیا اور فرشتوں کا ذکر اس واسطہ ہے کہ وہ سب سے اہم تر ہیں ۔

بعض نادان کہتے ہیں کہ ابلیس بڑا موحد تھا ، غیرِ خدا کو اس نے سجدہ نہیں کیا ۔ واقعہ یہ کہ ابلیس نے خدا کے حکم کی مخالفت کی ۔ خدا کو غلط حکم دینے والا سمجھا ۔ خود شرک فی الحکم میں مبتلا ہوا ۔ حکم دینا ، حکم لگانا خدا کا کام ہے نہ کہ کسی اور کا ۔ اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؛ [1] یہ نادان صحیح اور غلط حکم کا سمجھنے والا خود کو سمجھتا ہے اور من مانے حکم لگاتا ہے ۔ اس نادان کی نظر جسدِ آدم پر تو پڑی کہ وہ مٹی کا بنا ہوا ہے مگر ان صفاتِ الٰہیہ پر نظر نہ پڑی جو آدم میں جلوہ گر تھیں ۔

صاحبو ! دنیا میں سب سے پہلے جو گناہ پیدا ہوا ہے وہ حسد اور تکبّر ہے ۔ خود کو دوسروں سے اچھا سمجھنا انسان کو تباہ کرتا ہے ۔ ذات پات کا جھگڑا بھی اسی تکبّر سے پیدا ہوتا ہے ۔

صاحبو ! آدم کو سجدہ نہ کرنے سے شیطان مَردود ہوگیا ، گرفتارِ لعنت ہوگیا ۔ خدا رحم کرے ان لوگوں پر جو خدا کو سجدہ نہیں کرتے ۔ مجالس میں دھواں دھار اسپیچیں ہوتی ہیں ، نماز کا وقت آتا ہے تو چند لوگ جاکر الگ نماز پڑھ لیتے ہیں ۔ بھلا شیطان نے کب کہا تھا کہ میں خدا کو سجدہ نہ کروں گا ۔ مگر واہ رے انسان سراپا عصیان کہ نمازیوں کا ٹھٹھا اُڑایا جاتا ہے کہ یہ کیا اٹھک بیٹھک ہے ۔ اور بعض لوگ ایسے ہیں کہ لوگوں کو نماز پڑھتا دیکھ کر بے وضو ہی نماز ٹرخا دیتے ہیں اور طہارت کو ضروری نہیں سمجھتے ، گویا کہ وہ دائم الوضو ہیں یہ "لوگوں کی نماز" کیا کام آئے گی ؟ یہ بے وضو نماز کیا فائدہ دے گی ؟

فَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ﴿١١٧﴾

فَقُلْنَا ؛ پھر ہم نے کہا ۔ يٰٓاٰدَمُ ؛ اے آدم ! اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ ؛ بے شک یہ تمہارا دشمن ہے ۔ وَلِزَوْجِكَ ؛ اور تمہاری بیوی کا بھی ۔ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا ؛ پھر یہ شیطان تم کو اور تمہاری بیوی کو نہ نکالے ۔ مِنَ الْجَنَّةِ ؛ جنت سے ۔ فَتَشْقٰى ؛

[1] قرآن : سورۂ یوسف ۔ آیت ۴۰ (ترجمہ : حکم دینا تو خدا ہی کا کام ہے) اکیڈمی

پھر تم رنج اور مصیبت میں پڑو۔ شقاوت تم کو دامنگیر ہو۔ بدنصیبی میں پھنسو۔

ترجمہ:- پھر ہم نے کہا اے آدم بے شک یہ تمہارا اور تمہاری بیوی کا دشمن ہے۔ پھر کہیں ایسا نہ ہو کہ تم دونوں کو (تم کو اور تمہاری بیوی کو) جنت سے نکالے پھر تم تکلیف میں پڑو۔

صاحبو! ابلیس ہمارا آبائی دشمن ہے۔ چھپا ہوا دشمن ہے جو نظر نہیں آتا۔ پڑھا لکھا تعلیم یافتہ دشمن ہے۔ تمہارے ماں باپ کو جنت سے نکالا تو کیوں کر تم کو بہ سہولت جنت میں داخل ہونے دے گا۔ اس کے شر سے ہمیشہ ڈرو۔ خدا کی سنو۔ شیطان کی نہ سنو۔ احکامِ خدا و رسول کی پابندی کرو۔ اس میں تمہاری نجات ہے۔ تمہاری بہبودی اور فلاح ہے۔

اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى ﴿۱۱۸﴾

اِنَّ لَکَ ؛ تمہارے لئے تو ثابت ہے، واقع ہے۔ اَلَّا تَجُوْعَ فِیْھَا ؛ تم اس جنت میں بھوکے نہ رہو۔ وَلَا تَعْرٰی ؛ اور نہ ننگے رہو۔ اور نہ برہنہ پھرو۔

ترجمہ:- بے شک تم کو اس (جنت) میں نہ بھوک ہوگی نہ برہنہ رہوگے۔

وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى ﴿۱۱۹﴾

وَاَنَّکَ لَا تَظْمَؤُا ؛ اور یہ بھی کہ تم کو پیاس نہ ہوگی، تم تشنہ لب نہ رہو گے۔ فِیْھَا ؛ اس میں، جنت میں۔ وَلَا تَضْحٰی ؛ اور نہ دھوپ میں تپو گے، دھوپ کھاؤ گے۔

ترجمہ:- اور یہ بھی کہ تم اس (جنت) میں نہ پیاسے رہوگے نہ دھوپ کھاؤ گے۔

فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ قَالَ يٰٓاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ﴿۱۲۰﴾

فَوَسْوَسَ اِلَیْهِ الشَّیْطٰنُ ؛ پھر شیطان نے آدم کے دل میں وسوسے ڈالے، ان کو بہکایا۔ کیا کہا؟ قَالَ ؛ (ابلیس نے کہا۔ یٰٓاٰدَمُ ؛ اے آدم۔ هَلْ اَدُلُّکَ ؛ کیا میں تم کو بتاؤں؟ تمہاری دلالت اور رہنمائی کروں؟ عَلٰی شَجَرَةِ الْخُلْدِ ؛ ہمیشگی کے درخت کی طرف۔ وَمُلْکٍ لَّا یَبْلٰی ؛ اور ایسی بادشاہی پر جو کبھی ضعیف نہ ہو، پرانی نہ پڑے۔

ترجمہ:- پھر شیطان نے ان کے (آدم کے) دل میں وسوسے ڈالے (بہکایا) کہا، اے آدم! کیا میں تم کو ایک ایسے درخت کا پتہ نہ بتاؤں جس کی وجہ سے تم ہمیشہ رہو (تم کو دوام و خلود ہو) اور ایسی بادشاہی ملے جو کبھی ضعیف نہ ہو۔

آدم علیہ السلام شیطان کے بہکانے میں آجاتے ہیں۔ بیوی انگور یا گیہوں کے دانے لاتی ہیں اور دونوں مل کر کھاتے ہیں۔

فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ وَعَصٰى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ﴿١٢١﴾

فَاَكَلَا مِنْهَا ؛ پھر میاں بیوی دونوں اس درخت سے کھائے ۔ فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا ؛ پھر ان کو ان کی شرمگاہیں ظاہر ہوگئیں ۔ ان پر ان کی بُرائی کُھل گئی ۔ وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا ؛ اور اپنے پر باندھنے یا سینے لگے ۔ مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ؛ جنت کے پتوں سے ۔ وَعَصٰى اٰدَمُ رَبَّهٗ ؛ اور آدم نے اپنے رب کی نافرمانی کی ۔ فَغَوٰى ؛ پھر غلطی میں پڑ گئے ۔

ترجمہ :- پھر دونوں نے اس درخت سے کھایا ۔ اور ان کو ان کی شرمگاہیں نمایاں ہوگئیں ، اور اب جنت کے پتّوں سے اپنے پر (اپنا ستر ڈھانکنے کے لئے) سینے لگے ۔ اور آدم نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور غلطی میں پڑ گئے ۔

ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى ﴿١٢٢﴾

ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ ؛ پھر ان کے رب نے آدم کی بے کسی اور عاجزی اور شرمندگی پر رحم فرما کر ان کو اپنا مقبول بنالیا ۔ فَتَابَ عَلَيْهِ ؛ پھر آدم پر رحمت کے ساتھ توجہ فرمائی ۔ وَهَدٰى ؛ اور ان کو سیدھا راستہ بتایا ۔

ترجمہ :- پھر خدا نے ان کو پسند کرلیا (برگزیدہ اور مجتبیٰ بنایا) پھر ان پر (اپنے فضل و کرم کے ساتھ) مُڑا اور راہِ راست پر چلایا ۔

صاحبو ! گناہ اور پھر اس پر اصرار بہت ہی بُری بات ہے ۔ ہم بشر ہیں ، بہ شر ہیں ، شر ہمارے ساتھ لگا ہوا ہے ۔ توبہ کرو ۔ جس نے تمہارے دادا کی توبہ قبول کی تمہاری توبہ بھی قبول کرے گا ۔ تم اس سے منہ موڑو گے تو وہ بھی تم سے منہ موڑ لے گا ۔ تم اس کی طرف رجوع کرو گے تو وہ بھی تمہاری طرف رجوع کرے گا ۔ گناہوں پر شرمندگی لازمۂ بندگی ہے ۔

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ ÷ گر کافر و گبر و بُت پرستی باز آ
ایں درگہِ ما درگہِ نومیدی نیست ÷ صد بار اگر توبہ شکستی باز آ ☆

قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيْعًا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى ۙ

☆ گبر ، آتش پرست ، ایرانی فلسفی زردشت یا زُرتشت کا پیرو جس نے آگ کی پرستش کی بنیاد ڈالی ، سورج کے طلوع و غروب پر اس کی پرستش کروائی اور ایران کے گھر گھر میں آتشدان روشن کروائے ۔

شاعر گنہگار انسان کو خدا کی جانب سے نصیحت کرتے ہوئے کہتا ہے (اے میرے بندے !) اپنی توبہ شکنی اور تجدید گناہ پر پھر توبہ کرلے چاہے تو کسی مذہب کا پیرو ہو ، کافر ہو یا آتش پرست ہو یا پھر بُت پرست ہو ۔ ہماری یہ بارگاہ نا اُمید اور مایوس ہوکر لوٹنے کے لئے نہیں ۔ اگر تُو نے سو بار بھی توبہ شکنی کی ہو تو پھر ایک بار توبہ کرلے ہم تیری توبہ قبول کرلینگے ۔ تیری توبہ پر قائم نہ رہ سکنے والی کمزور فطرت سے ہم خوب واقف ہیں ۔ (اکیڈیمی)

فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى

قَالَ ؛ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا، فرمایا۔ اِهْبِطَا ؛ اُتر جاؤ۔ هُبُوْطٌ ۔ اُترنا۔ اے آدم وحوا تم دونوں جنت سے اُتر جاؤ۔ مِنْهَا ؛ جنت میں سے۔ جَمِيْعًا ؛ اکٹھے، تم سب۔ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ؛ ایسے حال میں کہ تمہارے میں کے بعض بعض کے دشمن ہیں۔ ایک دوسرے کے مخالف ہیں۔ آدمیوں کے ساتھ شیطان بھی دنیا میں اُتر جائیں۔ بعض کا خیال ہے کہ شیطان نے سانپ کی شکل لی اور مور کے گلے لپٹ کر آدم وحوا کو دھوکہ دینے پہنچا۔ شیطان کے ساتھ سانپ اور مور، وہ بھی دنیا میں اُترے۔ اب آدمی اور شیطان میں بھی دشمنی ہے۔ تعجب کی بات ہے کہ مور اتنا نازک اور خوبصورت جانور سانپ کو نگل جاتا ہے اور ہڈیاں تھوک دیتا ہے۔

فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ ؛ پھر اگر تمہارے پاس آئے۔ اِمَّا میں مَا زائد ہے۔ اصل اِنْ ہے۔ مِنِّيْ ؛ میری طرف سے۔ هُدًى ؛ ہدایتِ رسول اور کتاب۔ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ ؛ پھر جس نے اتباع کی میری ہدایت کی، میری فرمانبرداری کی۔ فَلَا يَضِلُّ ؛ تو وہ گمراہ نہ ہوگا، ضلالت میں نہ پڑے گا۔ وَلَا يَشْقٰى ؛ اور شقاوت اس کی دامنگیر نہ ہوگی۔ وہ مصیبت میں نہ پڑے گا۔ وہ بدنصیب نہ ہوگا۔

ترجمہ:- فرمایا، تم دونوں جنت سے اُتر جاؤ اکٹھے (اور) ایک دوسرے کے دشمن رہو۔ پھر اگر میری ہدایت تمہیں پہنچے تو پھر جس نے میری ہدایت کی اتباع کی وہ نہ گمراہ ہوگا نہ بدنصیب۔

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ ؛ اور جس نے میری یاد سے منہ موڑا۔ اور میری تعلیم اور احکام سے اعراض کیا۔ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ؛ تو اس کے لئے زندگی، گزران ومعیشت، معاش۔ ضَنْكًا ؛ تنگی کی۔ دنیاداروں کو ہمیشہ بے اطمینانی اور دلی اور خیالی تنگی ہی رہتی ہے۔ اور ہمیشہ ہائے وائے میں مبتلا ہوتے ہیں۔ انھیں راحتِ دل نصیب نہیں۔ (راحت ملتی ہے یادِ خدا سے۔ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ) وَنَحْشُرُهٗ ؛ اور ہم اس کا حشر کریں گے۔ قبر سے اُٹھائیں گے۔ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؛ قیامت کے دن۔ اَعْمٰى ؛ نابینا، اندھا۔ جس کے دل میں نورِ ایمان نہیں وہ کچھ نہیں دیکھ سکتا۔

ترجمہ:- اور جو میری یاد سے اعراض کرے تو اس کی زندگانی بڑی تنگ ہے اور ہم اس کو قیامت کے دن اندھا اُٹھائیں گے۔

صاحبو! بعض نادان کہتے ہیں کہ دنیا میں ایمان دار ہی تنگی میں ہیں، تکلیف میں ہیں اور کفار تو خوش حال ہیں، آرام میں ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ تنگی سے مراد تکلیف اور وسعت سے مُراد راحت ہے۔ اصل یہ ہے کہ لوگ راحت کے معنی نہیں سمجھتے۔ ایک فقیر پھٹی پرانی گودڑی اُوڑھا ہوا، ایک پتھر سر کے نیچے رکھا ہوا یادِ خدا میں جس آرام سے گزارتا ہے وہ ہفت اقلیم کے بادشاہ کو بھی نصیب نہیں۔

صاحبو! یہ نہ سمجھو کہ اندھے قیامت میں اندھے ہی اُٹھیں گے۔ جاہل، دل کے اندھے بے شک قیامت میں اندھے اُٹھیں گے۔

قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِیْٓ اَعْمٰی وَقَدْ كُنْتُ بَصِیْرًا ﴿۱۲۵﴾

قَالَ ؛ جاہل کافر کہے گا۔ رَبِّ ؛ اے میرے پروردگار۔ لِمَ حَشَرْتَنِیْٓ اَعْمٰی ؛ تو نے مجھے کیوں اندھا اُٹھایا۔ وَقَدْ كُنْتُ بَصِیْرًا ؛ اور دنیا میں تو میں بصارت والا تھا (دیکھتا بھالتا تھا۔)

ترجمہ:- کہے گا خدایا! تو نے مجھے کیوں اندھا اُٹھایا۔ اور میں تو بصارت والا تھا (دیکھتا بھالتا تھا)۔

قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰیٰتُنَا فَنَسِیْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الْیَوْمَ تُنْسٰی ﴿۱۲۶﴾

قَالَ ؛ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ كَذٰلِكَ ؛ یوں ہی۔ اَتَتْكَ اٰیٰتُنَا ؛ تجھے پہنچی تھیں ہماری آیتیں اور نشانیاں۔ فَنَسِیْتَهَا ؛ پھر تو ان کو بھول گیا۔ نِسْیَانْ تیرا دامن گیر تھا۔ تو نے تغافل اختیار کیا تھا۔ وَكَذٰلِكَ ؛ اور یوں ہی، اسی طرح۔ اَلْیَوْمَ ؛ آج۔ اَلْیَوْمَ میں لام حضور ہے۔ اَلْیَوْمَ۔ آج کا دن۔ اَلسَّاعَةَ ؛ اس گھڑی۔ اَلْاٰنَ۔ اِس دن۔ تُنْسٰی ؛ تو بھی بھلایا جاتا ہے۔ کل تو خدا سے انجان تھا آج خدا بھی تجھ سے انجان ہے۔

ترجمہ:- (اللہ تعالیٰ نے) ارشاد فرمایا یوں ہی تیرے پاس ہماری نشانیاں پہنچیں اور تو (نے ان سے تغافل کیا) ان کو بھول گیا اور اسی طرح آج تو بھی بھلادیا جاتا ہے (اور تیری پرواہ نہیں کی جاتی)۔

وَكَذٰلِكَ نَجْزِیْ مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ یُؤْمِنْ بِاٰیٰتِ رَبِّهٖ ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰی ﴿۱۲۷﴾

وَكَذٰلِكَ ؛ اور اسی طرح۔ نَجْزِیْ ؛ ہم جزا دیں گے، بدلہ دیں گے۔ مَنْ اَسْرَفَ ؛ اس کو جس نے اسراف کیا، حدودِ الٰہی سے تجاوز کیا۔ وَلَمْ یُؤْمِنْ بِاٰیٰتِ رَبِّهٖ ؛ اور اپنے رب کی آیتوں اور نشانیوں پر ایمان نہ رکھا۔ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ ؛ اور البتہ آخرت کا عذاب۔ اَشَدُّ وَاَبْقٰی ؛ سخت تر، زیادہ باقی رہنے والا، اور پائندہ تر ہے۔

ترجمہ:- اور ہم اسی طرح جزا دیں گے اس شخص کو جو حد سے گزر جائے اور اپنے رب کی آیتوں پر ایمان نہ لائے۔ اور یقیناً آخرت کا عذاب زیادہ شدید اور زیادہ باقی رہنے والا ہے۔

اَفَلَمْ یَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ یَمْشُوْنَ فِیْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ

ع ١٣/٧/١٦ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی النُّهٰی ﴿۱۲۸﴾

اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ ؛ کیا ان کو اس بات نے ہدایت نہیں دی ۔ کیا وہ اس بات کو نہیں سمجھے ۔ كَمْ اَهْلَكْنَا ؛ ہم نے کتنوں کو ہلاک کردیا ، نیست و نابود کردیا ۔ قَبْلَهُمْ ؛ ان سے پہلے ۔ مِنَ الْقُرُوْنِ ؛ طبقوں سے ، گروہوں سے ، قرنوں سے ۔ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ؛ جو اپنے مقامات میں چلتے پھرتے تھے ۔ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ؛ اس میں بہت سی نشانیاں ہیں ، پتے ہیں ، دلائل ہیں ۔ لِّاُولِي النُّهٰى ؛ عقل والوں کے لئے ۔ جمع نُهْيَةٌ ؛ نہی اور منع کرنے والی چیز ، یعنی عقل ۔

ترجمہ :- کیا ان کو اس کی ہدایت نہ ہوئی کہ ہم نے ان سے پہلے قرنہا قرن لوگوں کو ہلاک کردیا (نیست و نابود کردیا) ۔ وہ اپنے گھروں میں (بڑی بےفکری سے) چلتے پھرتے تھے ۔ بے شک اس میں عقل والوں کے لئے عبرتیں ہیں (نشانیاں ہیں) ۔

وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَّاَجَلٌ مُّسَمًّى ﴿١٢٩﴾

وَلَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ ؛ اور اگر پہلے سے فرمایا ہوا نہ ہوتا ۔ مِنْ رَّبِّكَ ؛ تمہارے رب کی طرف سے ۔ یعنی خدائے تعالیٰ ہر چیز کا پہلے سے تصفیہ فرمایا نہ ہوتا تو ۔ لَكَانَ لِزَامًا ؛ تو عذاب آ ہی جاتا ۔ وَاَجَلٌ مُّسَمًّى ؛ اور پہلے سے مقررہ وقت و مدت نہ ہوتی ۔

ترجمہ :- اور اگر پہلے سے اللہ تعالیٰ فرمانہ چکتا اور مدت معیّن نہ ہوتی تو عذاب آ ہی جاتا ۔

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ﴿١٣٠﴾

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ ؛ پس تم ان کی باتوں پر صبر کرو ، برداشت کرو ان چیزوں کو جو وہ کہتے ہیں ۔ یہ جو کہیں کہیں ۔ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ ؛ اور تمہارے رب کی تسبیح کرو حمد کے ساتھ اس کی ذات کی بے چونی اور پاکیزگی بیان کرو ۔ مگر اس کے ساتھ ہی اس کے صفات حمیدہ پر بھی توجہ کرو ۔ اس کے صفات اور افعال پر غور کرو گے تو بے ساختہ تعریف بھی کرو گے اور شکریہ بھی ادا کرو گے ۔ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ ؛ سورج نکلنے سے پہلے ، یعنی صبح کی نماز پڑھو ۔ نماز کا جزو تسبیح بھی ہے ، حمد بھی ہے ۔ اس سے مراد نماز ہے یعنی جزو کہہ کر کُل مُراد لیا گیا ہے ۔ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ؛ اور سورج کے ڈوبنے سے پہلے عصر کی نماز پڑھو ۔ وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ ؛ اور رات کے اوقات سے ، گھڑیوں سے ، ساعتوں سے ۔ فَسَبِّحْ ؛ پھر تسبیح کرو ، یعنی نماز پڑھو ۔ یعنی مغرب اور عشاء کی نماز ۔ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ ؛ اور دن کے کنارے ۔ صبح اور مغرب کی نماز پڑھو ممکن ہے کہ اٰنَآئِ الَّيْلِ سے مُراد تہجد ہو اور اَطْرَافَ النَّهَارِ سے نمازِ اشراق و چاشت ہو ۔ اب رہ گیا نمازِ ظہر کا وقت وہ آیت اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ ☆

☆ (سورۂ بنی اسرائیل ۔ آیت ۷۸ ، آفتاب ڈھلنے سے رات کی تاریکی تک نماز کو دُرستی سے قائم رکھو ۔۔۔ اکیڈمی)

سے نکلتا ہے۔ دُلُوْکٌ کے معنٰی ہیں زوالِ آفتاب۔ لَعَلَّکَ تَرْضٰی ؛ تاکہ تو راضی ہو۔ دشمنوں کی باتوں پر صبر کرنا اور پابندی سے نماز ادا کرنا چاہیئے تاکہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے، اکرام و عطایا سے تم کو راضی کرلے۔ ایک دوسری جگہ فرماتا ہے: وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی۔

ترجمہ:- پھر تم صبر کرو ان کی باتوں پر اور تمہارے رب کی تسبیح کو حمد کے ساتھ ملاکر ادا کرو (یعنی نماز پڑھو) طلوعِ شمس سے پہلے اور غروبِ شمس سے پہلے اور رات کے اوقات اور دن کے کناروں میں نماز پڑھو تاکہ (اللہ تعالیٰ تم کو سرفراز کرے اور) تم راضی ہو۔

وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِۦٓ أَزْوَٰجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ ۚ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ﴿۱۳۱﴾

وَلَا تَمُدَّنَّ عَیْنَیْکَ ؛ اور اپنی آنکھ اُٹھاکر بھی نہ دیکھو، اپنی نظر دراز نہ کرو۔ اِلٰی مَا مَتَّعْنَا بِهٖ ؛ جو کچھ ہم نے کافروں کو تمتع اور فائدہ اُٹھانے کے لئے دیا۔ برتنے اور گزران کرنے کے لئے دیا۔ اَزْوَاجًا ؛ قِسم قِسم کے۔ مِنْھُمْ ؛ ان لوگوں کو۔ زَھْرَةَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ؛ یہ دنیوی زندگی کی آرائش و زیبائش ہے۔ دنیا کے جینے کی رونق ہے۔ کوئی حقیقی پائدار چیز نہیں۔ لِنَفْتِنَھُمْ فِیْهِ ؛ ان کے امتحان اور آزمانے کے لئے۔ دنیا تمام فتنہ ہے، دارالامتحان ہے۔ وَرِزْقُ رَبِّکَ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰی ؛ اور تمہارے رب کا دیا بدر جہا بہتر اور دیرپا ہے، زیادہ باقی رہنے والا ہے۔

ترجمہ:- اور تم آنکھ اُٹھاکر بھی نہ دیکھو ان قِسم قِسم کی چیزوں کو جو ہم نے ان کے تمتع اور گزران کے لئے عطا کیا ہے۔ دنیا کی زندگی کی رونق ہے۔ ہم اس میں ڈال کر ان کا امتحان لیتے ہیں۔ اور خدا کا دیا بدر جہا بہتر اور باقی تر ہے۔

وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِٱلصَّلَوٰةِ وَٱصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۖ لَا نَسْـَٔلُكَ رِزْقًا ۖ نَّحْنُ نَرْزُقُكَ ۗ وَٱلْعَٰقِبَةُ لِلتَّقْوَىٰ ﴿۱۳۲﴾

وَاْمُرْ اَھْلَکَ ؛ اور تم اپنے متعلقین کو حکم دو۔ بِالصَّلٰوةِ ؛ نماز کا۔ وَاصْطَبِرْ عَلَیْھَا ؛ اور تم خود اس پر صبر کرو، پابند رہو۔ لَا نَسْئَلُکَ رِزْقًا ؛ ہم تم سے رزق نہیں مانگتے یعنی یہ نہیں کہتے کہ سب خیرات کردو، نہ رزق حاصل کرنے سے روکتے ہیں۔ نَحْنُ نَرْزُقُکَ ؛ ہم تم کو رزق دیتے ہیں۔ یہ خدا کا دیا ہے کھاؤ۔ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰی ؛ اور نیک انجام تقویٰ و پرہیزگاری کا ہے۔

ترجمہ:- اور تم اپنے لوگوں کو نماز کا حکم دو اور خود بھی اس کے پابند رہو۔ ہم تم سے رزق نہیں مانگتے۔ ہم تم کو رزق دیتے ہیں۔ اور تقویٰ اور پرہیزگاری کا انجام نیک ہے۔

وَقَالُوْا لَوْلَا يَاْتِيْنَا بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ بَيِّنَةُ مَا فِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿١٣٣﴾

وَقَالُوْا ؛ اور منکرین کہتے ہیں ۔ لَوْلَا ؛ کیوں نہیں ؟ يَاْتِيْنَا بِاٰيَةٍ ؛ ہمارے پاس کوئی آیت اور نشانی لاتے ۔ مِنْ رَّبِّهٖ ؛ اپنے پروردگار کے پاس سے ۔ اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ ؛ کیا ان کے پاس آ نہیں چکی ۔ بَيِّنَةُ مَا فِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ؛ پہلی کتابوں میں واضح دلیل ۔ رسولِ خدا کی پیغمبری کی پیشین گوئیاں سب کو پہنچ چکی ہیں ۔ یہ سارے جھوٹے حیلے اور عذرِ لنگ ہیں ۔

ترجمہ :- اور لوگ کہتے ہیں کہ خدا کے پاس سے (اپنی پیغمبری کی) کوئی نشانی کیوں نہیں لاتے ؟ کیا اگلی کتابوں میں واضح دلائل اور پیشین گوئیاں ان کے پاس آ نہیں چکیں ؟

وَلَوْ اَنَّآ اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى ﴿١٣٤﴾

وَلَوْ اَنَّآ اَهْلَكْنٰهُمْ ؛ اور اگر ہم ان کو ہلاک کر دیتے ، مار ڈالتے ۔ بِعَذَابٍ ؛ عذاب سے ، آفت لاکر ، سزا سے ۔ مِنْ قَبْلِهٖ ؛ اس سے پہلے یعنی حضرتؐ کے پیغمبر ہونے سے پہلے ہی ان پر عذاب آ جاتا تو کیا ہوتا ؟ اور وہ کیا کہتے ؟ لَقَالُوْا ؛ تو یہ کہتے ۔ رَبَّنَا ؛ اے ہمارے رب ۔ لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا ؛ تو ہمارے پاس کسی پیغمبر کو کیوں نہیں بھیجا ۔ فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ ؛ کہ ہم تیری آیتوں کی اتباع کرتے ، تیرے احکام مانتے ، اس پر عمل کرتے ۔ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ ؛ اس سے پہلے کہ ہم ذلیل ہوں ، ہم پر عذاب آ جائے ۔ وَنَخْزٰى ؛ اور ذلیل و خوار ہوں ، رُسوا ہوں ۔

ترجمہ :- اور اگر ہم ان کو اس سے پہلے ہی عذاب سے ہلاک کر دیتے تو یہ کہتے : خدایا ! تو ہمارے پاس پیغمبر کیوں نہیں بھیجا کہ ہم تیری آیتوں کی اتباع کرتے (تیرے احکام مانتے) ذلیل و خوار ہونے سے پہلے ۔

قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى ﴿١٣٥﴾ ع ٨ / ١٧

قُلْ ؛ تم کہو ۔ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ ؛ سب روزِ جزا کے منتظر ہیں ، راہ دیکھتے ہیں ۔ فَتَرَبَّصُوْا ؛ پھر تم بھی انتظار کرو ۔ فَسَتَعْلَمُوْنَ ؛ تم کو آئندہ معلوم ہو جائے گا ۔ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ ؛ کون ہیں سیدھے راستہ والے ۔ اَلسَّوِيِّ ۔ سیدھا مستقیم ۔ وَمَنِ اهْتَدٰى ؛ اور کون ہیں راہ یافتہ ۔

ترجمہ :- تم کہہ دو سب منتظر ہیں تم بھی انتظار کرو ۔ پھر آئندہ تم کو معلوم ہو جائے گا کہ کون ہیں صراطِ مستقیم والے اور ہدایت یافتہ ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ

ع

۱۷

اقترب للناس

تفسیرِ صدیقی

از

شمس المفسرین بحر العلوم خادم القرآن

حضرت محمد عبد القدیر صدیقی قادری حسرت رحمۃ اللہ علیہ

(سابق صدر شعبۂ دینیات جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن)

باہتمام محمد عباس علم بردار صدیقی

ناشر: حسرت اکیڈیمی پبلیکیشنز صدیق گلشن بہادرپورہ حیدرآباد اے پی

هدیہ: (   )

سُوۡرَةُ الۡاَنۡبِيَاۤءِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّاثۡنَا عَشۡرَةَ اٰيَةً وَّسَبۡعُ رُكُوۡعَاتٍ

سورۃ الانبیاء مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں ایک سو بارہ (۱۱۲) آیتیں اور سات (۷) رکوع ہیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اِقۡتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمۡ وَهُمۡ فِىۡ غَفۡلَةٍ مُّعۡرِضُوۡنَ ۚ ۞ ۱

اِقۡتَرَبَ ؛ نزدیک آ گیا ، بالکل قریب آ گیا ۔ لِلنَّاسِ ؛ لوگوں کے لئے ۔ حِسَابُهُمۡ ؛ ان کا حساب کتاب ۔ موت سر پر کھڑی ہے ، قیامت کب دُور ہے ۔ عمل کے ساتھ نتیجہ لگا ہوا ہے ۔ وَهُمۡ فِىۡ غَفۡلَةٍ ؛ اور لوگ ہیں کہ غفلت میں (پڑے ہوئے ہیں) ۔ مُّعۡرِضُوۡنَ ؛ اعراض کئے ہوئے ہیں ، منہ پھیرے ہوئے ہیں ۔ سمجھتے نہیں کہ انجام کیا ہوگا ۔

ترجمہ :- لوگوں کے حساب کتاب کا وقت قریب آ گیا ہے اور وہ ہیں کہ غفلت میں منہ پھیرے ہوئے ہیں (اپنے اعمال کے نتائج سے بے خبر ہیں) ۔

مَا يَاۡتِيۡهِمۡ مِّنۡ ذِكۡرٍ مِّنۡ رَّبِّهِمۡ مُّحۡدَثٍ اِلَّا اسۡتَمَعُوۡهُ وَهُمۡ يَلۡعَبُوۡنَ ۙ ۞ ۲

مَا يَاۡتِيۡهِمۡ ؛ ان کے پاس نہیں آتا ۔ مِنۡ ذِكۡرٍ ؛ کوئی ذکر ، کوئی یاد دہانی ، کوئی نصیحت ، کوئی قرآن کی آیت ۔ مِنۡ رَّبِّهِمۡ ؛ ان کے رب کی طرف سے ۔ مُحۡدَثٍ ۔ تازہ ، نیا ، وجود میں لایا ہوا ۔ اِحۡدَاثٌ ۔ وجود میں لانا ۔ حُدُوۡثٌ ۔ نو پیدا ہونا ۔ اس سے قرآن کا جو کلامِ خدا ہے حادث ہونا لازم نہیں آتا ۔ اِلَّا اسۡتَمَعُوۡهُ ؛ مگر اس کو وہ لوگ سُنتے ہیں ۔ وَهُمۡ يَلۡعَبُوۡنَ ؛ ایسے حال میں کہ وہ لہو ولعب میں مشغول ہیں ۔ قرآن کو کھیل ٹھٹا سمجھتے ہیں ۔

ترجمہ :- ان لوگوں کے پاس اللہ کی طرف سے کوئی تازہ یاد دہانی (کوئی نصیحت) نہیں آتی مگر اس کو سُنتے ہیں تو کھیل سمجھتے ہیں (اور اپنے لہو ولعب میں مشغول رہتے ہیں) ۔

لَاهِيَةً قُلُوۡبُهُمۡ ؕ وَاَسَرُّوا النَّجۡوَى ۖ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا ۖ هَلۡ هٰذَاۤ اِلَّا بَشَرٌ مِّثۡلُكُمۡ ۚ اَفَتَاۡتُوۡنَ السِّحۡرَ وَاَنۡتُمۡ تُبۡصِرُوۡنَ ۞ ۳

لَاهِيَةً قُلُوۡبُهُمۡ ؛ ان کے دل غافل ہیں ، لہو ولعب میں مشغول ہیں ۔ وَاَسَرُّوۡا ؛ اور چھپاتے ہیں ۔ اِسۡرَار ۔ چھپانا ۔

سِرٌّ ۔ راز، بھید ۔ سُرُوْرٌ ۔ دل کی خوشی ۔ مَسَرَّت ۔ خوشی ۔ اَلنَّجْویٰ ؛ مشورہ، سازش ۔ اَسَرُّوا النَّجْویٰ ؛ اور چپکے چپکے کانا پھوسی کرتے ہیں، راز میں مشورہ کرتے ہیں، خفیہ سازش کرتے ہیں ۔ کون؟ اَلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ؛ وہ لوگ جو ظالم ہیں، جو تاریکی میں پڑے ہوئے ہیں ۔ جو دوسروں کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں اور خود نقصان میں پڑتے ہیں ۔ وہ کہتے کیا ہیں؟ اور پیغمبر کو سمجھتے کیا ہیں؟ هَلْ ۔ نہیں ہے ۔ هٰـذَا ۔ یہ ۔ اِلَّا ۔ مگر ۔ بَشَرٌ ؛ انسان، آدمی ۔ مِثْلُكُمْ ؛ تمہاری طرح، تمہارے مثل ۔ جیسے ہم آدمی ہیں یہ بھی آدمی ہیں ۔ مگر کلامِ الٰہی سُن کر متاثر ہوتے ہیں ۔ اَفَتَـاْتُوْنَ السِّحْرَ ؛ کیا تم سحر اور جادو کو قبول کرتے ہو، اس کو مانتے ہو، اس سے متاثر ہوتے ہو ۔ جادو اور سحر کا لفظ آدمی اسی وقت کہتا ہے جب کسی چیز کو انسانی طاقت سے باہر سمجھتا ہے ۔ بہر حال اتنا تو ضرور ہوا کہ کلام اللہ کو انسانی طاقت سے باہر سمجھتے ہیں ۔ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ؛ اور تم تو صاحبِ بصیرت ہونے کا دعویٰ کرتے ہو ۔ کیا تم سحر اور جادو سے واقف ہو؟ ہرگز نہیں ۔ لہٰذا تمہارا ایسا کہنا غلط اور خلافِ واقعہ ہے ۔

ترجمہ :- ان کے دل غفلت میں پڑے ہیں ۔ اور جو لوگ ظالم ہیں وہ خفیہ سازش اور مشورے کرتے ہیں (وہ کہتے کیا ہیں؟) یہ تو ہماری طرح آدمی ہیں ۔ (مگر اس سے متاثر ضرور ہوتے ہیں) کیا تم اس کو سحر مانتے اور خود کو صاحبِ بصیرت بھی سمجھتے ہو ۔

قٰلَ رَبِّیْ یَعْلَمُ الْقَوْلَ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿٤﴾

قٰلَ ؛ پیغمبر نے کہا ۔ رَبِّیْ ؛ میرا رب، میرا خدا ۔ یَعْلَمُ الْقَوْلَ ؛ ہر قول کا علم رکھتا ہے، ہر بات کو جانتا ہے ۔ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؛ جو آسمان اور زمین میں ہے ۔ خدائے تعالیٰ آسمان اور زمین میں ہر جگہ جلوہ فرما ہے ۔ اور کوئی بات کہیں بھی کی جائے اس کو بھی جانتا ہے ۔ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ؛ اور وہ سمیع و علیم ہے، ہر ایک بات کو سُنتا اور جانتا ہے ۔

ترجمہ :- (پیغمبر نے) کہا میرا رب (میرا خدا ہر بات کو جانتا ہے) ہر قول کا علم رکھتا ہے جو آسمان اور زمین میں ہے (وہ سب کی سنتا ہے اور اس سے واقف ہے) اور وہ سمیع و علیم ہے ۔

بَلْ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍۢ بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ۚ فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَآ اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ ﴿٥﴾

بَلْ قَالُوْا ؛ بلکہ ان منکرین نے کہا ۔ اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ؛ یہ مرکر اُٹھنا، جنت، دوزخ، حساب کتاب سب پریشان خواب ہیں ۔ بَلِ افْتَرٰہُ ؛ بلکہ یہ جھوٹ بات گھڑی گئی ہے، ساری افترا پردازی ہے، خلاف واقعہ باتیں ہیں ۔ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ؛ بلکہ وہ ایک شاعر ہیں ۔ نادانوں کو معلوم نہیں کہ یہ روحانیات کا فلسفہ ہے، دین اور دنیا دُرست کرنے کا علم ہے ۔ شاعر لاکھوں

پڑے ہیں ۔ کیا کوئی شاعر ایسا بھی ہے جس کی تعلیم سے اخلاق کی اصلاح ، تمدن کی دُرستی ، روحانیات کا انکشاف ، خدا کی مرضی کے مطابق ہونے کا طریقہ معلوم ہو سکے؟ وہ اور کیا کہتے ہیں؟ فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ ؛ پیغمبر کوئی نشانی تو لائے ۔ كَمَآ اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ ؛ جس طرح نشانیوں کے ساتھ پہلے پیغمبروں کو بھیجا گیا تھا ۔ ہٹ دھرمی کا کیا علاج ۔ نشانیاں دیکھتے جاؤ اور جادو کہتے جاؤ ۔ اس تاریک دماغ کا علاج کیا ۔

ترجمہ :- بلکہ ان منکروں نے کہا یہ تو خوابِ پریشاں ہیں بلکہ سب مَن گھڑت باتیں ہیں (افترا پردازیاں ہیں) ۔ بلکہ یہ ایک شاعر ہے ، ہمارے سامنے کوئی ایسی نشانی تو لائے جس طرح کہ پہلے پیغمبر بھیجے گئے تھے ۔

مَآ اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا ۚ اَفَهُمْ يُؤْمِنُوْنَ ۝۶

مَآ اٰمَنَتْ ؛ ایمان نہیں لایا ۔ قَبْلَهُمْ ؛ ان سے پہلے ، ان سے قبل ۔ مِنْ قَرْيَةٍ ؛ کوئی قریہ ، کوئی گاؤں ، کوئی بستی ۔ اَهْلَكْنٰهَا ؛ جس کو ہم نے ہلاک کیا ، برباد کیا ۔ سب اپنی ہٹ دھرمی پر اڑے رہے اور تباہ و برباد ہوگئے ۔ اَفَهُمْ يُؤْمِنُوْنَ ؛ تو کیا یہ ایمان لائیں گے ۔

ترجمہ :- ان سے پہلے کوئی قریہ ، کوئی بستی جسے ہم نے ہلاک کیا ہے ایمان نہیں لائی تو کیا یہ ایمان لائیں گے ۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۷

وَمَآ اَرْسَلْنَا ؛ اور ہم نے نہیں بھیجا ۔ قَبْلَكَ ؛ تم سے قبل ، تم سے پہلے ۔ اِلَّا رِجَالًا ؛ مگر مردوں کو ، آدمیوں کو ۔ ہمیشہ پیغمبر آدمیوں ہی میں سے ہوئے ہیں ۔ مگر ۔ نُوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ ؛ ہم ان پر وحی کرتے تھے ، احکام بھیجتے تھے ، مذہب کی تعلیم دیتے تھے ۔ فَسْئَلُوْٓا ؛ تو تم پوچھو ، سوال کرو ۔ اَهْلَ الذِّكْرِ ؛ اہلِ علم سے ، یاد دہانی کرنے والے سے ۔ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ؛ اگر تم کو علم نہیں ہے ، اگر تم نہیں جانتے ۔ واضح ہو کہ پیغمبر میں دو باتیں ہوتی ہیں ۔ ایک مشترک ، ایک تمیز دینے والی ۔ بے شک پیغمبروں کا مابہ الاشتراک انسانیت ہے ۔ مگر مابہ الامتیاز وحی بھی تو ہے ۔ کافروں اور بے دینوں کی نظر ہمیشہ انسانیت پر پڑتی ہے ۔ وہ کہتے ہیں کہ پیغمبر بھی ہماری طرح آدمی ہیں ۔ مگر کور عقلوں کی نگاہ وحیِ الٰہی پر نہیں پڑتی ۔ اس زمانہ میں بھی ان کے ہم خیال بہت سے پیدا ہو رہے ہیں ۔ نہ پیغمبروں کی عظمت نہ ان سے محبت ۔ رات دن اس کوشش میں ہیں کہ مسلمانوں کے دل سے پیغمبروں کی عظمت کم ہو جائے ۔ پیغمبروں کی بے توقیری کو توحید سمجھتے ہیں ۔

ترجمہ :- ہم نے کسی کو پیغمبر بنا کر نہیں بھیجا مگر مَردوں کو جن کی طرف ہم وحی کیا کرتے تھے ۔ پھر (اے منکرو!) اگر تم کو علم نہیں تو کسی علم والے ، یاد دہانی کرنے والے سے پوچھ لو ۔

وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَأْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ ۝٨

وَمَا جَعَلْنٰهُمْ ؛ اور ہم نے پیغمبروں کو نہیں پیدا کیا ، نہیں بنایا ۔ جَسَدًا ؛ ایسا جسد ۔ لَا يَأْكُلُوْنَ الطَّعَامَ ؛ جو کھانا نہیں کھاتے ۔ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ ؛ اور نہ تھے وہ ہمیشہ رہنے والے ۔ پیغمبر آئے تو کھاتے بھی تھے ، پیتے بھی تھے ، ان کا انتقال ہوا ۔ ہمارا ایمان ہے کہ جناب عیسیٰ علیہ السلام بھی انتقال کرنے والے ہیں ۔ ہم کب کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کو خلود ہے ، ہمیشہ رہنے والے ہیں ۔ مگر کب ؟ کتنے دن بعد ؟ اس کا علم اللہ کو ہے ۔ بعض قلندروں کی عمر سات سات سو برس کی ہوئی ہے ۔ حضرت بدیع الدین شاہ مدار کی عمر بھی ڈھائی سو برس کی ہوئی ہے ۔

یاد رکھو ! عام حالات کے ساتھ خاص حالات بھی ہوتے ہیں ۔

ترجمہ :- ہم نے پیغمبروں کو ایسے جسد کے ساتھ نہ بھیجا جو کھاتے پیتے نہ تھے اور نہ ان کو خلود اور ہمیشگی حاصل تھی ۔ (دنیا کو چھوڑنا سب کے لئے لازم ہے) ۔

ثُمَّ صَدَقْنٰهُمُ الْوَعْدَ فَاَنْجَيْنٰهُمْ وَمَنْ نَّشَآءُ وَاَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِيْنَ ۝٩

ثُمَّ صَدَقْنٰهُمُ الْوَعْدَ ؛ پھر ہم نے اپنے وعدہ کو پورا کیا ، ان کو سچا کر کے بتایا ۔ ہم ان کے متعلق اپنے وعدوں میں صادق رہے ۔ فَاَنْجَيْنٰهُمْ ؛ پھر ہم نے ان کو نجات دی ، ان کو بچالیا ۔ وَمَنْ نَّشَآءُ ؛ اور جن کو ہم چاہیں ، جن کی نجات ہماری مشیت میں ہے ، ہمارے اِرادے میں ہے ، (بچالیں گے) وَاَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِيْنَ ؛ اور اسراف اور زیادتی کرنے والوں کو ہلاک کردیا ۔

ترجمہ :- پھر ہم نے ان کو اپنا وعدہ سچا کر کے بتایا ، پھر ہم نے ان کو نجات دی اور ان لوگوں کو بھی (نجات دی) جن کو ہم نے چاہا ۔ اور اسراف اور زیادتی کرنے والوں کو ہلاک کردیا ۔

لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ ۚ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝١٠ ع ١

لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا ؛ یقیناً ہم نے تمہاری طرف ایک کتاب اُتاری ، نازل کی ۔ فِيْهِ ذِكْرُكُمْ ؛ جس میں تمہارا ذکر ہے ، جس میں تمہارے لئے پند و نصیحت ہے ۔ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ؛ کیا تم عقل سے کام نہ لوگے ، کیا تمہیں کچھ عقل ہے بھی ۔

ترجمہ :- یقیناً ہم نے تمہاری طرف ایک ایسی کتاب اُتاری جس میں تمہارے لئے پند و نصیحت ہے ۔ کیا تم کچھ عقل سے کام نہیں لوگے ؟ (کیا تم اتنا نہیں سمجھتے ؟)

وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَّاَنْشَاْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿۱۱﴾

وَكَمْ قَصَمْنَا ؛ اور کتنے ہم نے برباد کردیے ۔ قَصَمٌ ۔ٹوٹنا ، سخت چیز کا توڑنا ۔ مِنْ قَرْيَةٍ ؛ کتنے قریے ، کتنے گاؤں ۔ كَانَتْ ظَالِمَةً ؛ (کتنی بستیاں) جو ظالم تھیں ۔ وَاَنْشَاْنَا ؛ اور ہم نے پیدا کیا ۔ بَعْدَهَا ؛ اس قریہ کے بعد ۔ قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ؛ دوسرے لوگوں کو ۔قوم کا لفظ اسمِ جمع ہے ۔ اس کی صفت واحد اور جمع دونوں ہوسکتی ہیں ۔

ترجمہ :- ہم نے کتنی بستیاں توڑ پھوڑ کر تباہ کردیں جو ظالم تھیں اور ان کے بعد ہم نے دوسری قوموں اور لوگوں کو پیدا کیا ۔

فَلَمَّآ اَحَسُّوْا بَاْسَنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَرْكُضُوْنَ ﴿۱۲﴾

فَلَمَّآ اَحَسُّوْا ؛ پھر جب انھوں نے احساس کرلیا ، معلوم کرلیا ، آثار دیکھے ۔ بَاْسَنَا ؛ ہمارے عذاب کو ، سختی وشدت کو ۔ اِذَاهُمْ مِّنْهَا ؛ تو وہ اس قریہ اور گاؤں سے ۔ يَرْكُضُوْنَ ؛ لگے بھاگنے ۔ رَكَضَ ؛ دوڑا ، گھوڑے کو ایڑ لگائی ۔ زمین پر لات ماری ۔

ترجمہ :- پھر جب انھوں نے ہمارے عذاب کا احساس کیا (کہ وہ آرہا ہے) تو لگے اس (گاؤں) سے نکل کر بھاگنے ۔

لَا تَرْكُضُوْا وَارْجِعُوْٓا اِلٰى مَآ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ وَمَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْـَٔلُوْنَ ﴿۱۳﴾

لَا تَرْكُضُوْا ؛ بھاگو مت ۔ وَارْجِعُوْٓا اِلٰى مَآ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ ؛ اور اس قریہ کی طرف جس میں تم راحت وآسائش سے رکھے گئے تھے ، جس میں تمہاری چین سے گزرتی تھی واپس آو ۔ وَمَسٰكِنِكُمْ ؛ اور تمہارے مکانات کی طرف جس میں تم سکونت رکھتے تھے ۔ لَعَلَّكُمْ تُسْـَٔلُوْنَ ؛ تاکہ تمہارے سے سوال کیا جائے ، باز پرس کی جائے ۔

ترجمہ :- بھاگو نہیں اور اسی قریہ کی طرف لوٹ جاؤ (واپس ہوجاؤ) جس میں تم آرام وراحت میں رکھے گئے تھے اور اپنے مکانوں کی طرف تاکہ تم سے باز پرس کی جائے ۔

وہ شرمندہ ہوگئے پچھتانے لگے ۔

قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۱۴﴾

قَالُوْا يٰوَيْلَنَا ؛ کہا افسوس ، ہائے ہماری خرابی ۔ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ؛ بے شک ہم ظالم تھے ، خطا کار تھے ۔

ترجمہ :- کہا : ہائے ہماری کم بختی ! بے شک ہم تھے خطا کار ، ظالم ۔

فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ ﴿١٥﴾

فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ ؛ ہمیشہ ان کی یہی چیخ پکار رہی ۔ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ ؛ یہاں تک کہ ہم نے ان کو کردیا ۔ حَصِيْدًا ؛ کٹا ہوا کھیت ۔ خٰمِدِيْنَ ؛ بجھی ہوئی آگ ۔

ترجمہ :- یہی تھی ان کی چیخ و پکار یہاں تک کہ ہم نے ان کو کٹا ہوا کھیت اور بجھا ہوا شعلہ بنا دیا ۔

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ﴿١٦﴾

وَمَا خَلَقْنَا ؛ اور ہم نے پیدا نہیں کیا ۔ اَلسَّمَآءَ وَالْاَرْضَ ؛ زمین اور آسمان کو ۔ وَمَا بَيْنَهُمَا ؛ اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے ۔ لٰعِبِيْنَ ؛ لہو ولعب کے طور پر ، بے فائدہ ، بے مقصد ۔

ترجمہ :- ہم نے آسمان اور زمین اور ان کے درمیان جو کچھ ہے سب کو بے فائدہ ، بے مقصد ، لہو ولعب کے طور پر نہیں پیدا کیا ۔

لَوْ اَرَدْنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّآ ۖ اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿١٧﴾

لَوْ اَرَدْنَا ؛ اگر ہم ارادہ کرتے ، اگر ہم چاہتے ۔ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا ؛ کہ ہم کوئی کھیل بنالیں ۔ لَا تَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا ؛ تو ہم اپنی مرضی اور اپنی تجویز سے بناتے ۔ اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ؛ اگر ہم کو ایسا کرنا ہوتا ۔ اگر اِنْ نافیہ ہو تو (معنٰی ہوں گے) ہم کو ایسا کرنا منظور نہیں ۔

ترجمہ :- اگر ہمارا ارادہ ہوتا کہ کوئی چیز کھیل کے طور پر بنائیں تو ہم اپنی رائے اپنی تجویز سے بناتے ۔ مگر ہم کو ایسا کرنا منظور نہیں ۔

بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ۚ

وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ﴿١٨﴾

بَلْ نَقْذِفُ ؛ بلکہ ہم پھینکتے ہیں ، مارتے ہیں ۔ بِالْحَقِّ ؛ حق سے ۔ عَلَى الْبَاطِلِ ؛ باطل پر ۔ فَيَدْمَغُهُ ؛ پھر حق باطل کا سر توڑ دیتا ہے ، کچل ڈالتا ہے ۔ فَإِذَا هُوَ زَاهِقٌ ؛ تو وہ نیست و نابود ہوجاتا ہے ، ملیا میٹ کر دیا جاتا ہے ۔ وَلَكُمُ الْوَيْلُ ؛ اور تم پر افسوس ہے ۔ لعنت ہے ۔ مِمَّا تَصِفُوْنَ ؛ ان چیزوں کی وجہ سے جن کو تم بیان کرتے ہو ، ان واہی تباہی باتوں سے کہ تم بناتے ہو ۔

ترجمہ :- نہیں ، ہم حق کو باطل پر پھینک مارتے ہیں ، تو وہ اس کا (باطل کا) سر کچل دیتا ہے (اس کا دماغ پاش پاش کردیتا ہے) تو وہ نیست و نابود ہوجاتا ہے ۔ اور تم پر افسوس ہے ، لعنت ہے ان باتوں کی وجہ سے کہ تم کہتے ہو ۔

وَلَهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ۚ ﴿١٩﴾

وَلَهُ ؛ اور اسی کے ہیں ، اسی کی ملک ہیں ، اسی کے بندے ہیں ۔ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ جو آسمانوں اور زمین میں ہیں ۔ وَمَنْ عِنْدَهُ ؛ اور جو اس کے پاس ہیں ۔ خواہ فرشتے ہوں یا فرماں بردار بندے ہوں ۔ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ؛ تکبّر نہیں کرتے ، سرکشی نہیں کرتے ، خود کو اعلیٰ دماغ نہیں سمجھتے ۔ عَنْ عِبَادَتِهِ ؛ اس کی عبادت سے ، بندگی سے ۔ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ؛ اور نہ تھکتے ہیں ، اور نہ کاہلی اختیار کرتے ہیں ، اور نہ فتور کرتے ہیں ۔ ان کے نشاط میں کوئی فرق نہیں آتا ۔

ترجمہ :- اور آسمانوں اور زمین میں جو جو ہیں اور جو اس کے پاس حاضر ہیں اس کی عبادت سے تکبّر نہیں کرتے اور نہ تھکتے ہیں ۔

يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ﴿٢٠﴾

يُسَبِّحُوْنَ ؛ تسبیح کرتے ہیں ۔ اَلَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؛ رات اور دن ۔ لَا يَفْتُرُوْنَ ؛ سُستی اور فتور نہیں کرتے ۔

ترجمہ :- (حاضرینِ دربارِ الٰہی) رات دن تسبیح کرتے ہیں اور سُستی اور کاہلی نہیں کرتے ۔

اَمِ اتَّخَذُوْٓا اٰلِهَةً مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ﴿٢١﴾

اَمِ اتَّخَذُوْٓا ؛ کیا انھوں نے بنالیا ہے ۔ اٰلِهَةً ؛ معبودوں کو، دیوتاؤں کو ۔ مِنَ الْاَرْضِ ؛ زمین سے ۔ مٹی پتھر کے ۔ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ؛ جو پیدا کرتے ہیں، نشر کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- کیا انھوں نے زمین میں سے (مٹی پتھر کے) معبود بنالئے ہیں جو (انھیں پیدا کرتے اور) نشر کرتے ، پھیلاتے ہیں ۔

لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿٢٢﴾

لَوْ كَانَ فِيْهِمَا ؛ اگر ہوتے آسمان و زمین میں ۔ اٰلِهَةٌ ؛ معبود، دیوتا ۔ اِلَّا اللّٰهُ ؛ بجز خدا کے، اللہ کے سوائے ۔ لَفَسَدَتَا ؛ آسمان زمین تباہ ہوجاتے ۔ یہ نظامِ عالم کب برقرار رہتا ۔ بڑے لوگوں کی عادت ہے کہ دلیل میں جو اہم جز رہتا ہے اس کی تردید کردیتے ہیں ۔ دوسرے اجزا کی طرف واضح ہونے کی وجہ توجہ نہیں کرتے ۔ نادانوں کے سمجھانے کے لئے ۔ اگر کئی خدا ہوتے ، ان میں اختلاف ہوسکتا یا نہیں ؟ اگر اختلاف ہو ہی نہیں سکتا تو ایک کے سوائے سب بے کار ہیں ۔ اگر ہوسکتا ہے تو کام کرنے کے وقت جس کی نہ چلے وہ تو ہرگز خدا نہیں ۔ اگر ہر ایک اپنی مرضی کے مطابق کام کرنا چاہے ، ایک کچھ چاہے اور دوسرا کچھ اور، تو ان میں باہم جنگ ہوتی ۔ جنگ کا نتیجہ کیا ہوتا ؟ آسمان زمین تباہ ۔ دو مُلّا میں مُرغی مُردار ۔ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ ؛ لہذا اللہ پاک ہے ۔ رَبِّ الْعَرْشِ ؛ تختِ حکومت پر، سب کی پرورش کرنے والا ، سب کا پروردگار، سب کا رب ۔ عَمَّا يَصِفُوْنَ ؛ ان بیانات سے کہ وہ کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- اگر ان میں کئی معبود ہوتے اللہ کے سوائے تو وہ دونوں (یعنی آسمان و زمین) فاسد و تباہ ہوجاتے ۔ لہذا اللہ عرشِ حکومت کا رب ان (واہی تباہی) باتوں سے جو یہ کرتے ہیں پاک ہے ۔

لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْـَٔلُوْنَ ﴿٢٣﴾

لَا يُسْـَٔلُ ؛ اس سے سوال نہیں کیا جاسکتا ، اس سے کوئی پوچھ نہیں سکتا ۔ عَمَّا يَفْعَلُ ؛ اس کام سے کہ وہ کرتا ہے ۔ وَهُمْ يُسْـَٔلُوْنَ ؛ اور وہ پوچھے جاتے ہیں، ان سے باز پرس کی جاتی ہے ، ان سے جواب دہی طلب کی جاتی ہے ۔

ترجمہ :- (اللہ تعالیٰ) جو کچھ کرتا ہے اس کے متعلق کوئی سوال تک نہیں کرسکتا اور ان سے باز پرس کی جاتی ہے ۔

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ۭ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ۚ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٢٤﴾

خدا کی وحدانیت کا ثبوت

اَمِ اتَّخَذُوْا ؛ کیا انھوں نے بنالیا ہے ۔ مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ؛ خدا کے سوائے اور معبود ۔ قُلْ ؛ پیغمبر تم کہو ۔ اے خدا پرستو تم کہو ۔ هَاتُوْا ؛ لاؤ ، دو ۔ بُرْهَانَكُمْ ؛ تمہاری دلیلِ قطعی ۔ بَرِهَ يَبْرَهُ ؛ جسم کا بیماری کے بعد تندرستی لانا ۔ بُرْهَةٌ ؛ زمانہ کا ایک حصّہ ۔ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِیَ ؛ اور یہی ذکر ہے ان کا جو میرے پاس ہیں ۔ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِیْ ؛ اور یہی بیان ہے ان کا جو مجھ سے پہلے گزرے ۔ بَلْ اَكْثَرُهُمْ ؛ بلکہ ان میں سے اکثر ۔ لَا يَعْلَمُوْنَ الْحَقَّ ؛ حق بات کو نہیں جانتے ، علمِ صحیح نہیں رکھتے ۔ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ؛ اسی نادانی کی وجہ سے وہ اعراض کرتے ہیں ، منہ پھیرے ہوئے ہیں ۔

ترجمہ :- کیا اس کے (خدا کے) سوائے ان لوگوں نے معبود بنالئے ہیں ۔ (پیغمبر !) تم کہو کوئی دلیلِ قطعی تو لاؤ ۔

یہ (توحید) بیان ہے ان لوگوں کا جو میرے پاس ہیں (یعنی مؤمنین) اور تعلیم ہے ان لوگوں کی جو مجھ سے پہلے گزرے ہیں (یعنی انبیاءؑ) مگر ان لوگوں میں کے اکثر حق (عقیدے) سے لاعلم ہیں (یعنی معرضین) اسی واسطہ تو وہ اعراض و روگردانی کرتے ہیں ۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِیْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ﴿٢٥﴾

وَمَآ اَرْسَلْنَا ؛ اور ہم نے نہیں بھیجا ۔ مِنْ قَبْلِكَ ؛ تم سے پہلے ۔ مِنْ رَّسُوْلٍ ؛ کوئی رسول ، کوئی پیغمبر ۔ اِلَّا نُوْحِیْٓ اِلَيْهِ ؛ مگر یہ کہ ہم ان کی طرف وحی کرتے تھے ، ان کے دل میں ڈالتے تھے ، ان کو تعلیم کرتے تھے ۔ اَنَّهٗ ؛ کہ (یہ ضمیر شان ہے) ۔ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا ؛ کوئی معبود برحق نہیں بجز میرے ۔ فَاعْبُدُوْنِ ؛ لہذا میری ہی بندگی کرو ، میری ہی عبادت کرو ۔

ترجمہ :- اور ہم نے تم سے پہلے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر ان کی طرف ہم وحی کرتے رہے کہ میرے سوائے معبودِ برحق نہیں لہذا میری ہی عبادت کرو ۔

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ﴿٢٦﴾

وَقَالُوْا ؛ اور بعض نادانوں نے کہا اور اب بھی کہتے ہیں ۔ اِتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ ؛ رحمٰن یعنی اللہ نے بنالیا ہے ۔ وَلَدًا ؛ اولاد کو ۔ بعض کہتے ہیں فرشتے بیٹیاں ہیں ۔ بعض کہتے ہیں عزیر علیہ السلام خدا کے بیٹے ہیں ۔ عیسائی کہتے ہیں عیسٰی علیہ السلام خدا کے بیٹے ہیں ۔ سُبْحٰنَهٗ ؛ خدا ان باتوں سے پاک ہے ۔ نہ کسی نے خدا سے بڑھ کر کام کیا نہ اس کے برابر ۔ خدا کے سوائے کوئی بھی ایک ذرّہ کو نیست سے ہست نہیں کرسکتا ، ایک مکھی مچھر کو پیدا نہیں کرسکتا ۔ انجیل میں ہے " اے ہمارے آسمانی باپ ! " خدا ہمارا باپ ہے تو ہم اس کے بیٹے ہیں ۔ اصل یہ ہے کہ باپ سے مُراد مربی ، آقا اور بیٹے سے مُراد محبوب ہے ۔ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ؛ بلکہ قابلِ اکرام و احترام بندے ہیں ۔

ترجمہ :- اور ان لوگوں نے کہا اللہ نے بیٹے بیٹیاں بنالئے ہیں ۔ خدا ان باتوں سے پاک ہے ۔ بلکہ مکرم و محترم بندے ہیں ۔

لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ۝۲۷

لَا يَسْبِقُوْنَهٗ ؛ اس سے کوئی سبقت نہیں کرتا ۔ بِالْقَوْلِ ؛ بات میں ۔کوئی اس سے پہلے ایک بات بھی نہیں کرسکتا ۔ اس کے حکم کے بغیر کوئی زبان تک نہیں ہلا سکتا ۔ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ ؛ اور وہ سب لوگ اس کے امر و حکم کے مطابق ۔ يَعْمَلُوْنَ ؛ عمل کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- اس کے فرمانے سے پہلے کوئی زبان تک نہیں ہلا سکتا ۔ اور وہ سب لوگ اس کے امر و حکم کے مطابق عمل کرتے ہیں ۔

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ۝۲۸

يَعْلَمُ ؛ وہ جانتا ہے، اس کو معلوم ہے ۔ مَابَيْنَ اَيْدِيْهِمْ ؛ جو کچھ ان کے سامنے ہے ۔ وَمَا خَلْفَهُمْ ؛ اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے ۔ وَلَا يَشْفَعُوْنَ ؛ اور وہ سفارش نہیں کرتے ، شفاعت نہیں کرتے ، کسی کو اپنے ساتھ لے جا کر کچھ نہیں کہتے ۔ شُفْعَةٌ ؛ جفت ، دو ۔ شَافِعٌ ۔ سفارش کرنے والا ۔ مُشَفَّعٌ ؛ جس کی سفارش قبول ہو ۔ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى ؛ مگر اس شخص کے لئے جس کی شفاعت کے لئے خدا راضی ہے ، اس کو پسند کرتا ہے ۔ مُرْتَضٰى ؛ پسندیدہ ، جس سے خدا راضی ہے ۔ اس آیت سے پیغمبروں کی ، اولیاء کی شفاعت ثابت ہوتی ہے ۔ وہ لوگ البتہ شفاعت سے محروم ہیں جو شفاعت کے قائل نہیں ۔ وَهُمْ ؛ اور وہ لوگ ۔ مِنْ خَشْيَتِهٖ ؛ اس کے رعب و جلال ، اس کی ہیبت و خشیت سے ۔ مُشْفِقُوْنَ ؛ ڈرتے ہیں ۔ شَفَقَتٌ ۔ مہربانی ۔ اِشْفَاقٌ ۔ ڈرنا ۔

ترجمہ :- اس کو (اللہ کو) علم ہے ان سب چیزوں کا جو ان کے آگے ہیں یا پیچھے ۔ اور یہ لوگ شفاعت و سفارش نہیں کرتے مگر ان ہی لوگوں کی جن سے خدا راضی ہے ۔ اور یہ سب لوگ اس کے رعب اور ہیبت سے ڈرتے ہیں ۔

وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ

ع ۲ ۱۹ ۲

فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ۝۲۹

وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ ؛ اور ان میں سے جو کوئی کہے ۔ اِنِّیْ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ ؛ میں اللہ کے سوا معبود ہوں ۔ فَذٰلِکَ ؛ ایسا شخص تو ۔ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ؛ ہم اس کو بطور سزا جہنّم میں ڈالیں گے ۔ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ؛ ہم اسی طرح ظالموں کو سزا دیتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور ان میں سے جو کہے کہ میں خدا کے سوا معبود ہوں ، ایسے کی سزا تو ہم جہنّم دیں گے ۔ ہم ظالموں کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں ۔

اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ۭ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاۗءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ۭ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۳۰

اَوَلَمْ يَرَ ؛ کیا نہیں دیکھا ۔ کیا انھوں نے غور نہیں کیا ۔ کیا ان کو معلوم نہیں ۔ رویت کے معنٰی علم کے بھی ہیں ۔ آنکھوں سے دیکھنا شرط نہیں ۔ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ وہ لوگ جو کفر کرتے ہیں ۔ کیا منکرین اتنا نہیں جانتے ۔ اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ؛ کہ آسمان و زمین ۔ كَانَتَا رَتْقًا ؛ وہ دونوں ملے جلے تھے ۔ فَفَتَقْنٰهُمَا ؛ پھر ہم نے ان دونوں کو جدا کیا ۔ رَتق و فتق ۔ بند و کشاد ، توڑ جوڑ ۔ پہلے دنیا میں ایک مادہ تھا ۔ نہ علویات تھے نہ سفلیات ۔ مادہ ایک بے ارادہ چیز ہے ۔ متحرک تو ہمیشہ متحرک ، ساکن تو ہمیشہ ساکن ۔ ساکن متحرک ہوتا ہے یا متحرک ساکن ہوتا ہے تو کسی خارجی قوت سے ۔ علویات اور سفلیات کا جن کی اصل مادہ ہے ایک دوسرے سے جدا ہونا اور عالم میں یہ بوقلمونی اور رنگا رنگی کا پیدا ہونا مادے کا کام نہیں ۔ خدا کی قدرت کا کرشمہ ہے اٰيَةٌ مِّنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ہے ۔ رتقہ ۔ وہ عورت جس کے فمِ رحم پر ہڈی ہو ۔ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاۗءِ ؛ اور ہم نے بنایا ، پیدا کیا پانی سے ۔ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ؛ ہر زندہ شئے کو ۔ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ؛ کیا یہ ایمان نہ لائیں گے ، کیا اب بھی یقین نہ کریں گے ۔

ترجمہ :- کیا منکرین اور کافرین جانتے نہیں کہ آسمان اور زمین دونوں آپس میں ملے جلے تھے پھر ہم نے ان کو ایک دوسرے سے جُدا کیا ۔ اور ہم نے ہر زندہ شئے کو پانی سے پیدا کیا ۔ کیا یہ لوگ ایمان نہ لائیں گے ؟

وَجَعَلْنَا فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِهِمْ

وَجَعَلْنَا فِيهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ ﴿٣١﴾

وَجَعَلْنَا فِي الْاَرْضِ ؛ اور ہم نے زمین میں پیدا کیا، بنایا۔ رَوَاسِيَ ؛ لنگرزن چیزوں کو، بھاری وزنی پہاڑوں کو۔ اَنْ تَمِيْدَبِهِمْ ؛ کہ کہیں زمین ان کو لے کر جھک نہ جائے، ڈھلک نہ جائے۔ زمین میں اگر پہاڑ نہ ہوتے اور زمین پھلپھلی تو آدمی کا اس پر چلنا دشوار ہوتا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ زمین مائدہ یعنی دسترخوان بن گیا اور ان کی معیشت کا انتظام ہے۔ وَجَعَلْنَا فِيهَا ؛ اور ہم نے زمین میں پیدا کئے، بنائے۔ فِجَاجًا سُبُلًا ؛ کشادہ راستہ۔ فَجٌّ ؛ گھاٹی، درۂ کوہ، کشادہ راستہ۔ سُبُلٌ ۔ جمع سَبِيْلٌ۔ راستہ۔ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ؛ تاکہ یہ ہدایت پائیں۔ ان کو راستہ ملے۔ اپنی منزلِ مقصود کو پہنچ جائیں۔

ترجمہ :- ہم نے زمین میں لنگرزن پہاڑوں کو بھی پیدا کیا تاکہ زمین ان کو لے کر لڑھک نہ جائے (یا زمین ان کے لئے دسترخوان بن جائے) اور ہم نے اس میں (زمین میں) کشادہ راستے بھی بنائے تاکہ ان کو راستے مل جائیں (اور ان کو ہدایت ہو)۔

وَجَعَلْنَا السَّمَآءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ۚ وَّهُمْ عَنْ اٰيٰتِهَا مُعْرِضُوْنَ ﴿٣٢﴾

وَجَعَلْنَا السَّمَآءَ ؛ اور ہم نے آسمان کو پیدا کیا۔ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ؛ محفوظ چھت، آفتوں سے بچا ہوا، ناقابلِ تغیر۔ وَهُمْ عَنْ اٰيٰتِهَا ؛ اور یہ لوگ آسمان میں جو خدا کی علامتیں ہیں، آثارِ قدرت ہیں۔ مُعْرِضُوْنَ ؛ اعراض کرتے ہیں، منہ پھیرتے ہیں، توجہ نہیں کرتے۔

ترجمہ :- اور ہم نے آسمان کو محفوظ چھت بنایا اور وہ لوگ ہیں کہ آسمان میں جو آثارِ قدرتِ الٰہی ہیں ان سے اعراض کرتے ہیں۔

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۭ كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ﴿٣٣﴾

وَهُوَ الَّذِيْ ؛ اور وہی تو ہے جس نے۔ خَلَقَ ؛ پیدا کیا، مخلوق کیا۔ اَلَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؛ رات اور دن کو۔ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؛ اور سورج اور چاند کو۔ كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ ؛ ہر ایک چرخے میں، ایک دائرے میں۔ يَسْبَحُوْنَ ؛ دوڑتے ہیں، تیرتے ہیں۔ ہم کو نہ جدید حیثیت سے کوئی غرض ہے نہ قدیم سے۔ مگر بظاہر جس کی تائید جدید علمِ ہیئت کرتا ہے، معلوم ہوتا ہے کہ تمام ستارے، آفتاب ہو، اقمار ہوں، سیارے ہوں، ثوابت ہوں سب خلوئے آسمان میں تیر رہے ہیں۔ خلو بھی ہم ضرورتاً کہہ رہے ہیں۔

ترجمہ :- اور وہی تو ہے (اللہ ہی تو ہے) جس نے رات ، دن اور شمس وقمر کو پیدا کیا ۔ ہر ایک اپنے دائرے میں (خلوئے آسمان کے اندر) تیر رہے ہیں ۔ (اپنے مدار پر گھوم رہے ہیں) ۔

وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ۖ أَفَإِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ﴿۳۴﴾

وَمَا جَعَلْنَا ؛ اور ہم نے نہیں کیا ، نہیں بخشا ۔ لِبَشَرٍ ؛ کسی بشر ، کسی آدمی کے لئے ۔ مِنْ قَبْلِکَ ؛ تم سے قبل ، تم سے پہلے ۔ اَلْخُلْدَ ؛ دوام ، ہیشگی ، خلود ۔ اَفَائِنْ مِّتَّ ؛ اگر تم مرجاؤ ۔ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ؛ تو کیا یہ ہمیشہ رہیں گے ؟

ترجمہ :- ہم نے کسی بشر کو تم سے پہلے ہیشگی کب دے رکھی ہے ۔ پھر اگر تم مرجاؤ گے تو کیا یہ ہمیشہ رہیں گے ؟

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۗ وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ۗ وَإِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۳۵﴾

كُلُّ نَفْسٍ ؛ ہر شخص ، ہر جاندار ۔ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؛ موت کا مزہ چکھنے والا ہے ، جو جیتا ہے وہ ایک دن ضرور مرے گا ۔ جو جاگتا ہے وہ سو بھی جائے گا ۔ وَنَبْلُوْكُمْ ؛ ہم تم کو آزماتے ہیں ۔ بلا کے معنٰی ہیں امتحان لینا ۔ بِالشَّرِّ وَ الْخَيْرِ ؛ شر و خیر سے ، دکھ سکھ سے ، رنج و راحت سے ، بُری بھلی حالتوں سے ۔ فِتْنَةً ؛ ایک بڑا سخت امتحان ۔ فتنہ ۔ چاندی کو پگھلانا تاکہ کھرا کھوٹا معلوم ہوجائے ۔ وَاِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ؛ اور تم کو ہماری طرف واپس آنا ہے ، تم ہماری طرف لوٹائے جاؤ گے ۔

ترجمہ :- جو جیتا ہے اس کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور ہم خیر و شر (دکھ سکھ) سے تمہارا امتحان لیتے ہیں ۔ اور تم کو ہماری ہی طرف واپس ہونا ہے (اور جواب دہی کرنا ہے) ۔

وَإِذَا رَاٰكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا إِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ إِلَّا هُزُوًا ۖ أَهٰذَا الَّذِيْ يَذْكُرُ اٰلِهَتَكُمْ ۚ
وَهُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۶﴾

وَاِذَارَاٰکَ ؛ اور جب تم کو دیکھتے ہیں ۔ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا ۔ منکرین جب تم کو دیکھتے ہیں ۔ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَکَ اِلَّا هُزُوًا ؛ وہ تم کو نہیں بناتے مگر ہنسی ، وہ تم سے ہنسی کرتے ہیں ، دل لگی کرتے ہیں ۔ مذاق اُڑاتے ہیں ۔ اِنْ بمعنی لا ۔ وہ کہتے ہیں اَهٰذَا ؛ کیا یہی صاحب ہیں ۔ اَلَّذِيْ ؛ وہ جو یعنی حضور نبی کریمؐ ۔ يَذْكُرُ اٰلِهَتَكُمْ ؛ جو تمہارے دیوتاؤں ، معبودوں کا بُری طرح سے ذکر کرتے ہیں ۔ وَهُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ ؛ اور وہ خود اللہ رحمٰن کے ذکر سے بھی ۔ هُمْ

كَفِرُوْنَ ؛ کفر کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- یہ منکرین جب تم کو دیکھتے ہیں تو تمہاری ہنسی آپس میں اُڑاتے ہیں (اور یہ کہتے ہیں) کیا یہی جناب ہیں جو تمہارے دیوتاؤں ، معبودوں کو بُرے لفظوں سے یاد کرتے ہیں حالانکہ (یہ لوگ) اللہ رحمٰن کے ذکر سے منکر و کافر ہیں ۔

خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ ؕ سَاُورِيْكُمْ اٰيٰتِيْ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿٣٧﴾

خُلِقَ الْاِنْسَانُ ؛ انسان پیدا کیا گیا ۔ مِنْ عَجَلٍ ؛ جلدی سے ۔ آدمی کیا ہے ایک جلد بازی کا پُتلا ہے ، سراپا عجلت اور بے صبری ہے ۔ سَاُورِيْكُمْ ؛ میں تم کو دکھادوں گا ۔ (املائے قرآنی میں واؤ زائد ہے جو پڑھا نہیں جاتا) ۔ اٰيٰتِيْ ؛ میری نشانیاں ، میرے آثارِ قدرت ، میرے زور و طاقت کے کرشمے ۔ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ ؛ پس تم مجھ سے جلدی نہ کرو ، پھر نہ عجلت سے طلب کرو ۔

ترجمہ :- انسان جلد بازی کا پیدا کیا ہوا ہے ۔ ہم تم کو اپنے آثارِ قدرت دکھائیں گے ۔ پھر تم ہم سے جلدی و عجلت نہ کرو ۔

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٣٨﴾

وَيَقُوْلُوْنَ ؛ اور کہتے ہیں ۔ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ ؛ یہ وعدہ کب پورا ہوگا ۔ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ؛ اگر ہو تم سچے ، صادق القول ۔

ترجمہ :- اور یہ کہتے ہیں آخر یہ وعدہ پورا کب ہوگا اگر ہو تم سچے (صادق القول) ۔

لَوْ يَعْلَمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا حِيْنَ لَا يَكُفُّوْنَ
عَنْ وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ وَلَا عَنْ ظُهُوْرِهِمْ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٣٩﴾

لَوْيَعْلَمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ اگر یہ کافر منکر جان لیتے ، انھیں معلوم ہو جاتا ۔ حِيْنَ لَا يَكُفُّوْنَ ؛ جب روک نہ سکیں گے ، دفع نہ کر سکیں گے ۔ عَنْ وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ ؛ اپنے چہروں سے آگ کو ۔ وَلَا عَنْ ظُهُوْرِهِمْ ؛ اور نہ اپنی پیٹھوں سے ۔ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ؛ اور نہ ان کو مدد و نصرت دی جائے گی ۔

ترجمہ :- کاش ان منکروں کو معلوم ہو جاتا جب کہ وہ اپنے آگے پیچھے سے آگ روک نہ سکیں گے

(نہ چہرہ بچے گا نہ پشت) اور نہ ان کو کوئی مدد دے سکے گا ۔

بَلْ تَأْتِيهِم بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ رَدَّهَا وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ﴿٤٠﴾

بَلْ تَاْتِیْھِمْ ؛ بلکہ وہ گھڑی ان کے پاس آئے گی ۔ بَغْتَةً ؛ دفعۃً ناگہاں طور پر ، یکا یک ۔ قیامت آئے گی تو ناگہاں آئے گی ۔ فَتَبْھَتُھُمْ ؛ پھر وہ ان کو مبہوت کر دے گی اور وہ بکے بکے حیران و پریشان رہ جائیں گے ۔ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ رَدَّھَا ؛ پھر یہ لوگ اس کو نہ رد کرسکیں گے نہ ہٹا سکیں گے ، اس کے دفع کی نہ استطاعت ہے نہ قوت ۔ وَلَا ھُمْ یُنْظَرُوْنَ ؛ اور نہ ان کو مہلت ہی دی جائے گی ۔

ترجمہ :- بلکہ وہ ان کے پاس دفعۃً آجائے گی اور وہ ان کو مبہوت و حیران کردے گی ۔ یہ لوگ اس کو نہ رد کرسکیں گے اور نہ ان کو مہلت دی جائے گی ۔

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ
فَحَاقَ بِالَّذِينَ سَخِرُوا مِنْهُم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٤١﴾ ع ۳

وَلَقَدِ اسْتُھْزِئَ ؛ اور یقیناً استہزاء کیا گیا ، مذاق اُڑایا گیا ، ہنسی اُڑائی گئی ۔ بِرُسُلٍ ؛ پیغمبروں کی ۔ مِنْ قَبْلِکَ ؛ تم سے پہلے ۔ فَحَاقَ ؛ پھر پہنچ گیا ، نازل ہوا ، آگھیرا ، آلیا وہ عذاب ۔ بِالَّذِیْنَ سَخِرُوْا مِنْھُمْ ؛ ان میں کے جو لوگ تمسخر کرتے تھے ان پر ۔ مَا کَانُوْا بِہٖ یَسْتَھْزِءُوْنَ ؛ وہ عذاب جس کے متعلق یہ ہنستے تھے ، جس کا یہ تمسخر کرتے تھے ۔

ترجمہ :- اور یقیناً تم سے پہلے رسولوں کا بھی استہزاء (مضحکہ) کیا گیا ، پھر ان میں سے جن لوگوں نے تمسخر کیا تھا ان پر وہ عذاب جس کی یہ ہنسی اُڑاتے تھے آدھمکا ، آپہنچا ۔

قُلْ مَن يَكْلَؤُكُم بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمَٰنِ ۗ بَلْ هُمْ عَن ذِكْرِ رَبِّهِم مُّعْرِضُونَ ﴿٤٢﴾

قُلْ ؛ تم کہو ۔ مَنْ یَّکْلَؤُکُمْ ؛ تمہاری کون حفاظت کرتا ہے ، کون پاسبانی کرتا ہے ۔ کَلْئَةٌ ؛ حفاظت ۔ بِالَّیْلِ وَالنَّھَارِ ؛ رات ہو یا دن ۔ مِنَ الرَّحْمٰنِ ؛ خدا سے اور اس کے عذاب سے ۔ بَلْ ھُمْ عَنْ ذِکْرِ رَبِّھِمْ ؛ بلکہ وہ اپنے رب کی یاد سے ، ذکر سے ۔ مُعْرِضُوْنَ ؛ اعراض کرنے والے ہیں ، منہ پھیرے ہوئے ہیں ۔

ترجمہ :- (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ خدائے رحمٰن کے عذاب سے رات دن تمہاری کون پاسبانی کرتا ہے

(روکتا ہے)۔ بلکہ وہ اپنے رب اور پروردگار کی یاد اور ذکر سے اعراض کئے ہوئے ہیں۔

اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا ؕ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ وَلَا هُمْ مِّنَّا يُصْحَبُوْنَ ﴿٤٣﴾

اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ ؛ کیا ان کے کوئی معبود ہیں، دیوتا ہیں۔ تَمْنَعُهُمْ ؛ جو ان کو بچالیں گے، حفاظت کریں گے۔ مِنْ دُوْنِنَا ؛ ہمارے مقابل، ہم کو چھوڑ کر، ہمارے عذاب سے۔ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ؛ ان کو طاقت و استطاعت نہیں۔ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ ؛ اپنی مدد کی، اپنی حفاظت کی۔ وَلَا هُمْ مِّنَّا يُصْحَبُوْنَ ؛ اور نہ ہماری طرف سے ان کا کوئی ساتھی ہے، محافظ ہے۔

ترجمہ:- کیا ان کے کوئی ایسے معبود ہیں جو ہمارے مقابل (ہمارے سوائے) ان کو بچالیں گے۔ وہ اپنی مدد آپ ہی نہیں کرسکتے ہیں اور نہ ان لوگوں کا ہمارے مقابلہ میں کوئی ساتھی ہے (جو ان کی حفاظت کرے)۔

بَلْ مَتَّعْنَا هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ؕ اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿٤٤﴾

بَلْ مَتَّعْنَا ؛ بلکہ ہم نے ساز و سامان دیا، متمتع ہونے دیا۔ ہر طرح کی راحت سے رکھا۔ هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ ؛ اِن کو اور ان کے باپ دادا کو، ان کے بڑوں کو۔ حَتّٰى طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ؛ یہاں تک کہ ان کی عمریں طویل اور دراز ہوگئیں، بہت سی عمریں گزر گئیں۔ ایک زمانہ نکل گیا۔ اَفَلَا يَرَوْنَ ؛ کیا یہ لوگ نہیں دیکھتے، کچھ غور نہیں کرتے۔ اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ ؛ کہ ہم اس سرزمین کے پاس پہنچتے ہیں، جاتے ہیں۔ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ؛ چوطرف سے گھٹاتے ہیں، شہر پر شہر فتح ہو رہا ہے، دنیا ان پر تنگ ہو رہی ہے۔ اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ؛ تو کیا یہ غالب ہوسکتے ہیں۔

ترجمہ:- بلکہ ہم نے ان کو، ان کے باپ داداؤں کو متمتع ہونے دیا ساز و سامان سے (ہر قسم کے آرام سے رکھا) اس پر ان کی عمریں دراز ہوگئیں (عمریں گزر گئیں)۔ کیا یہ لوگ نہیں دیکھتے کہ ہم زمین کو چوطرف سے گھٹاتے چلے جارہے ہیں (اور دنیا ان پر تنگ ہو رہی ہے) تو کیا یہ غالب ہوسکتے ہیں؟

قُلْ اِنَّمَآ اُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْيِ ۖ وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ اِذَا مَا يُنْذَرُوْنَ ﴿۴۵﴾

قُلْ ؛ پیغمبر تم کہو ۔ اِنَّمَآ اُنْذِرُكُمْ ؛ میں تم کو ان کی تباہی کی اطلاع دیتا ہوں ، ڈراتا ہوں ۔ بِالْوَحْيِ ؛ وحی کے ذریعہ سے ۔ وَلَا يَسْمَعُ ؛ اور سُنتے نہیں ۔ الصُّمُّ ؛ بہرے ۔ الدُّعَآءَ ؛ اس پکار کو ۔ اِذَا مَا يُنْذَرُوْنَ ؛ جب ان کو خوفناک انجام کی اطلاع دی جاتی ہے ۔ جب ان کو ڈرایا جاتا ہے ۔

ترجمہ :- (پیغمبر !) تم کہو ، میں تمہیں صرف وحی کے ذریعہ (انجامِ بد کی اطلاع دیتا اور) ڈراتا ہوں ۔ مگر یہ بہرے کوئی پکار نہیں سُنتے جب ان کو ان کے انجامِ بد کی اطلاع دی جاتی ہے ۔

وَلَئِنْ مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۴۶﴾

وَلَئِنْ مَّسَّتْهُمْ ؛ اور اگر ان کو چُھو جائے ، مس کرجائے ، لگ جائے ۔ نَفْحَةٌ ؛ تھوڑی سی ایک لپٹ ۔ مِنْ عَذَابِ رَبِّكَ ؛ تمہارے رب کے عذاب کی ۔ اگر ان کو عذاب کی بھاپ بھی پہنچ جائے ۔ لَيَقُوْلُنَّ ؛ تو وہ کہیں گے ۔ يٰوَيْلَنَا ؛ اے وائے ، ہائے افسوس ، ہائے ہماری کمبختی اور خرابی ۔ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ؛ ہم ہی تھے ظالم وقصوروار ۔

ترجمہ :- اور اگر ان کو عذابِ الٰہی کی ہوا بھی لگ جائے تو چِلّا اُٹھیں گے ہائے افسوس ! ہم خود ہی ظالم تھے ۔

وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا ؕ
وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ؕ وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ﴿۴۷﴾

وَنَضَعُ ؛ اور ہم رکھیں گے ، قائم کریں گے ۔ اَلْمَوَازِيْنَ ؛ ترازوؤں کو ، میزانوں کو ۔ جمع میزان ۔ وزن کرنے کا آلہ ۔ اَلْقِسْطَ ؛ پُر از انصاف ، برابر ، صحیح و دُرست ۔ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؛ قیامت کے دن ۔ قیامت کے دن اعمال کا اور ان کا مقابلہ و موازنہ کرنے کے لئے ۔ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا ؛ پھر کسی شخص پر کچھ بھی ظلم نہ ہوگا ۔ وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ ؛ اور اگر ہو مثقال بھر وزن ثقل ۔ حَبَّةٍ ؛ دانہ ۔ مِنْ خَرْدَلٍ ؛ رائی کا ، رائی کے دانہ کے برابر اگر کوئی عمل ہوگا ۔ اَتَيْنَا بِهَا ؛ تو ہم اس کو نکال لیں گے ، لے آئیں گے ۔ وَكَفٰى بِنَا ؛ اور ہم کافی ہیں ۔ حٰسِبِيْنَ ؛ حساب کتاب کے لئے ۔

ترجمہ :- اور ہم قیامت کے دن اعمال کو تولنے (اور موازنہ کرنے) کے لئے صحیح میزانیں قائم کریں گے پھر کسی پر کچھ بھی ظلم نہ ہوگا ۔ اور اگر رائی کے دانہ بھر عمل ہوگا تو ہم اس کو بھی لائیں گے ۔ اور

حساب کتاب کے لئے تو ہم (اکیلے) کافی ہیں ۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ وَضِيَاۗءً وَّذِكْرًا لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۸﴾

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا ؛ اور یقیناً ہم نے دیا ۔ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ؛موسیٰ و ہارون کو ۔ اَلْفُرْقَانَ ؛حق و باطل میں فرق کرنے والی کتاب یعنی توراۃ ۔ وَضِيَاۗءً ؛ اور روشنی اور نورِ ایمان ۔ وَذِكْرًا ؛ اور یاد دہانی ، پند و نصیحت ۔ لِلْمُتَّقِيْنَ ؛ متقی اور خدا ترسوں کے لئے ۔

ترجمہ :- اور یقیناً ہم نے موسیٰ و ہارون کو فرقان عطا کیا اور نور و ضیاء بھی دی ۔ اور متقیوں کے لئے پند و نصیحت بھی ۔

متقی کیسے ہوتے ہیں ۔ خدا ترسوں کی کیا شان ہے؟

الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَهُمْ مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُوْنَ ﴿۴۹﴾

اَلَّذِيْنَ ؛ جولوگ ۔ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ؛ اپنے رب سے ڈرتے ہیں ، ہیبت کھاتے ہیں ، جلال اور رعب سے متاثر ہیں ۔ بِالْغَيْبِ ؛ بے دیکھے ۔ جو پردۂ غیب میں ہے ۔ وَهُمْ مِّنَ السَّاعَةِ ؛ اور وہ قیامت سے ، باز پرس کی گھڑی سے ۔ مُشْفِقُوْنَ ؛ ڈرتے ہیں ، خوف کھاتے ہیں ۔

ترجمہ :- وہ لوگ اپنے رب سے ، جو پردۂ غیب میں ہے ڈرتے رہتے ہیں اور وہ آنے والی گھڑی سے خوف کھاتے ہیں (گھبراتے رہتے ہیں) ۔

وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ ۭ اَفَاَنْتُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع رکوع ۴

وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ ؛ اور یہ بابرکت یاد دہانی ہے ۔ اَنْزَلْنٰهُ ؛ جس کو ہم نے اُتارا ہے ۔ اَفَاَنْتُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ؛ تو کیا تم اس سے منکر ہو ، نہیں مانتے ، انکار کرتے ہو ۔

ترجمہ :- اور یہ بابرکت نصیحت ہے جس کو ہم نے اُتارا ہے ۔ تو کیا تم اُس سے منکر ہی رہو گے؟

وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ﴿۵۱﴾

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا ؛ اور یقیناً ہم نے دیا ۔ اَتٰى يَاْتِيْ اِتْيَانًا ؛ آنا ۔ اٰتٰى يُؤْتِيْ اِيْتَاءً ؛ دینا ۔ اِبْرٰهِيْمَ ؛ ابراہیم کو ۔ رُشْدَهٗ ؛

ان کی راہ یابی کو، خوش فہمی کو، عقلِ سلیم کو، فہم مستقیم کو۔ مِنْ قَبْلُ ؛ اس سے پہلے۔ وَكُنَّابِهٖ عٰلِمِيْنَ ؛ اور ہم ان کے صفات و حالات سے عالم تھے ہی۔ ہم کو خوب معلوم تھا کہ وہ علمِ صحیح رکھتے ہیں۔

ترجمہ :- اور یقیناً ہم نے اس سے پہلے ابراہیم کو ان کی راہ یابی اور خوش فہمی سے سرفراز کیا تھا اور ان کو ایسا ہی خوب سمجھا تھا۔

اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ﴿۵۲﴾

اِذْ قَالَ ؛ جب کہ ابراہیم نے کہا۔ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ ؛ اپنے باپ اور اپنی قوم سے۔ مَاهٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ ؛ یہ کیا مورتیں ہیں، یہ کیا پتلے ہیں۔ جمع تَمْثِيْلٌ۔ مورت۔ اَلَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ؛ جن پر تم جمے بیٹھے ہو، جن کے پاس تم ہمیشہ رہتے ہو۔ اِعْتِكَاف۔ عبادت کے لئے ایک جگہ بیٹھنا۔ عُكُوْف۔ پاس بیٹھنا، ایک جگہ جمع بیٹھنا۔

ترجمہ :- جب کہ انھوں نے (ابراہیم نے) اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا یہ کیا مورتیں ہیں جن پر تم جمے بیٹھے ہو۔

قَالُوْا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِيْنَ ﴿۵۳﴾

قَالُوْا ؛ انھوں نے کہا۔ وَجَدْنَا ؛ ہم نے پایا۔ اٰبَآءَ نَا ؛ ہمارے بزرگوں کو، باپ داداؤں کو۔ لَهَا عٰبِدِيْنَ ؛ ان کو پوجتے، ان کی پرستش کرتے، ان کی عبادت کرتے۔

ترجمہ :- ان لوگوں نے کہا ہم نے اپنے بزرگوں کو ان کو پوجتے پایا۔

قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۵۴﴾

قَالَ ؛ ابراہیم نے کہا۔ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ ؛ بے شک تم اور تمہارے باپ دادا تھے۔ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ؛ ظاہر گمراہی میں، صریح گمراہی میں۔

ترجمہ :- (ابراہیم نے) کہا بے شک تم اور تمہارے باپ دادا صریح گمراہی میں پڑے تھے۔

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِيْنَ ﴿۵۵﴾

قَالُوْا ؛ کافروں نے کہا۔ اَجِئْتَنَا ؛ کیا تم ہمارے پاس آئے ہو۔ بِالْحَقِّ ؛ حق بات کے ساتھ۔ کیا تم نے حق مذہب

لایا ہے۔ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِیْنَ ؛ یا ہو تم کھلاڑیوں میں سے، یا تم ہم سے دل لگی کرتے ہو، کھیل کرتے ہو، لہو ولعب کی باتیں کرتے ہو۔

ترجمہ:- (منکروں نے) کہا کیا تم ہمارے پاس کوئی مذہبِ حق لائے ہو یا دل لگی کر رہے ہو۔

قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الَّذِیْ فَطَرَهُنَّ ۖ وَاَنَا عَلٰی ذٰلِكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ ﴿۵۶﴾

قَالَ ؛ ابراہیم نے کہا۔ بَلْ رَّبُّكُمْ ؛ بلکہ وہ تمہارا رب، پالنے پرورش کرنے والا ہے۔ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ جو آسمانوں اور زمین کا بھی رب ہے۔ اَلَّذِیْ فَطَرَهُنَّ ؛ جس نے ان آسمانوں اور زمین کو بھی پیدا کیا ہے۔ ان کو بنایا ہے۔ وَاَنَا عَلٰی ذٰلِكُمْ ؛ اور میں اس بات پر۔ مِنَ الشّٰهِدِیْنَ ؛ شاہدوں اور گواہوں میں سے ہوں اور میں اسی بات کا قائل ہوں۔

ترجمہ:- (ابراہیم نے) کہا وہ تمہارا بھی رب ہے اور آسمانوں اور زمین کا بھی رب ہے جن کو اس نے پیدا کیا اور میں اس بات پر شہادت دیتا ہوں (اور دلائل سے بھی یہی بات ثابت ہوتی ہے)۔

وَتَاللّٰهِ لَاَكِیْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِیْنَ ﴿۵۷﴾

وَتَاللّٰهِ ؛ اور خدا کی قسم۔ لَاَكِیْدَنَّ ؛ میں تدبیر کروں گا۔ اَصْنَامَكُمْ ؛ تمہارے بتوں کے لئے۔ تمہارے بتوں کی گت بناؤں گا۔ ان کا خوب علاج کروں گا۔ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِیْنَ ؛ بعد اس کے کہ تم پیٹھ پھیر کر چلے جاؤ۔

ترجمہ:- اور خدا کی قسم تمہارے پلٹ کر چلے جانے کے بعد تمہارے بتوں کے متعلق مناسب تدبیر کروں گا۔

فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا كَبِیْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَیْهِ یَرْجِعُوْنَ ﴿۵۸﴾

فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا ؛ پھر انھوں نے ان بتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے۔ اِلَّا كَبِیْرًا لَّهُمْ ؛ بجز ان کے ایک بڑے بُت کے۔ مگر ان کا بڑا۔ لَعَلَّهُمْ اِلَیْهِ یَرْجِعُوْنَ ؛ تاکہ وہ لوگ اس بڑے بُت کی طرف رجوع کریں، دوبارہ جائیں۔

ترجمہ:- پھر انھوں نے (ابراہیم نے) بجز ان کے ایک بڑے بُت کے سب کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تاکہ

اُس کی طرف رجوع کریں۔

قَالُوْا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥٩﴾

قَالُوْا ؛ بُت پرستوں نے کہا، پوچھا۔ مَنْ فَعَلَ هٰذَا ؛ کس نے یہ کام کیا۔ کس نے توڑا۔ بِاٰلِهَتِنَآ ؛ ہمارے معبودوں کے ساتھ، ہمارے بتوں کو۔ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ؛ بے شک وہ بڑا بے انصاف ہے بڑا ظالم ہے، ستمگاروں سے ہے، اس میں شک نہیں کہ اس نے بڑا غضب کیا۔

ترجمہ:- کہنے لگے کس نے ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ کام کیا ہے۔ وہ تو بڑے ظالموں اور ستمگاروں میں سے ہے۔

قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ ﴿٦٠﴾

قَالُوْا ؛ انھوں نے کہا۔ سَمِعْنَا فَتًى ؛ ایک نوجوان کو ہم نے سُنا ہے۔ يَذْكُرُهُمْ ؛ کہ ان معبودوں اور بتوں کے متعلق تذکرہ کرتا تھا۔ ایک نوجوان کو ان کا ذکر کرتے سُنا تھا۔ يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ ؛ جسے ابراہیم کہا جاتا ہے۔ جس کو لوگ ابراہیم کہتے ہیں۔ جس کا نام ابراہیم ہے۔

ترجمہ:- انھوں نے کہا ہم نے ایک نوجوان کو ان کا تذکرہ کرتے سُنا تھا جس کو ابراہیم کہا جاتا ہے۔

قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰٓى اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ ﴿٦١﴾

قَالُوْا ؛ انھوں نے کہا۔ فَاْتُوْا بِهٖ ؛ لاؤ ان کو، آؤ انھیں لے کر۔ عَلٰٓى اَعْيُنِ النَّاسِ ؛ لوگوں کے سامنے۔ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ ؛ تاکہ وہ بھی مشاہدہ کریں، اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں اور اس جرم کے گواہ بنیں۔

ترجمہ:- انھوں نے کہا اس کو لوگوں کے سامنے لاؤ تاکہ وہ بھی دیکھ لیں۔

قَالُوْٓا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ﴿٦٢﴾

قَالُوْا ؛ انھوں نے کہا۔ ءَاَنْتَ فَعَلْتَ ؛ کیا تو نے کیا۔ هٰذَا ؛ یہ کام۔ بِاٰلِهَتِنَا ؛ ہمارے معبودوں اور بتوں کے ساتھ۔ يٰٓاِبْرَاهِيْمُ ؛ اے ابراہیم۔

ترجمہ:- انھوں نے کہا او ابراہیم ! کیا تو نے ہمارے بتوں کے ساتھ یہ کام کیا ہے۔ (ان کو توڑ تاڑ کے ڈال دیا ہے۔)

قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْـَٔلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ﴿٦٣﴾

قَالَ ؛ ابراہیم نے کہا ۔ بَلْ فَعَلَهٗ ؛ بلکہ اس کام کو کیا ہے ۔ كَبِيْرُهُمْ ؛ ان کے بڑے نے ۔ هٰذَا فَسْـَٔلُوْهُمْ ؛ یہ سوال ان سے کرو ۔ ان سے پوچھو ۔ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ؛ اگر وہ بولتے ہیں ، اگر ان کو قوت ناطقہ ہے ، اگر ان کو نطق کی قوت ہے ۔
(تَوریَہ : ایسی بات کہنا کہ سننے والا اس کے معنی وہ نہ لے جو کہنے والا مُراد لیتا ہے ۔)

ترجمہ :- ابراہیم نے کہا بلکہ ان کے بڑے نے یہ کام کیا ہوگا ۔ ذرا ان سے پوچھ تو لو اگر وہ بول سکتے ہیں ۔

ابراہیم علیہ السلام کا ایسا کہنا جھوٹ نہیں ہے ۔ کیونکہ کسی واقعہ کی خبر نہیں ہے بلکہ یہ دشمن کو عاجز کرنے کا طریقۂ کلام ہے ۔ پیغمبر معصوم ہوتا ہے ۔ اس کو جھوٹ کہنا جھوٹ ہے ۔ امام رازی صاحب نے امام اعظم سے روایت کی ہے کہ کسی نے ان کے سامنے کہا کہ ابراہیم علیہ السلام نے تین جھوٹ کہے تھے ۔ امام اعظم صاحب نے فرمایا ، نہیں ، راوی نے ایک جھوٹ کہا ہے ۔ یعنی پیغمبر معصوم کو جھوٹا کہنے سے راوی غیر معصوم کو جھوٹا کہنا آسان ہے ۔

ابراہیمؑ نے جھوٹ نہیں بولا بلکہ توریہ سے کام لیا

فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْٓا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٦٤﴾

فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ ؛ پھر انھوں نے اپنے جی کی طرف رجوع کیا ، دل میں لگے سوچنے ۔ فَقَالُوْٓا ؛ پھر انھوں نے کہا ۔ اِنَّكُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ ؛ تم خود ہی ظالم ہو کہ ایسے بے قدرت بُتوں کو پوجتے ہو ۔ ان سے التجائیں کرتے ہو ۔

ترجمہ :- پھر وہ اپنے دل میں سوچنے لگے ، پھر کہا کہ تم ہی ظلم کر رہے ہو ۔ (حق بات کو چھپا رہے ہو ۔ اس سے رُک رہے ہو ۔)

ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ ﴿٦٥﴾

ثُمَّ ؛ پھر ۔ نُكِسُوْا ؛ اوندھے ہوگئے ۔ عَلٰى رُءُوْسِهِمْ ؛ اپنے سروں پر ، وہ شرمندگی سے اپنے سر جھکالئے اور یہ بولے ۔ لَقَدْ عَلِمْتَ ؛ تو تو جانتا ہے ۔ مَا ۔ نہیں ۔ هٰٓؤُلَآءِ ؛ یہ بُت ۔ يَنْطِقُوْنَ ؛ بولتے ۔

ترجمہ :- پھر انھوں نے (شرمندگی سے) سر جھکالیا ۔ (اور کہا) تم کو خوب معلوم ہے کہ یہ بولتے چالتے نہیں ۔

قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يَضُرُّكُمْ ﴿٦٦﴾

قَالَ ؛ ابراہیم نے کہا ۔ اَفَتَعْبُدُوْنَ ؛ کیا تم پوجتے ہو ، عبادت کرتے ہو ۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ خدا کو چھوڑ کر ۔ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يَضُرُّكُمْ ؛ ان کو جو تم کو نہ کچھ نفع دے سکتے ہیں نہ ضرر ۔

ترجمہ :- (ابراہیم نے) کہا تم خدا کو چھوڑ کر کیا ان بُتوں کو پوجتے ہو جو تم کو نہ کچھ نفع دے سکتے ہیں نہ ضرر۔

اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝٦٧

اُفٍّ لَّكُمْ ؛ تم پر افسوس ہے، تف ہے، تم پر۔ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ اور ان بتوں پر جن کو تم پوجتے ہو خدا کو چھوڑ کر۔ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ؛ کیا تم کچھ عقل سے کام نہیں لیتے۔ کیا اتنی بات نہیں سمجھتے، کچھ تمہیں عقل بھی ہے۔

ترجمہ :- تم پر اور تمہارے بُتوں پر تف ہے جن کو تم خدا کو چھوڑ کر پوجتے ہو۔ کیا تم کچھ نہیں سمجھتے ؟

قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۝٦٨

قَالُوْا ؛ ان بُت پرستوں نے کہا۔ حَرِّقُوْهُ ؛ ابراہیم کو جلا ڈالو، آگ میں پھینک دو۔ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ ؛ اور اپنے دیوتاؤں کی مدد کرو، ان کا انتقام لو، بدلہ لو۔ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ؛ اگر تم کچھ کر سکتے ہو، اگر تم کو کچھ کرنا ہے۔

ترجمہ :- (بُت پرستوں نے) کہا ان کو (ابراہیم کو) جلا ڈالو اور اپنے دیوتاؤں کی مدد کرو۔ (ان کا انتقام لو) اگر تم کو کچھ کرنا ہے۔

قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓي اِبْرٰهِيْمَ ۝٦٩

قُلْنَا ؛ اور ہم نے کہا۔ يٰنَارُ ؛ اے آگ۔ كُوْنِيْ بَرْدًا ؛ تو ٹھنڈی ہو جا۔ وَسَلٰمًا ؛ اور سلامتی۔ اتنی بھی ٹھنڈی نہ ہو کہ نقصان پہنچ جائے۔ عَلٰٓي اِبْرٰهِيْمَ ؛ ابراہیم پر۔

ترجمہ :- ہم نے کہا اے آگ تو ابراہیم پر سرد اور باعثِ آرام ہو جا۔

وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ۝٧٠

وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا ؛ اور ان بُت پرستوں نے ابراہیم کو مار ڈالنے کی تدبیر کی تھی۔ فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ؛ پھر ہم نے ان کو خسارے میں ڈال دیا۔ زیادہ نقصان میں پڑنے والوں میں سے بنا دیا۔

ترجمہ :- اور انھوں نے ارادہ کیا تھا کہ ان کو (ابراہیم کو) نقصان پہنچائیں اور اس کی تدبیر کی تھی۔ ہم نے انہی کو ناکام کر دیا (وہی خسارے میں پڑ گئے)۔

وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿٧١﴾

وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا ؛ اور ہم نے ابراہیم کو اور لوط کو نجات دی ۔ لوط علیہ السلام ابراہیم علیہ السلام کے بھتیجے تھے ۔ اِلَى الْاَرْضِ ؛ اس سرزمین کی طرف ۔ ہم نے اس سرزمین کو پہنچا دیا ۔ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؛ جس میں ہم نے برکت اُتاری ۔ لِلْعٰلَمِيْنَ ؛ تمام عالموں کے لئے ۔ جہاں کے لئے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے بچالیا ، نجات دے دی ان کو اور لوط کو پہنچا کر اس سرزمین کی طرف جس میں تمام عالموں کے لئے برکت اُتاری ۔

وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ ۭ وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً ۭ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ﴿٧٢﴾

وَوَهَبْنَا لَهٗ ؛ اور ہم نے ابراہیم کو دیا اور ہبہ کیا ۔ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ ؛ اسحٰق اور یعقوب کو ۔ نَافِلَةً ؛ انعام اور عطیہ کے طور پر ۔ ہم نے ابراہیم کو اپنے کرم سے بیٹا پوتا دیا ۔ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ؛ اور ان سب کو ہم نے صالح ، شائستہ ، نیک کردار بنایا ۔

ترجمہ :- اور ہم نے ابراہیم کو اسحٰق و یعقوب بطور انعام کے عطا کیا اور ہم نے ان سب کو شائستہ اور نیک کردار بنایا ۔

وَجَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاۗءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ﴿٧٣﴾

وَجَعَلْنٰهُمْ ؛ اور ہم نے ان کو بنایا ۔ اَىِٕمَّةً ؛ امام ، پیشوا ، راہ نما ۔ يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا ؛ جو ہمارے حکم سے دوسروں کو ہدایت کرتے تھے ۔ وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ ؛ اور ہم نے ان کی طرف وحی کی ، تعلیم دی ۔ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ ؛ اچھے کاموں کی ، نیکیوں کی ، بھلائیوں کی ۔ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ ؛ اور پابندی اور اچھی طرح سے نماز پڑھنے کی ۔ وَاِيْتَاۗءَ الزَّكٰوةِ ؛ اور زکوٰۃ دینے کی ۔ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ؛ اور وہ تھے ہماری عبادت کرنے والے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے ان کو امام اور پیشوا بنایا جو ہمارے حکم سے (دوسروں کو) ہدایت کرتے تھے ۔ اور ہم نے ان کو نیک کام کرنے کی وحی کی اور نماز قائم رکھنے کی اور زکوٰۃ دینے کی اور وہ ہماری عبادت کرنے والے تھے (بندگی میں لگے ہوئے تھے) ۔

وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ؕ
اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ۙ﴿۷۴﴾

وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ ؛ اور ہم نے لوط کو دیا ۔ حُكْمًا وَّعِلْمًا ؛ حکمت اور علم ۔ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ ؛ اور ہم نے ان کو نجات دی اس شہر سے ، گاؤں سے ، دیس سے ، بستی سے ۔ اَلَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ؛ جو ناپاک اور خبیث کام کیا کرتے تھے ، اور گندے اعمال اور افعال میں مبتلا تھے ۔ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ ؛ بے شک تھے وہ برے لوگ ، بدگروہ ، خراب قوم ۔ فٰسِقِيْنَ ؛ فاسق و بدکار ۔

ترجمہ :- اور ہم نے لوط کو حکمت اور علم عطا کیا اور ان کو اس قریہ سے نجات دی جو خبیث اور ناپاک عمل کیا کرتے تھے ۔ بے شک وہ فاسق و بدکار قوم تھی ۔

ع ۵ ۲۵ ۵

وَاَدْخَلْنٰهُ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۷۵﴾

وَاَدْخَلْنٰهُ ؛ اور ہم نے لوط کو داخل کیا ۔ فِيْ رَحْمَتِنَا ؛ اپنی رحمت میں ۔ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ؛ بے شک وہ تھے صالح اور نیکوکار اور شائستہ لوگوں میں سے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے ان کو (لوط کو) اپنی رحمت میں داخل کیا ۔ وہ بڑے نیکوں میں سے تھے ۔

وَنُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۚ﴿۷۶﴾

وَنُوْحًا ؛ اور ذکر کرو نوح کا ، یاد کرو نوح کو ۔ اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ ؛ جب انھوں نے اس سے پہلے پکارا ، ابراہیم سے پہلے دُعا کی ۔ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ؛ پھر ہم نے ان کی سُن لی ، ان کی دُعا قبول کرلی ۔ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ ؛ پھر ہم نے ان کو اور ان کے گھر والوں کو ، ان کے متعلقین کو نجات دی ، بچالیا ۔ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ؛ بڑی سختی اور بے چینی سے ، رنج و غم سے ۔

ترجمہ :- اور (یاد کرو) نوح کو جب کہ وہ (ابراہیم سے) پہلے پکار اُٹھے (اور دُعا کی) ۔ پھر ہم نے ان کی سُن لی (اور دُعا قبول کرلی) ۔ پھر ہم نے ان کو اور ان کے اہل کو سخت بے چینی اور بے قراری سے نجات دی (بچالیا) ۔

وَنَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۷۷﴾

وَنَصَرْنٰهُ ؛ اور ہم نے ان کو نصرت اور مدد دی ۔ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا ؛ ان لوگوں کے مقابل جنھوں نے تکذیب کی ، جھٹلایا ۔ بِاٰيٰتِنَا ؛ ہماری آیتوں اور نشانیوں کو ۔ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ ؛ وہ بڑے ہی برے لوگ تھے ۔ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ؛ لہذا ہم نے ان سب کو ڈبو دیا ، غرق کر دیا ۔

ترجمہ :- اور ہم نے ان کو (نوح کو) فتح و نصرت دی ان لوگوں کے مقابل جنھوں نے ہماری آیتوں کی تکذیب کی ۔ وہ بڑے ہی برے لوگ تھے ۔ پھر ہم نے ان سب کو غرق کر دیا (ڈبو دیا) ۔

وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِى الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ۙ ﴿۷۸﴾

وَدَاوٗدَ وَ سُلَيْمٰنَ ؛ اور داؤد اور سلیمان کے واقعہ کو بیان کرو ، اس کو یاد رکھو ۔ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِى الْحَرْثِ ؛ جب کہ وہ دونوں ایک کھیت کے جھگڑے کے متعلق فیصلہ کر رہے تھے ، حکم دے رہے تھے ۔ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ ؛ جب کہ اس کھیت کو چر گئی تھیں ، کھیت میں آ پڑی تھیں ۔ غَنَمُ الْقَوْمِ ؛ لوگوں کی بکریاں ۔ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ؛ اور ہم ان کے فیصلہ کو مشاہدہ کر رہے تھے ، دیکھ رہے تھے ، جان رہے تھے ۔

ترجمہ :- اور داؤد و سلیمان کو (یاد کرو) جب کہ وہ ایک کھیت کا فیصلہ کر رہے تھے ، جب اس کھیت کو قوم کی بکریاں چر گئی تھیں ۔ اور ہم ان کے فیصلہ کو جانتے (اور مشاہدہ کر رہے) تھے ۔

فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ۡ وَّسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ۭ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿۷۹﴾

فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ؛ تو ہم نے اس فیصلہ کو سلیمان کو سمجھا دیا ، اس کے متعلق فہم عطا کیا ۔ وَكُلًّا ؛ اور ان میں سے ہر ایک کو ۔ اٰتَيْنَا ؛ ہم نے دیا ، عطا کیا ۔ حُكْمًا وَّ عِلْمًا ؛ حکمت بھی اور علم بھی ۔ وَسَخَّرْنَا ؛ اور ہم نے مطیع و فرماں بردار کر دیا ، مسخر کر دیا ، تابع بنا دیا ، کام میں لگا دیا ۔ مَعَ دَاوٗدَ ؛ داؤد کے ساتھ ۔ اَلْجِبَالَ ؛ پہاڑوں کو ۔ يُسَبِّحْنَ ؛ کہ تسبیح کرتے ہیں ، قدرتِ الٰہی کو ظاہر کرتے ہیں ۔ وَالطَّيْرَ ؛ اور ہم نے پرندوں کو بھی ان کی خدمت میں لگا دیا ۔ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ؛ اور یہ سب ہم ہی کرتے تھے ۔ پہاڑ بھی اور پرندے بھی دونوں ان کے کام آ رہے تھے اور ان کو مدد دے رہے تھے ۔

ترجمہ :- ہم نے اس (فیصلہ) کو سلیمان کو سکھادیا اور ہر ایک کو ہم نے حکمت بھی دی اور علم بھی ۔ اور ہم نے داؤد کے ساتھ پہاڑوں اور پرندوں کو کام کا بنایا (جو ان کی مدد کر رہے تھے ان کے کام آرہے تھے) کہ تسبیح کر رہے تھے (اور قدرتِ الٰہی کو ظاہر کر رہے تھے) اور یہ سب ہم ہی کر رہے تھے ۔

وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ﴿٨٠﴾

وَعَلَّمْنٰهُ ؛ اور ہم نے داؤد کو تعلیم دی اور سکھادیا ۔ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ ؛ لَبُوْس ؛ (مذکر) ۔ کپڑے ۔ زرہ ؛ (مؤنث) زرہ ۔ تمہارے لئے زرہ بنانے کی صنعت ۔ فولادی لباس بنانے کا فن ۔ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْ بَاْسِكُمْ ؛ تاکہ تمہاری حفاظت کرے تمہاری لڑائی میں، جنگ میں ۔ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ؛ تو کیا ہو تم شکر کرنے والے، خدا کا احسان ماننے والے ۔

ترجمہ :- ہم نے ان کو (داؤد کو) زرہ بنانے کی صنعت کی تعلیم دی کہ جنگ میں تمہاری حفاظت کرے ۔ کیا تم خدا کا احسان مانو گے بھی (شکر گزار بنو گے بھی) ۔

وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ۚ وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ﴿٨١﴾

وَلِسُلَيْمٰنَ ؛ اور ہم نے سلیمان کا مسخر کردیا، ان کے لئے لائق کار و فائدہ بنادیا ۔ اَلرِّيْحَ عَاصِفَةً ؛ تیز و تند ہوا کو ۔ تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ ؛ ان کے حکم پر چلتی تھی، جاری ہوتی تھی ۔ اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؛ اس زمین کی طرف جس میں ہم نے برکت رکھی تھی ۔ اور ہم نے اس کو ارضِ مقدس بنادیا تھا ۔ وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ؛ اور ہم کو ہر شئے کا علم ہے، سب کچھ معلوم ہے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے سلیمان کے مطیع بنادیا تھا (لائقِ کار بنادیا تھا) تند ہوا کو جو ان کے حکم سے (ان کے ارادے سے) اس سرزمین کی طرف جاتی تھی جس کو ہم نے مبارک بنایا اور یہ سب ہم کو معلوم ہے ۔

واضح ہو کہ جس طرح آدمی مرتے جیتے ہیں، صنعت و حرفت بھی ایجاد کئے جاتے ہیں اور ایک زمانہ کے بعد مفقود ہوجاتے ہیں ۔ جس چیز کو آدمی جانتا ہی نہیں اس کو بیان نہیں کرسکتا ۔ اُڑن کھٹولے کا جابجا کتابوں میں ذکر ہے ۔ ہوا کا قابو

میں آ جانا یہ بھی طیاروں، ہوئی جہازوں، اُڑن کھٹولوں پر دلالت کرتا ہے۔ ہمارے پاس تو تختِ سلیمان کا سلیمان علیہ السلام کی طرف توجہ سے چلنا بھی ممکن ہے۔ جن اور شیاطین کا اُٹھا کر لے چلنا بھی ممکن ہے۔ گزشتہ زمانہ میں اگر طیارے اور اُڑن کھٹولے اُڑتے تھے تو یہ بھی ممکن ہے۔ جہاز اور کشتیاں چلتی ہوں یہ بھی ممکن ہے۔

وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ﴿۸۲﴾

وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ ؛ اور بعض شیطان، جن، یا سرکش ماہرانِ فن۔ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ ؛ جو ان کے لئے غوطہ زنی کرتے تھے اور سمندر سے معدنیات اور موتی نکالتے تھے۔ وَيَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ؛ اور اس کے سوا اور کام بھی کرتے تھے۔ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ؛ اور ہم تھے ان کی حفاظت کرنے والے۔ ممکن ہے کہ شیاطین سے مُراد جن لوگ ہوں۔ یہ بھی ممکن ہے شیاطین سے مُراد شریر اور سرکش قومیں ہوں جن کو سلیمان علیہ السلام نے فتح کرلیا تھا۔ یہاں لَهُمْ حٰفِظِيْنَ سے مُراد سلیمان علیہ السلام اور ان کی فوج ہے۔

ترجمہ:- اور بعض سرکش ان کے لئے (سلیمان کے لئے) غوطہ زنی کرتے تھے۔ اس کے سوائے اور بھی کام کرتے تھے۔ اور ہم تھے کہ ان سرکشوں سے ان کی حفاظت کرتے۔

وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّىْ مَسَّنِىَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۸۳﴾

وَاَيُّوْبَ ؛ اور ایوب کے واقعہ کو بھی یاد رکھو۔ ان کے صبر و تکلیف کو بھی یاد رکھو۔ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ ؛ جب کہ انھوں نے اپنے رب کو پکارا اور اس سے دُعا کی۔ اَنِّىْ مَسَّنِىَ الضُّرُّ ؛ کہ مجھے بہت ضرر پہنچا ہے۔ سخت مضر بیماری ہوگئی ہے۔ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ؛ اور تو ارحم الراحمین ہے، سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے، سب سے زیادہ مہربان ہے۔

ترجمہ:- اور (یاد رکھو) ایوب کو (ان کے صبر و استقلال کو اور توجہِ الی اللہ کو) جب وہ اپنے رب کو پکار اُٹھے کہ مجھے بہت ہی مضرت رساں بیماری ہوگئی ہے۔ اور تو ارحم الراحمین ہے (سب سے زیادہ مہربان ہے۔ بس تو اس بیماری کو دفع فرما)۔

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿۸۴﴾

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ؛ ہم نے ان کی سُن لی، ان کی دُعا قبول کرلی۔ ان کو ان کی خواہش کے مطابق جواب دیا۔ فَكَشَفْنَا

مَـا بِـهٖ مِنْ ضُرٍّ ؛ اور جو تکلیف وضرر ان کو تھا ہم نے اس کو کھول دیا ، دفع کر دیا ۔ وَاٰ تَیْـنٰـهُ اَهْلَـهٗ ؛ اور ان کو ان کے اہل و عیال دیے ، مفقود شدہ متعلقین دیے ۔ وَمِثْلَهُمْ ؛ اور ان کے جیسے ان کے ساتھ اور بھی ۔ رَحْـمَةً مِّنْ عِنْدِنَا ؛ یہ سب ہماری رحمت کا کرشمہ ہے ۔ ہماری طرف کی رحمت اور مہربانی سے ۔ وَذِكْرٰى ؛ اور ایوب کی یادگار ہے ۔ لِلْـعٰبِدِيْنَ ؛ عبادت کرنے والوں کے لئے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے ان کی دُعا قبول کرلی ، ان کو جو ضرر پہنچا تھا اس کو کھول دیا (دفع کیا) اور ان کو ان کے متعلقین عطا کردیے اور ان کے ساتھ ان کے جیسے اور بھی اپنی رحمت سے دیے اور یہ عبادت کرنے والوں کے لئے یاد دہانی ہے ۔

صاحبو ! آج کل جہاں کوئی بیماری آئی ، شیطان کی پوجا کرنے کو دوڑے ۔ ڈاکٹروں ، حکیموں ، ملاؤں کی ناقابلِ بیان خوشامد کی ۔ سمجھنے لگے کہ یہی شافیِ مطلق ہیں ۔ نہ خدا سے دُعاء نہ پیغمبر کا توسط ، نہ خدا کا نام زبان پر ، نہ ارواحِ طیبہ کی طرف توجہ ۔ ہم دوا کرنے کو بھی سنت سمجھتے ہیں مگر حکیموں ، ڈاکٹروں کو شافی سمجھنے کو شرک جانتے ہیں ۔ مگر خدا سے غفلت کو ہم سخت برا سمجھتے ہیں ۔

وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ ۭ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ۝۸۵

وَاِسْـمٰعِيْلَ وَ اِدْرِيْسَ وَ ذَا الْكِفْلِ ؛ اور تذکرہ کرو اسمٰعیل و ادریس اور ذاالکفل کا ۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ذاالکفل کا نام حزقیل ہے ۔ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ؛ یہ سب صابروں میں سے تھے ۔

ترجمہ :- اور (تذکرہ کرو) اسمٰعیل و ادریس اور ذاالکفل کا ، یہ سب صابروں میں سے تھے ۔

واضح ہو کہ صبر کئی قسم کا ہوتا ہے ۔ مصائب پر صبر ، احکامِ الٰہی اور عبادت پر صبر ، خواہشِ نفسانی کو روکنے کے لئے صبر ۔ صبر کے معنٰی ہیں روکنا ، برداشت کرنا ۔

وَاَدْخَلْنٰهُمْ فِيْ رَحْمَتِنَا ۭ اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝۸۶

وَاَدْخَلْـنٰـهُمْ ؛ اور ہم نے ان کو داخل کیا ۔ فِيْ رَحْمَتِنَا ؛ اپنی رحمت میں ۔ اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ؛ یقیناً وہ صالحین میں سے اور نیک اور شائستہ تھے ۔ ان میں پیغمبری کی صلاحیت تھی ۔

ترجمہ :- اور ہم نے ان کو اپنی رحمت میں داخل کرلیا اور وہ صالحین میں سے تھے ۔

وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ
اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۷﴾

وَذَا النُّوْنِ ؛ اور یاد کرو یونس کو جن کو مچھلی نگل گئی تھی ۔ ذَاالنُّوْنِ ؛ مچھلی والا ۔ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا ؛ جب کہ وہ قوم کے مسلمان نہ ہونے کی وجہ سے غضبناک ہوکر بغیر حکم کے اپنی قوم کو چھوڑ کر چل دیے تھے ۔ فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ ؛ پھر یونس سمجھتے تھے کہ ان کے چلے جانے کی وجہ سے ہم ان پر تنگی نہ کریں گے ، گرفت نہ کریں گے ۔ فَنَادٰى ؛ پھر یونس پکار اُٹھے ۔ فِى الظُّلُمٰتِ ؛ اندھیریوں میں ، تاریک رات ، سمندر ، مچھلی کا پیٹ ۔ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ ؛ کہ تیرے سوائے کوئی معبودِ برحق نہیں ، کسی کو کوئی حکم دینے کا حق نہیں ۔ سُبْحٰنَكَ ؛ تو پاک ہے ، میں قابلِ اعتراض ہوں ، تو قابلِ اعتراض نہیں ، تو پاک ہے ۔ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ؛ بے شک میں ہی ظالموں میں سے تھا ۔ قوم کو چھوڑ کر چلا گیا تھا ۔ بے شک میں قصوروار ہوں ۔

ترجمہ :- اور (تذکرہ کرو) یونس کا جن کو مچھلی نگل گئی تھی جب کہ وہ قوم سے خفا ہوکر چل دیے تھے اور سمجھتے تھے کہ ہم اس بات پر گرفت نہ کریں گے ۔ (جب ان کو مچھلی نگل گئی) تو ظلمتوں میں پڑ کر چیخ اُٹھے ’’ تیرے سوائے کوئی معبود نہیں (کوئی حاکم نہیں) تو نا قابلِ اعتراض ہے بے شک میں ہی ہوں ظالموں (اور قصور واروں) میں سے ‘‘ ۔

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ۭ وَكَذٰلِكَ نُـْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۸﴾

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ؛ پس ہم نے ان کی سُن لی ، ان کی دُعا قبول کرلی ۔ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؛ اور رنج وغم سے ان کو نجات دی ۔ وَكَذٰلِكَ نُـْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ اور ہم اسی طرح ایمان داروں کو نجات دیتے ہیں ۔ یا اللہ ہم کافروں اور بدعقیدہ لوگوں میں گرفتار ہیں ، تو سچا ، تیرا وعدہ سچا ، تیرا پیغمبر سچا ۔ ہم کو ان کے شر سے اور رنج وغم سے نجات عطا فرما ۔ آمین ۔

ترجمہ :- پس ہم نے ان کی (یونس کی) دُعا قبول کرلی اور ان کو رنج وغم سے نجات دی ۔ اور ہم اسی طرح مسلمانوں کو نجات دیتے ہیں ۔

وَزَكَرِيَّآ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿۸۹﴾

وَزَكَرِيَّآ ؛ اور زکریا کا بھی تذکرہ کرو ۔ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ ؛ جب کہ انھوں نے اپنے رب کو پکارا اور دُعا کی ۔ رَبِّ ؛ اے

میرے رب ! لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا ؛ مجھے اکیلا نہ چھوڑ ، مجھے لاولد نہ رکھ ، مجھے لاوالی ، لاوارث نہ چھوڑ ۔ وَاَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ ؛ اور اگر اولاد نہ بھی ہو تو میں لاوارث نہیں ہوسکتا کیوں کہ تو ہی بہترین وارث ہے ۔

ترجمہ :- اور زکریا کا (تذکرہ کرو) جب کہ انھوں نے دُعا کی میرے پروردگار مجھے اکیلا نہ چھوڑ (لا والی لا وارث نہ بنا) اور تو ہی بہترین وارث ہے ۔

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۘ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ؕ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ۝۹۰

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ؛ پھر ہم نے زکریا کی دُعا قبول کرلی ۔ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى ؛ اور ان کو یحیٰی کو دے دیا ، ہبہ کردیا ، بخش دیا ۔ وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ؛ اور ہم نے ان کی بیوی کو جو بانجھ تھیں اولاد ہونے کی صلاحیت بخشی ۔ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ ؛ بے شک وہ نیک کاموں میں جلدی کرتے ، خیر میں مسارعت کرتے تھے ۔ اچھے کاموں میں سرعت اور تیزی دکھاتے تھے ۔ وَيَدْعُوْنَنَا ؛ اور ہم کو پکارا کرتے تھے ، ہم سے دُعائیں مانگتے تھے ۔ رَغَبًا وَّ رَهَبًا ؛ اُمید وبیم کے ساتھ ۔ ان کے دل میں ہمارا شوق بھی تھا ہمارا خوف بھی تھا ۔ اور ہم سے توقعات بھی تھیں اور ڈر بھی تھا ۔ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ؛ اور وہ ہمارے سامنے خشوع وخضوع سے گردن جھکاتے تھے ۔ پست آواز نکالتے تھے ۔ عاجزی کرتے تھے ۔

ترجمہ :- پھر ہم نے ان کی (زکریا کی) دُعا قبول کرلی اور ان کو یحیٰی عطا کیا اور ان کی بیوی کو لائقِ اولاد کیا ۔ یہ خیر کے کاموں میں بڑی سرعت سے کام لیتے تھے ۔ ہم سے اُمید وبیم (خوف و رجا) کے ساتھ دُعائیں کرتے تھے اور ہمارے سامنے عاجزی کرتے تھے ۔

وَالَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝۹۱

وَالَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا ؛ اور اس عورت کا بھی تذکرہ کرو جس نے اپنی عصمت کی حفاظت کی تھی ۔ اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی تھی ۔ اور ناجائز تعلقات تو کدھر شادی بھی نہیں کی تھی ۔ فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا ؛ تو ہم نے اپنی روح اس میں پھونک دی ۔ جس نے بے ماں باپ کے آدم کو پیدا کیا اُسی نے بغیر خاوند کے مریم کو بیٹا دیا ۔ اس کا کُن فرمانا روحِ قدرت ہے ۔ وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَا ؛ اور ہم نے مریم کو اور ان کے بیٹے عیسٰی کو بنایا ۔ اٰيَةً ؛ اپنی قدرت کی نشانی ۔ لِلْعٰلَمِيْنَ ؛ تمام لوگوں کے لئے ، تمام عالموں کے لئے ۔

ترجمہ :- اور اس کا (مریم کا) بھی ذکر کرو جس نے اپنی عصمت کی حفاظت کی تھی تو ہم نے اس میں اپنی روح پھونک دی اور اس کو اور اس کے بیٹے کو تمام عالموں کے لئے نشانِ قدرت بنایا۔

إِنَّ هَٰذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُونِ ﴿٩٢﴾

اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ؛ یہ تمہاری جماعت ایک ہی جماعت ہے۔ خدا ایک ہے سب اسی کے بندے ہیں۔ ذات پات کا جھگڑا کوئی چیز نہیں۔ وَاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ؛ اور میں تمہارا رب ہوں پس تم میری ہی عبادت کرو۔ ہزاروں دیوتاؤں کو پوجو گے تو جھگڑے میں پڑو گے۔ تم سب خدائی رشتہ میں منظم ہو جاؤ کوئی جھگڑا اور فساد باقی نہ رہے گا۔

ترجمہ :- یہ سب لوگ ایک ہی جماعت ہیں (سب خدا کے بندے ہیں) اور میں ہی تمہارا رب ہوں۔ لہذا تم میری ہی بندگی اور عبادت کرو۔

وَتَقَطَّعُوا أَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ ۖ كُلٌّ إِلَيْنَا رَاجِعُونَ ﴿٩٣﴾ ع ٦/١٨/٦

وَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ ؛ اور انھوں نے پارہ پارہ کردیا، ٹکڑے ٹکڑے کردیا۔ اَمْرَهُمْ ؛ اپنے معاملہ کو۔ بَيْنَهُمْ ؛ آپس میں۔ كُلٌّ اِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ ؛ وہ سب ہماری طرف واپس آجانے والے ہیں تو معلوم ہوجائے گا کہ خدا ایک ہے اور وہی ہے حکم کرنے والا۔ کسی کو اپنی طرف سے لگتے لگانے کی ضرورت نہیں۔

ترجمہ :- اور انھوں نے اپنے معاملہ کو آپس میں پارہ پارہ کردیا (اور فرقے فرقے بن گئے۔ مختلف مذاہب پیدا کرلئے۔) سب کو ہماری طرف دوبارہ آنا ہے (رجوع کرنا ہے)۔

فَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهِ وَإِنَّا لَهُ كَاتِبُونَ ﴿٩٤﴾

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ ؛ (یہ ذات جماعت کوئی چیز نہیں) پھر جو اچھے کام کرے۔ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ؛ اور ایمان بھی رکھے۔ عمل اسی وقت کام آتا ہے جب کہ خدا سے بغاوت نہ کریں۔ ایمان نہیں تو امان نہیں۔ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ؛ تو اس کی سعی اور کوشش کی ناقدری نہیں کی جائے گی۔ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ؛ اور ہم اس کے لئے اس کے اعمال نامہ لکھ رکھتے ہیں۔

ترجمہ :- پھر جو اچھے کام کرے (عملِ صالح کرے) اور وہ مومن بھی ہو تو ہم اس کی سعی و کوشش کی ناقدری نہیں کرتے اور یقیناً ہم اس کے لئے لکھ رکھتے ہیں۔

وَحَرٰمٌ عَلٰی قَرْیَةٍ اَهْلَكْنٰهَآ اَنَّهُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ ﴿٩٥﴾

وَحَرَامٌ ؛ اور ممنوع ہے ۔ حرام کا لفظ واجب کے معنی میں بھی آتا ہے ۔ عَلٰی قَرْیَةٍ اَهْلَكْنٰهَا ؛ اس قریہ پر کہ ہم نے اس کو ہلاک کر دیا ہے ۔ جس بستی کو ہم نے برباد کر دیا اس پر عذاب اور غضب آ گیا ۔ اَنَّهُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ ؛ کہ وہ رجوع نہیں کر سکتے ۔ جس پر عذاب آ جاتا ہے اس کی توبہ قبول نہیں ہوتی ۔ اس پر آیا ہوا عذاب واپس نہیں ہوتا ۔ اسی واسطہ بزرگ لوگ دُعا کرتے ہیں کہ خاتمہ بخیر ہو ۔ کیونکہ نجات کا دار و مدار حسن خاتمہ پر ہے ۔

ترجمہ :- جس قریہ (پر ہمارا عذاب آ جاتا ہے اور ہم اس) کو ہلاک کر دیتے ہیں ان پر واجب ہے کہ وہ توبہ نہیں کر سکتے (نہ آیا ہوا عذاب ٹل سکتا ہے) ۔

حَتّٰٓی اِذَا فُتِحَتْ یَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ یَّنْسِلُوْنَ ﴿٩٦﴾

حَتّٰی اِذَا فُتِحَتْ یَاْجُوْجُ وَمَاجُوْجُ ؛ یہاں تک کہ جب یاجوج و ماجوج کھول دیے جائیں گے ۔ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ ؛ اور وہ ہر بلند مقام سے ۔ یَنْسِلُوْنَ ؛ دوڑیں گے ۔

ترجمہ :- یہاں تک کہ جب یاجوج و ماجوج کھول دیے جائیں گے اور وہ ہر بلند مقام سے دوڑیں گے ۔

صاحبو ! اتنا تو یقینی ہے کہ قیامت کے قریب دو مفسد قومیں نکلیں گی ، لوگوں پر ظلم و ستم کریں گی ۔ بدمعاشی اور کفر پھیل جائے گا ۔ کوئی خدا کا نام لینے والا نہ رہے گا ۔ ایسا کوئی شخص زندہ نہ رہے گا جس پر خدا اپنی نظرِ کرم رکھے ۔ ظاہر ہے کہ ایسی حالت میں قیامت آ ہی جائے گی ۔ بعض کہتے ہیں کہ یاجوج ماجوج ، یانگ کانگ دو قومیں ہیں ۔ ایک سام کے خاندان سے ہے اور ایک یافث سے ۔ بعض کہتے ہیں کہ وہ منگولین ہیں اور آرین ہیں ۔ بعض کہتے ہیں کہ وہ روسی اور چینی قوم ہے ۔ اور بعض کہتے ہیں کہ روسی اور انگریز ہیں ۔ جتنے منہ اُتنی باتیں ۔ ہمارے خیال میں قرآن کا سمجھنا کسی شخصی حالات کے سمجھنے پر موقوف نہیں ۔ یہ اُصولی نصیحتیں ہیں ۔ قرآن کو کہانیوں کے تابع ہرگز نہ بنانا چاہیئے ۔ عبرت لو ! عبرت ! قیامت سے پہلے ، مرنے سے قبل اپنے اعمال کو دُرست کرو ، توبہ کرو ، رجوع الی اللہ کرو ۔

قرآن کا سمجھنا شخصی حالات پر موقوف نہیں

وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِیَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؕ یٰوَیْلَنَا قَدْ كُنَّا فِیْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا ظٰلِمِیْنَ ﴿٩٧﴾

وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ ؛ اور خدا کا سچا وعدہ قریب آ گیا ۔ قیامت سر پر کھڑی ہے ۔ فَاِذَا هِیَ شَاخِصَةٌ ؛ پھر ناگہاں

اور یکا یک ایسی حالت ہوجائے گی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی ۔ کھلی کی کھلی رہ جائیں گی ۔ کوئی پلک تک نہ مارے گا ۔ آنکھیں کھنچ جائیں گی ۔ آنکھیں چڑھی رہیں گی ۔ اَبۡصَارُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا ؛ کن کی آنکھیں ؟ کافروں کی آنکھیں ۔ ان کی بصارتیں خیرہ ہوجائیں گی ۔ وہ چلا اُٹھیں گے ۔ یٰوَیۡلَنَا ؛ اے وائے ہم پر افسوس ہے ۔ قَدۡ کُنَّا فِیۡ غَفۡلَۃٍ ؛ ہم غفلت میں پڑے تھے ۔ بے خبر تھے ۔ مِنۡ ھٰذَا ؛ اس حال سے ۔ بَلۡ کُنَّا ظٰلِمِیۡنَ ؛ بلکہ ہم تاریک دل تھے ۔ ظلمت میں پڑے ہوئے تھے ، ظالم تھے ، قصور وار تھے ۔

ترجمہ :- اور خدا کا برحق وعدہ قریب آ گیا ۔ اس وقت کافروں کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی ۔ وہ پکار اُٹھیں گے ہائے ہماری تباہی ، ہم اس حال سے غافل و بے خبر تھے ۔ بلکہ ہم ظالم اور قصوروار تھے ۔

اِنَّکُمۡ وَمَا تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ حَصَبُ جَہَنَّمَ ؕ اَنۡتُمۡ لَہَا وٰرِدُوۡنَ ﴿۹۸﴾

اِنَّکُمۡ وَمَا تَعۡبُدُوۡنَ ؛ یقیناً تم اور تمہارے گرو جن کی تم پوجا کرتے تھے ، اور لیڈر جن کی تم غلامی کرتے تھے ۔ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ ؛ خدا کو چھوڑ کر ۔ حَصَبُ جَہَنَّمَ ؛ جہنّم کا ایندھن ہوں گے ۔ حَصَبَ ؛ کنکر پھینکا ۔ حَصَبٌ ؛ کنکر پتھر ، ایندھن جو آگ میں ڈالا جاتا ہے ۔ اَنۡتُمۡ لَہَا وٰرِدُوۡنَ ؛ تم سب جہنّم میں وارد ہوگے ، پہنچوگے ، داخل ہوگے ۔

ترجمہ :- یقیناً تم اور خدا کو چھوڑ کر تم جن کی پوجا کرتے تھے وہ سب دوزخ کا ایندھن ہو ۔ تم اس میں جاؤ گے ۔

لَوۡ کَانَ ہٰۤؤُلَآءِ اٰلِـہَۃً مَّا وَرَدُوۡہَا ؕ وَکُلٌّ فِیۡہَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۹۹﴾

لَوۡ کَانَ ہٰۤؤُلَآءِ اٰلِـہَۃً ؛ اگر یہ معبود ہوتے ، اگر وہ اس قابل ہوتے کہ ان کی پوجا کی جائے ۔ مَا وَرَدُوۡہَا ؛ تو وہ دوزخ میں نہ جاتے ۔ وَکُلٌّ فِیۡہَا خٰلِدُوۡنَ ؛ اور وہ سب تو ہمیشہ کے لئے دوزخ میں رہیں گے ۔ جب نورِ ایمان نہیں تو نکلنے کا راستہ کیسے ملے گا ، نجات کی کیا صورت ۔

ترجمہ :- اگر یہ معبود ہوتے تو خود دوزخ میں کیوں جاتے اور یہ سب ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے ۔

لَہُمۡ فِیۡہَا زَفِیۡرٌ وَّہُمۡ فِیۡہَا لَا یَسۡمَعُوۡنَ ﴿۱۰۰﴾

لَہُمۡ فِیۡہَا ؛ ان کے لئے جہنّم میں ہوگا ۔ زَفِیۡرٌ ؛ شور و پکار ، چیخ چاخ ۔ وَہُمۡ فِیۡہَا لَا یَسۡمَعُوۡنَ ؛ اور وہ لوگ دوزخ کے شور وغُل میں آپس میں ایک دوسرے کی نہ سُنیں گے ۔

ترجمہ :- ان کا دوزخ میں اتنا شور و پکار ہوگا کہ کوئی کسی کی نہ سُنے گا ۔

دوزخیوں کا بیان ہوگیا اب ان کے مقابل جنتیوں کا بیان ہوتا ہے :

إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُم مِّنَّا الْحُسْنَىٰ أُولَٰئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ ﴿١٠١﴾

اِنَّ الَّذِیْنَ ؛ یقیناً جولوگ ۔ سَبَقَتْ لَھُمْ مِّنَّا ؛ پہلے سے ان کے لئے ہماری طرف سے مقدر کی گئی تھی ،ٹھیر چکی تھی ہماری طرف سے ۔ اَلْحُسْنٰیٓ ؛ بھلائی ، نیکی ۔ جن کے حصّہ میں بھلائی لکھی تھی ۔ اُولٰٓئِکَ عَنْھَا مُبْعَدُوْنَ ؛ وہ اس سے بعید اور دُور رکھے جائیں گے ۔

ترجمہ :- جن لوگوں کے حصّہ میں پہلے سے بھلائی لکھی گئی تھی وہ اس سے دُور رکھے جائیں گے ۔

لَا يَسْمَعُونَ حَسِيسَهَا ۖ وَهُمْ فِي مَا اشْتَهَتْ أَنفُسُهُمْ خَالِدُونَ ﴿١٠٢﴾

لَا یَسْمَعُوْنَ ؛ وہ نہ سُنیں گے ۔ حَسِیْسَھَا ؛ اس کی آواز تک کو ، دوزخ کی بھنک تک نہ سُنیں گے ۔ وَھُمْ ؛ اور وہ لوگ ۔ فِیْ مَا اشْتَھَتْ اَنْفُسُھُمْ ؛ اپنی مَن مانی راحتوں میں ، جی چاہی چیزوں میں ۔ خٰلِدُوْنَ ؛ ہمیشہ رہیں گے ۔

ترجمہ :- وہ دوزخ کی آواز تک نہ سُنیں گے اور وہ اپنی جی چاہی (مَن مانی) لذتوں میں ہمیشہ رہیں گے ۔

لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ وَتَتَلَقَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ هَٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ ﴿١٠٣﴾

لَا یَحْزُنُھُمْ ؛ ان کو حزن و ملال نہ پہنچائے گا ، ان کو غم نہ دے گا ۔ اَلْفَزَعُ ؛ غم ، گھبراہٹ ، بے چینی ۔ اَلْاَکْبَرُ ؛ بڑا ۔ وَتَتَلَقّٰھُمْ ؛ اور ان سے ملاقات کریں گے ، ملیں گے ۔ اَلْمَلٰٓئِکَۃُ ؛ فرشتے ۔ ھٰذَا یَوْمُکُمْ ؛ یہ تمہارا وہی دن ہے ۔ اَلَّذِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ؛ جس کا تم سے وعدہ کیا جارہا تھا ۔

ترجمہ :- انھیں قیامت کی بڑی پریشانی بھی حزن و ملال نہ پہنچا سکے گی ۔ فرشتے ان کے پاس آکر کہیں گے یہ تمہارا وہی دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جارہا تھا ۔

يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ۚ

كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيدُهُ ۚ وَعْدًا عَلَيْنَا ۚ إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ ﴿١٠٤﴾

ذرا اس دن کو یاد کرو ۔ یَوْمَ نَطْوِیْ ؛ جس دن ہم لپٹ دیں گے ، طے کر کے رکھ دیں گے ۔ اَلسَّمَآءَ ؛ آسمانوں کو ۔ کَطَیِّ السِّجِلِّ ؛ جیسا دفتر کا لپیٹا جانا ۔ لِلْکُتُبِ ؛ کتابوں کا ۔ کَمَا بَدَاْنَا ؛ جیسی ہم نے ابتداء کی تھی ۔ اَوَّلَ خَلْقٍ ؛ پہلی دفعہ کا پیدا کرنا ۔ نُعِیْدُهٗ ؛ ہم دوبارہ بھی پیدا کریں گے ، اعادہ کریں گے ۔ وَعْدًا عَلَیْنَا ؛ یہ وہ وعدہ ہے جس کا پورا کرنا ہمارے ذِمّہ لازم ہے ۔ اِنَّا کُنَّا فٰعِلِیْنَ ؛ اور یہ ہم کر کے رہیں گے ۔ ہم اس کو ضرور پورا کریں گے ۔

ترجمہ :- (ذرا اس دن کا خیال کرو) جب ہم آسمانوں کو لپیٹ دیں گے ۔ جس طرح نوشتوں کا دفتر لپیٹ دیا جاتا ہے (اگلا حساب کتاب ختم ہوجاتا ہے) جس طرح ہم نے پہلی دفعہ پیدا کیا ہے دوبارہ بھی پیدا کریں گے ۔ اس وعدہ کا پورا کرنا ہم پر لازم ہے (اور) ہم اس کو پورا کر کے رہیں گے ۔

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ ﴿١٠٥﴾

وَلَقَدْ کَتَبْنَا فِی الزَّبُوْرِ ؛ اور ہم نے زبور میں لکھ دیا ہے ، نوشتۂ الٰہی میں لکھ دیا ہے ، لوحِ محفوظ میں لکھ دیا ہے ۔ مِنْۢ بَعْدِ الذِّکْرِ ؛ نصیحت کے بعد ۔ اَنَّ الْاَرْضَ یَرِثُهَا ؛ کہ زمین کے وارث ہوں گے ، مالک ہوں گے ۔ عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ ؛ میرے صالح و شائستہ بندے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے نوشتۂ الٰہی میں نصیحت کے بعد لکھ دیا ہے کہ زمین کے وارث و مالک ہمارے صالح و شائستہ بندے ہی ہوں گے ۔

صاحبو ! بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس وقت تمام دنیا پر کافروں کا قبضہ ہے ۔ صالحین اور نیک بندے تو بلاؤں میں مبتلا ہیں ۔ پھر عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ ؛ کے کیا معنے ؟ اس کا جواب صاف ہے دنیا کی صلاحیت رکھیں گے تو دنیا ملے گی ۔ آخرت کی صلاحیت رکھیں گے تو آخرت ملے گی ۔ اعمالِ ظاہری کا نتیجہ حکومتِ ظاہری اور اعمالِ باطنی کا ثمرہ حکومتِ باطنی ۔ دونوں کی قابلیت رکھو گے تو دین دنیا میں سرفراز و سرخ رو رہو گے ۔ ان نادانوں کو کیا معلوم کہ غوث ، قطب ، اس وقت بھی ساری دنیا پر حکومت کرتے ہیں ۔

إِنَّ فِي هَٰذَا لَبَلَاغًا لِّقَوْمٍ عَابِدِينَ ﴿١٠٦﴾

اِنَّ فِیْ هٰذَا ؛ بے شک اس میں ۔ لَبَلٰغًا ؛ بالکل کافی ہے ، طالبِ حق کے لئے بس ہے ۔ طالب حق کون ہیں ؟ لِقَوْمٍ عٰبِدِیْنَ ؛ ان لوگوں کے لئے جو خدا کی عبادت کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- اتنا کہنا بس ہے ان لوگوں کے لئے جو (خدا کی) بندگی کرتے ہیں (اس کی عبادت کرنا چاہتے ہیں) ۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۷﴾

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ ؛ اور ہم نے تم کو نہیں بھیجا۔ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ؛ مگر سراپا رحمت بنا کر تمام جہانوں کے لئے۔

ترجمہ :- اور ہم نے تم کو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا ہے۔

صاحبو! تبلیغ رسالت میں، دین محمدی میں، رنگ، زبان، خاندان، زمین، کسی کو دخل نہیں۔ رحمتِ محمدیؐ کا دروازہ سب کے لئے کھلا ہوا ہے۔ ایک اسلام ہی تمام کو ایک کرسکتا ہے۔ محمدؐ کا کلمہ پڑھو، قومِ مسلم میں داخل ہوجاؤ۔ سب ایک ہوجائیں گے تو دنیا میں امن چین ہوگا۔

قُلْ اِنَّمَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۸﴾

قُلْ ؛ پیغمبر تم کہو۔ اِنَّمَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ؛ مجھے صرف یہ وحی ہوتی ہے۔ اَنَّمَآ اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؛ کہ تمہارا تو ایک ہی خدا ہے۔ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ؛ تو کیا تم اس کو تسلیم کروگے، کیا تم اسلام قبول کروگے۔ کیا تم اپنے آپ کو خدا کے حوالے کردوگے۔ کیا تم ایک خدا کی اطاعت قبول کروگے۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) تم کہو مجھے تو یہی وحی ہوتی ہے کہ تمہارا خدا ایک ہے بس۔ کیا تم (اس صاف بات کو) مانوگے۔ (مسلم بنوگے؟)

صاحبو! خدا ایک ہے تو اس کے احکام بھی ایک ہیں، خدا کے سوا کسی کو کوئی حکم دینے کا حق نہیں تو مختلف مذاہب کیونکر پیدا ہوں گے۔ سارے جھگڑے پڑتے ہیں اختلاف مذاہب سے۔ خدائی مذہب میں اختلاف پیدا ہونے کی کوئی صورت نہیں۔ جس نے ایسی تعلیم دی ہو اس کے رحمت للعلمین ہونے میں کیا شک ہے۔

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ اٰذَنْتُكُمْ عَلٰى سَوَآءٍ ۭ وَاِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ اَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ ﴿۱۰۹﴾

فَاِنْ تَوَلَّوْا ؛ اگر وہ منھ پھیرلیں، اعراض کریں، تمہارا کہا نہ سُنیں۔ فَقُلْ ؛ تو پیغمبر تم کہہ دو۔ اٰذَنْتُكُمْ ؛ میں نے اطلاع دی۔ خبر دی تم کو۔ عَلٰى سَوَآءٍ ؛ سب کو برابر، ٹھیک ٹھیک، علی السویہ۔ وَاِنْ اَدْرِيْ ؛ اور میں نہیں جانتا۔ اَقَرِيْبٌ اَمْ بَعِيْدٌ ؛ کہ قریب ہے یا بعید ہے، نزدیک ہے یا دُور ہے۔ مَا تُوْعَدُوْنَ ؛ تم کو جس کا وعدہ کیا جارہا ہے۔ عذاب اور قیامت۔

ترجمہ :- پھر اگر وہ نہ مانیں (اور اعراض کریں) تو تم کہہ دو کہ میں نے تو سب کو برابر اطلاع دے دی ہے (خبر کردی ہے) اور مجھے معلوم نہیں کہ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جارہا ہے (یعنی عذاب یا قیامت کہ)

وہ قریب ہے یا بعید۔

اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۱۱۰﴾

اِنَّـهٗ يَعْلَمُ ؛ بے شک (خدا سے کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں ہے) وہ خوب جانتا ہے۔ اَلْـجَهْـرَ مِنَ الْقَوْلِ ؛ جو بات تم پکار کر کرتے ہو۔ وَيَعْلَمُ مَاتَكْتُمُوْنَ ؛ اور جو کچھ تم چھپاتے ہو، جن کا کتمان کرتے ہو وہ بھی جانتا ہے۔ مَكْتُوْمٌ ؛ چھپا ہوا۔

ترجمہ:- تم پکار کر بات کرو یا چھپاؤ، اللہ سب کو خوب جانتا ہے۔

وَاِنْ اَدْرِيْ لَعَلَّهٗ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۱۱۱﴾

وَاِنْ ؛ اور نہیں۔ اَدْرِيْ ؛ میں جانتا ہوں۔ درایت : غور وفکر کرنا، جاننا۔ وَ اِنْ اَدْرِيْ ؛ اور میں نہیں جانتا۔ لَعَلَّـهٗ ؛ شاید کہ یہ عذاب میں تاخیر۔ فِتْـنَةٌ لَّـكُمْ ؛ تمہارے لئے امتحان ہو، آزمائش ہو۔ وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ؛ اور دنیا سے تمتع ہو ایک مدت تک، ایک وقت تک۔

ترجمہ:- اور مجھے معلوم نہیں شاید کہ یہ امتحان ہو تمہارے لئے اور ایک وقت تک دنیا سے تمتع اور فائدہ اُٹھانا ہے۔

قٰلَ رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ النصف ع ۱۹ ۷

قٰلَ ؛ پیغمبر نے کہا، دُعا کی۔ رَبِّ ؛ اے میرے رب! اُحْـكُمْ بِالْحَقِّ ؛ برحق فیصلہ کردے، اس کا حکم جاری فرما۔ وَ رَبُّـنَـا الـرَّحْـمٰـنُ ؛ اور ہمارا رب رحمٰن ہے، مہربان ہے۔ اَلْـمُـسْـتَـعَـانُ عَـلٰـى مَـا تَصِفُوْنَ ؛ ان باتوں کے مقابل کہ تم بناتے ہو مدد طلب کی جاتی ہے۔

ترجمہ:- (پیغمبر نے) دُعا کی، اے میرے پروردگار! تو اپنے سچے اور برحق حکم کو جاری کردے۔ (میرے اور منکروں کے درمیان فیصلہ کردے) اور ہمارا رب رحمٰن ہے (مہربان ہے) اسی سے مدد طلب کی جاسکتی ہے ان چیزوں کے متعلق جو تم بیان کرتے ہو۔

سُوْرَةُ الْحَجِّ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّعَشَرُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ حج مدینہ میں نازل ہوئی اس میں (۷۸) آیتیں اور (۱۰) رکوع ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوۡا رَبَّكُمۡ‌ ۚ اِنَّ زَلۡزَلَةَ السَّاعَةِ شَىۡءٌ عَظِيۡمٌ‏ ۱

یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ ؛ لوگو! اِتَّقُوْا رَبَّکُمْ ؛ اپنے پروردگار سے ڈرو، اس کے غضب سے بچو، تقویٰ اختیار کرو۔ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ ؛ کیونکہ قیامت کا بھونچال، قیامت کا زلزلہ۔ شَیْءٌ عَظِیْمٌ ؛ ایک بڑی چیز ہے۔

ترجمہ :- لوگو! خدا سے ڈرو کیونکہ قیامت کا زلزلہ بہت بڑی چیز ہے۔

يَوۡمَ تَرَوۡنَهَا تَذۡهَلُ كُلُّ مُرۡضِعَةٍ عَمَّاۤ اَرۡضَعَتۡ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمۡلٍ حَمۡلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمۡ بِسُكٰرٰى وَلٰـكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيۡدٌ‏ ۲

یَوْمَ تَرَوْنَھَا ؛ (اس دن کیا ہوگا) اس دن تم زلزلہ کو دیکھو گے۔ تَذْھَلُ ؛ کہ بھول جائے گی۔ کُلُّ مُرْضِعَةٍ ؛ ہر دودھ پلانے والی ماں۔ عَمَّآ اَرْضَعَتْ ؛ (ہیبت کے مارے) اپنے اس بچے کو بھول جائے گی جس کو دودھ پلایا کرتی ہے۔ وَتَضَعُ کُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَھَا ؛ اور ڈال دے گی ہر پیٹ والی اپنے پیٹ کو یعنی ہیبت کی وجہ سے حمل گر جائے گا۔ وَتَرَی النَّاسَ سُکٰرٰی ؛ اور لوگوں کو تم نشہ کی حالت میں دیکھو گے۔ سُکٰرٰی جمع سُکْرَانْ۔ مست، بے ہوش۔ وَمَا ھُمْ بِسُکٰرٰی ؛ حالانکہ وہ پیئے ہوئے نہیں ہیں۔ وَلٰکِنَّ عَذَابَ اللّٰہِ شَدِیْدٌ ؛ اور لیکن خدا کا عذاب شدید اور سخت ہے۔

ترجمہ :- اس دن تم اس (زلزلہ) کو دیکھو گے کہ (اس کی ہیبت سے) ماں دودھ پلاتے بچہ کو بھول جائے گی اور پیٹ والیوں کے پیٹ گر جائیں گے اور تم لوگوں کو دیکھو گے کہ مدہوش و بدحواس ہیں، (مست ہیں) حالانکہ وہ پیئے ہوئے نہیں ہیں اور لیکن اللہ کا عذاب سخت ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يُّجَادِلُ فِى اللّٰهِ بِغَيۡرِ عِلۡمٍ وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيۡطٰنٍ مَّرِيۡدٍ ۙ‏ ۳

وَمِنَ النَّاسِ ؛ اور بعض لوگ، اور لوگوں میں ایسے بھی ہیں۔ مَنْ یُّجَادِلُ ؛ جو بحث کرتے ہیں، جھگڑتے ہیں، بے جا باتیں کرتے ہیں۔ فِی اللّٰہِ ؛ خدائے تعالیٰ کے متعلق، اس کی ذات و صفات میں۔ بِغَیْرِ عِلْمٍ ؛ باوجود بے علمی کے، صحیح بات نہ جاننے کے۔ وَیَتَّبِعُ ؛ اور پیروی کرتے ہیں۔ کُلَّ شَیْطٰنٍ مَّرِیْدٍ ؛ ہر شیطانِ سرکش کی۔

ترجمہ :- اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں کہ باوجود بے علمی کے خدا (کی ذات و صفات) کے متعلق بحث کرتے ہیں

اور ہر شیطان وسرکش کی پیروی کرتے ہیں (اس کے کہے کو مانتے اور اس پر عمل کرتے ہیں)۔

كُتِبَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ وَيَهْدِيْهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿۴﴾

كُتِبَ عَلَيْهِ ؛ شیطان کے متعلق تو لکھ دیا گیا ہے، لوحِ محفوظ اور آسمانی کتابوں میں ۔ اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ ؛ کہ جو اس سے دوستی کرے گا، جو اس کو اپنا ولی بنائے گا، اس سے ربط و تعلق رکھے گا ۔ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ ؛ تو شیطان اس کو بہکادے گا، گمراہ کردے گا، ضلالت میں پھنسا دے گا ۔ وَيَهْدِيْهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ؛ اور اس کو عذابِ دوزخ کا راستہ بتائے گا ۔ سَعِيْر ۔ مشتعل آگ ۔

ترجمہ :- یہ بات تو اس کے متعلق لکھ دی گئی ہے کہ جو اس سے (شیطان سے) دوستی کرے گا تو وہ (شیطان) اس کو گمراہ کردے گا (ضلالت میں پھنسا دے گا) اور اس کو دوزخ کے عذاب کی طرف لے جائے گا (اس میں پہنچا دے گا)۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ۭ وَنُقِرُّ فِي الْاَرْحَامِ مَا نَشَاۗءُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْـــًٔا ۭ وَتَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاۗءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَاَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ﴿۵﴾

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ ؛ لوگو! اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ ؛ اگر تم شک و شبہ میں ہو قیامت اور مرکر اُٹھنے کے متعلق ۔ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ ؛ تو غور کرو کہ ہم نے تم کو پیدا کیا ۔ مِنْ تُرَابٍ ؛ مٹی سے ۔ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ؛ پھر نطفہ سے، پانی کے ایک قطرہ سے ۔ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ؛ پھر خون کے لوتھڑے سے ۔ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ ؛ پھر گوشت کی ایک بوٹی سے ۔ مُخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ ؛